

گلدستہ تفاسیر

جلد - ۶

سورة سبا
تا
سورة القمر

فہرست عنوانات

سورة سبأ تا سورة القمر

[illegible]

[illegible]

۶۷۴	نصیر چمکہ	۶۸۷	عادل سحران	۶۸۸	بادشاہ کا فریب
۶۷۵	قوم مضامین کا مختصر	۶۸۷	غلیظ وقت سے حساب	۶۸۹	دھوکے بازوں پر آگ کا برتا
۶۷۵	سورۃ ص	۶۸۸	آخرت کو سامنے رکھو	۶۹۰	دوسرا اصول اور ہدایت
۶۷۶	قرآن کی شہادت	۶۸۸	قیام کی امت کی حکمت	۶۹۰	حضرت الیاس علیہ السلام کی واپسی
۶۷۶	نامی کے تحسین کا اہتمام	۶۸۸	تکذیب کے نزول کی حکمت	۶۹۱	شجرہ اوسے کی موت
۶۷۷	کافروں کا جہنم کا قلعہ	۶۸۸	حضرت سلیمان اور ان کی آزمائش	۶۹۱	یونس علیہ السلام کا زہر و دوا
۶۷۷	انجیل کی بات	۶۸۹	سلیمان کے گھوڑے	۶۹۱	حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا
۶۷۷	کافروں کی تردید	۶۹۰	حضرت سلیمان کا استغفار	۶۹۱	ایک باراز کے کاغذ ہونا
۶۷۸	یہ شخص تین بے طاقت گروہ ہے	۶۹۰	آزمائش کی ایک اور صورت	۶۹۱	الیاس علیہ السلام کی دعا سے واپس برتنا
۶۷۸	مشرک بچوں کی	۶۹۰	بے مثال حکومت	۶۹۱	بادشاہ اور ملکہ کی ملاقات
۶۷۸	ادارہ اذان کا مطالبہ	۶۹۱	انجیل کی درخواست کا طریقہ	۶۹۱	حضرت محمد و حضرت الیاس کی ملاقات
۶۷۹	کافروں کا مصر	۶۹۱	تسمو لفظ کی شان	۶۹۱	حضرت الیاس علیہ السلام
۶۷۹	حضرت داؤد کا واقعہ یاد کرو	۶۹۱	حکومت اور واقعہ ارب کی دعا	۶۹۱	جس بے
۶۸۰	عبادت کا پسندیدہ طریقہ	۶۹۲	حضرت سلیمان کی دنوں پر حکومت	۶۹۲	حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا
۶۸۰	لڑا چاہت کا حکم	۶۹۲	ہدایت کی لہجہ	۶۹۲	کہہ اوں کیلئے میرے
۶۸۰	لڑا چاہت کی فضیلت	۶۹۲	بے مثال حکومت	۶۹۲	حضرت یونس علیہ السلام کی آزمائش
۶۸۱	حضرت داؤد کی حکومت	۶۹۳	حضرت یونس کی دعا	۶۹۳	قرعہ اندازی کا حکم
۶۸۱	حضرت داؤد کے اوصاف	۶۹۳	میر کا چل	۶۹۳	انجیل کا مقام
۶۸۱	فصل الخطاب	۶۹۳	میر کے یہ سلسلے رحمت	۶۹۳	جس کے یہ بیت میں رہنے کی مدت
۶۸۲	حضرت داؤد کی آزمائش	۶۹۳	ہم یوں کرنے کی خصوصیات	۶۹۳	انجیل کا نسخہ
۶۸۲	آزمائش کی شجرت	۶۹۳	مقام میر سے ترقی	۶۹۳	قوم یونس کی تعداد
۶۸۲	حاکم کے دل	۶۹۳	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۶۹۳	قادیانی کی حق کا جواب
۶۸۳	چھوڑو	۶۹۳	جس میں	۶۹۳	سب اللہ کی حق اور جنت ہیں
۶۸۳	شرارت	۶۹۳	جس میں کھانے کا مشق	۶۹۳	بچے کا عقیدہ
۶۸۳	آزمائش کا سبب	۶۹۳	ادب کے درمیان میر کا کتاب	۶۹۳	جن اللہ سنا رہے ہیں
۶۸۳	حضرت داؤد کی توبہ	۶۹۳	ادب والے عین	۶۹۳	جن کا حق
۶۸۳	حضرت داؤد کی شان	۶۹۳	ادب والے کی حکمت	۶۹۳	انجیل و دین کی کام آئے کی
۶۸۳	علاقہ کے تحت	۶۹۳	آیت کی لطیف تفسیر	۶۹۳	سب اللہ کے اختیار میں ہے
۶۸۵	ظلیفہ اور بادشاہ کا فرق	۶۹۳	ایک صورت	۶۹۳	انسان اور خدا کا فرق
۶۸۵	اسلامی سیاست کا بنیادی کام امت کی ہے	۶۹۳	قرآن و حدیث کی آیت	۶۹۳	لڑا میں صاف ہڈی
۶۸۵	خدا کی پادشاهی کی عظمت	۶۹۳	ادب والے کا جھگڑا حق ہے	۶۹۳	بے حقیقت قرآن میں
۶۸۶	امیر کو ہدایت نور ہدایت کے کاموں	۶۹۳	توبہ کا کام	۶۹۳	آفرینہ رحمت حق والوں کی ہوتی ہے
۶۸۶	کی گھر کی گھر کی گھر	۶۹۳	قیامت کا حق می کوئی	۶۹۳	حق کا حق کی گھر ہے
۶۸۶	ایک عبادت کے وقت	۶۹۳	عالم کا لای	۶۹۳	بے عبادت کے کو آئیں عین کی

۷۵	پاکستان	۷۷۳	اب وقت نکل چکا ہے	۷۸۲
۷۵	خوف اور گھبراہٹ کی اوج	۷۷۳	دینا میں مدد	۷۸۳
۷۶	موت کے گرجانے کا اعلان	۷۷۳	اللہ تعالیٰ کی منت	۷۸۳
۷۶	مکتبہ دوسرے کون	۷۷۵	اصل حق کا اعتراف	۷۸۴
۷۶	خوش آئنی اور بد آئنی کا اعلان	۷۷۵	اللہ کی تسکین	۷۸۴
۷۶	فصلان بھاگ کر دوڑ	۷۷۶	عاشق میرت	۷۸۴
۷۶	دنیا کی سزا	۷۷۶	شب بھلا کو ضرور سچ ہوگی	۷۸۴
۷۶	حضرت یوسفؑ سے استدلال	۷۷۶	سکھ	۷۹۳
۷۶	سب سے بڑی زیادتی	۷۷۶	موت کے بعد زندگی	۷۹۵
۷۶	غور کی گدھا	۷۷۷	مومن اور بدکار	۷۹۵
۷۸	طیبات کرنے والا سحر	۷۷۷	مخلص و مومن جن جن ہیں	۷۹۵
۷۸	فرعون کی بے شرمی	۷۷۷	اللہ تعالیٰ کی شان	۷۹۵
۷۹	مستقل رہائی کا نتیجہ	۷۷۷	عبارتیں	۷۹۵
۷۹	آخرت کو نہ بھولو	۷۷۷	تکبر کرنے والوں کا سزا	۷۹۶
۷۹	آخرت کی ایک جھلک	۷۷۸	عاشق عجب آدمی	۷۹۶
۷۹	حب محض	۷۷۸	آسمان کی حقیقت	۷۹۶
۷۹	قوم کی رحمت	۷۷۸	فدا کا آواز	۷۹۷
۷۹	مرد مومن کی رحمت	۷۷۸	قبولیت آواز کا وعدہ	۷۹۷
۷۹	قوم کی بے مصلحتی	۷۷۹	قبولیت آواز کی شرائط	۷۹۷
۷۹	بے وقت پیمانے	۷۷۹	رات اور دن کا حکم	۷۹۷
۷۹	اے فرعون کے بعد اے اسکے چچا	۷۷۹	ناظمی	۷۹۸
۷۹	آخری نتیجہ	۷۷۹	مرد ویت کی دلیل	۷۹۸
۷۹	آل فرعون	۷۷۹	بہتر صورت اور بہتر راقی	۷۹۸
۷۹	مذہب قہر	۷۸۰	حضرات سلف کا عمل	۷۹۹
۷۹	عالم بے راسخ پر ایمان	۷۸۰	مہم کیا ہے	۷۹۰
۷۹	بے راسخ و قہر کیا ہے	۷۸۰	عاطفی کا اعتراض	۷۹۰
۷۹	قبولی حیثیت	۷۸۰	وہ دہائی	۷۹۱
۷۹	قبولیت مومن کی حالت	۷۸۰	عقل کی مانند قبولی ہے	۷۹۱
۷۹	قواب و مذہب قہر کے اہل	۷۸۱	مذہب الہی	۷۹۲
۷۹	مذہب و مذاہم	۷۸۱	تکبروں پر استیلا کا انجام	۷۹۲
۷۹	ایک طالب علم کا احوال اور اس کا عمل	۷۸۱	اب سمجھنا کی بات	۷۹۳
۷۹	جیسے لیزروں کا انجام	۷۸۲	سورۃ حم	۷۹۳
۷۹	داروں سے درخواست	۷۸۲	نعت کتاب	۷۹۳

۸۱۲	قرآن کی زبان	۷۹۳	قوم مشرور	۸۰۳	الذین ادا قومت
۸۱۳	اکثریت کا اعراض	۷۹۳	دلیل ایمان	۸۰۳	وادی کے انطاوق
۸۱۳	قرآن پاک کا شہرہ پائز	۷۹۳	قیامت میں جرموں کے گروہ	۸۰۳	برائی کے بد سہل پھائی کرو
۸۱۳	اکثریت کا جواب	۷۹۳	اعضاء کی گواہی	۸۰۳	شیطان کا ستارہ
۸۱۳	حجاب کا معنی	۷۹۵	کیا کچھ چیزیں گواہی دیں گی	۸۰۳	شیطان کی کاشفی
۸۱۳	تکبیر کا مطلب	۷۹۵	دن کی گواہی	۸۰۳	مکملت الہی کے تاثر
۸۱۳	انصاف اللہ بشر کا مطلب	۷۹۶	اعضاء کو علامت	۸۰۳	اندر تعالیٰ کے سوا کسی کو کہہ کر دیا جائے نہیں
۸۱۵	مشرکوں کا انجام	۷۹۶	عجب خبر بات	۸۰۳	چاند سورج اور پھر انعام کا کائنات
۸۱۵	ذکر کو کا مطلب	۷۹۶	تین لمبکھا دی	۸۰۳	اللہ تعالیٰ ہے یا ازل ہے
۸۱۵	ذکر کو کا خصوصیت	۷۹۶	بہ رانی	۸۰۵	کہہ کہ مقام ہے ہے
۸۱۵	ذکر کو ۱۲۵ دینے کا مطلب	۷۹۶	دل کا چرند	۸۰۵	زمین کی خاصیات
۸۱۶	مؤمنین کا اثر	۷۹۶	عذاب کی طرح نہ بنے گا	۸۰۵	طہر کا انجام
۸۱۶	مقام عجب	۷۹۶	بسیار گمان دینا عمل	۸۰۵	اللہ کیا ہے
۸۱۶	آسمان و زمین کی تخلیق میں ترحیب	۷۹۶	اعراض کا نتیجہ	۸۰۶	نظر والی دلی گرم ہزاری
۸۱۶	بہرہ طلب زمین کی خصوصیات	۷۹۶	آواز حق	۸۰۶	اللہ کی دو قسمیں
۸۱۶	شرور یا نافرمانی کا گورام	۷۹۸	کا قروں کی یکہ یکہ	۸۰۶	دل حق کی جماعت موافق و معنی
۸۱۶	بہرہ طلب زمین کی مدت	۷۹۸	سزاوت قرآن کے وقت	۸۰۶	اللہ تعالیٰ کی بخشش و سرا
۸۱۸	دخان کیا ہے	۷۹۸	بے کام کی دنیا	۸۰۶	قرآن پاک کی تحریف
۸۱۸	انعام کا کائنات	۷۹۸	الذین ایمان و استقامت کا انعام	۸۰۶	آنحضرت ﷺ کو نسل
۸۱۸	مؤمنین ایمان کی اعادہ دینے	۷۹۹	استقامت کے معنی	۸۰۸	خوشے و بار بار یاد دہا
۸۱۸	خالق زمین و آسمان	۷۹۹	اللہ تعالیٰ کی دوئی اور سزا	۸۰۸	کتاب عمل
۸۱۸	زمین و آسمان کی تخلیق کے ان	۷۹۹	سب سے آسان آیت	۸۰۹	سبح شہ و عظمت دہانے
۸۱۸	اللہ تعالیٰ نے آسمان کو کیا گھم دیا	۸۰۰	استقامت کی ابعاد	۸۰۹	عمل کی اہمیت
۸۱۸	آسمان کی رشتہ	۸۰۰	اسلام کے بعد سب سے اہم بات	۸۰۹	ایمان قیامت کا علم
۸۲۰	گناہ کو کھینچ	۸۰۰	دنیا و آخرت کی رفاقت	۸۰۹	سہرا لہی
۸۲۰	جہانم ازل کا مطلب	۸۰۰	مؤمنوں کیلئے بڑے رحمتیں	۸۰۹	جہانم نے عابد و مہجور
۸۲۰	قدیم و آئے و اقد کی تفصیل	۸۰۰	وہاں ارا لہی	۸۱۰	انسانی طبیعت کی تیر گایاں
۸۲۱	قوم عاود	۸۰۲	جست میں جماعت ہوگا	۸۱۰	کاظم اور مؤمن کی حالت
۸۲۱	عذاب	۸۰۲	اللہ تعالیٰ کی مہربانی	۸۱۱	انسانی امراض کا علاج
۸۲۲	قوم عاود عذاب کس وقت ہوا	۸۰۲	دل استقامت کا اعلیٰ مقام	۸۱۱	قدرت کے نمونے
۸۲۲	رضا اور نراشی کی علامت	۸۰۲	وادی کے آداب	۸۱۱	آیات آفاقی
۸۲۲	کوئی وقت نہیں گزرا ہے	۸۰۲	الذین کی فضیلت	۸۱۱	فریب نفس
۸۲۳	عذاب آخرت	۸۰۳	الذین کا جواب	۸۱۲	سورة الشوری

۹۰۸	مشرکین اور غلاموں کی آزادی	۹۰۸	رسول اللہ ﷺ کے ہم قریب	۹۱۷	کافروں کا مطالبہ	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۰۹	دین کا معنی	۹۰۹	علاء سے روٹی گمراہی	۹۱۷	قوم ہمارے طالب گئے تھے کی کیفیت	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۰۹	زمانہ گونا گئے کا نتیجہ	۹۰۹	حضرت عبداللہ بن مسعود	۹۱۸	طالب	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۰۹	علم کے حصول کے دو طریقے	۹۰۹	سب سے بڑی بات	۹۱۸	کتاب کا کوشش	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۰۹	مشرکین کا مطالبہ	۹۰۹	عین کا جس کا علم ہی کے علاوہ	۹۱۹	ہر جہتیں	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۰۹	قیامت میں حقیقت کھلے گی	۹۰۹	کسی کو نہیں ہو سکتا	۹۱۹	استیذان کا نتیجہ	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۰	سب کو اہمال ہوتے دیکھ جائیں گے	۹۱۰	حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت	۹۱۹	قوم غمور اور قوم لوط	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۰	حضرت عثمان غنی کی معافی کو کوشش	۹۱۰	کافروں کی خود راہی	۹۱۹	مشرکین کو کبریت کی دعوت	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۰	نہا ہوا مال اور لوٹا ہوا حق	۹۱۰	قدیم چٹائی	۹۲۰	اب توں گویا	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۱	افعال کی رچاوت	۹۱۱	ایمان و استقامت پر بشارت	۹۲۱	اب بت کہاں گئے	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۱	مومنین کا انعام	۹۱۱	والدین کے حقوق	۹۲۱	جھوٹے دعوے کی کوشش ہوتے	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۱	کافروں کا حال	۹۱۱	ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے	۹۲۱	بنات کا مسلمان ہونا	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۱	مشرکین پر اقامت جنت	۹۱۱	ماں کی مشقت	۹۲۱	بنوں سے بھی لڑا کر کر رہا تھا	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۱	پھولنے کی سزا	۹۱۱	ماں سے سن ملنے کی وجہ	۹۲۱	بنات کے قرآن سننے کا واقعہ	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۲	لغویات	۹۱۲	دور پٹائی کی مدت	۹۲۲	آنحضرت ﷺ کی نماز	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۲	کافروں کیلئے تمام مواقع ختم	۹۱۲	پانچویں سال کی زندگی	۹۲۲	بنوں کے پاس تحریک لے جانا	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۲	اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو	۹۱۲	حضرت ابو بکر کی زندگی	۹۲۲	صحبہ کرام کے بن	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۳	سورۃ الاحقاف	۹۱۳	سعادت مندی	۹۲۳	ایک کام کی گواہی	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۳	کائنات کا نظام عالم	۹۱۳	حضرت ابو بکر کی خصوصیت	۹۲۳	حضرت عمر کی گواہی	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۳	کافروں کی بے خبری	۹۱۳	حضرت عثمان کی فضیلت	۹۲۳	ایمان کا رتبہ کے ساتھ ساتھ	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۳	زمین و آسمان گھٹنے نہاتے	۹۱۳	نفران لہارا	۹۲۳	ایمان کا رتبہ کے ساتھ ساتھ	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۳	مشرکین کے سب اہل	۹۱۳	نفران کی گستاخ گواہی	۹۲۳	ایک شخصیت جن صحابی	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۳	ایک اہل گمان کی تردید	۹۱۳	والدین کی کاوش	۹۲۳	نورانیوں کے جھٹے میں جانے کا مسئلہ	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۳	اپنے دھرم کی دلیل لانا	۹۱۳	بد بختوں کا انجام	۹۲۵	چھ مہر بنات حاضر ہوتے	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۳	سب سے بڑی گمراہی	۹۱۳	بد بختوں کا نقصان	۹۲۵	قرآن کی گواہی	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۳	کافروں کے مہمور	۹۱۳	اہل جنت والی دوزخ	۹۲۵	قرآن کی راہنمائی	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۵	کافروں کی بے پرواہی	۹۱۵	کافروں کی بیخوشی کا اجر	۹۲۵	بنوں کی اپنی قوم کو دعوت	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۵	پہچان طراری	۹۱۵	آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کا حال	۹۲۶	اسلام کا سب سے گناہ عاف ہو جاتے	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۵	اللہ سب کو خوف دیتا ہے	۹۱۵	حضرت معاذ کو کوشش	۹۲۶	لڑائی کا نہیں لڑنا نہیں	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۶	جہاں سے پہنچے کا موقع	۹۱۶	حضرت عمر کی حالت	۹۲۶	یہودی کے عقیدہ کی تردید	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۶	میں کوئی اونٹنی چھ نہیں لایا	۹۱۶	سابقہ اقوام سے بہتر حاصل کرنے کا سبق	۹۲۸	موت کے بعد زندگی	۹۲۵	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۶	آنحضرت کی نبوت کے سبب شہرہ لائیں	۹۱۶	یہودی کے دین کی نماز	۹۲۸	کافروں کا اقرار	۹۲۸	مشرکین کی ہلاکت
۹۱۶	تجربہ کا کام	۹۱۶	یہودی کی دعوت	۹۲۸	حضور ﷺ کو سبلی	۹۲۸	مشرکین کی ہلاکت

سورة سبا

الرحمہ پش پش پر سورہ سبہ ہے۔ اُنھیں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ سورہ سبہ ہے۔

سبہوں پر رحمت اور رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

اللَّهُ عَالِمُ غُيُوبِكُمْ كَيْفَ هِيَ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

يَسِبُّ بِأَهْلِهَا الْفُجُورُ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

يَا قَوْمُ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

يَسِبُّ بِأَهْلِهَا الْفُجُورُ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

وَقَالَتْ بَنَاتُهُنَّ

یہ جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے رحمت ہوئی کہ ان کے لئے رحمت ہوئی۔

فَمِنْ أَهْلِهَا وَلَا تَرْضَىٰ مِنْهُنَّ أَتُفِيحِينَ

اُن سے نہ ملے گی اور نہ اُن سے ملنا چاہیے۔

لَا تَرْضَىٰ لَأَنْتُمْ خَيْرٌ مِّنْهُنَّ بِمَا كُنْتُمْ

اُن سے تم بہتر ہو گے۔

جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔

اسی یہ بات کہ جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔

مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ
مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ
مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ
مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ
مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ
مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ
مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ
مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ
مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ
مَلِكِينَ يُدَبِّرُونَ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ

کافروں کو دیکھو! انھیں اُن کے قول سے کہ وہ پورے کائنات کے مالک
ہو گئے ہیں یہ مطلب ہے کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔

رَبُّنَا الَّذِي يُدَبِّرُ الْأُمُورَ خَلْقَهُمْ

اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔

انعام کائنات میں تم بنائے ہو۔

اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
اسی جو کہ اسے انصاف سے دیکھو۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔

جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔
جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ لَا يَخْلُقُونَ

اور کہنے لگے کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔

يُنْشِئُهُمْ بِمَا يَشَاءُ اللَّهُ إِنَّهُمْ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ خَالِقُونَ

کائنات کو جو کہ وہ چاہے۔ اُن کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔

يَوْمَئِذٍ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ اللَّهُ إِنَّهُمْ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ خَالِقُونَ

جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔

کافروں نے عقیدہ آخرت کو مسترد کر دیا۔

کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔
کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔
کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔
کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔
کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔
کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔
کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔
کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔
کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔
کفار قریش کی قریشی علیحدگی سے جو کہ ان کی ہر شے ہے۔

بَلَىٰ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا يَخْلُقُونَ

جو کہ ان کی ہر شے ہے۔

الْعَالَمِينَ وَالْغَالِبِينَ

ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔

جس نے کائنات بنائی اور آدمی مگر ہے۔

یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔
یعنی یہ کائنات ہے جو کہ ان کے پاس کائنات کی ہر شے ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

اُن نے انسان کو بہترین شکل میں بنایا ہے۔

آلاتی سرور ہوتے اور ان کی کھٹک اور پانچو سے پناہ بھی نہ ملے
مگر تھیں ہوتے تھے۔ پہلے ان کے لئے اعلیٰ معیار کی سرخ شکر
نارستہ بنی تھی جسے اپنے انھیں سے ان کا یہ بھی بڑی مٹا کر بنی تھی اور
یہ ان کی کھٹک سے مراد تھی ان کی کھٹک ہر گز نہ دیا اور نہ ہی
زبان صاف و قال سے کہی جاتی تھی کہ وہ ان کے انھیں کھٹک
نے۔ میں نے اس کی کھٹک اور ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ

ان کی کھٹک سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ

وَاللّٰهُ لَعَنَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَلْحَسَنُ
وَاللّٰهُ لَعَنَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَلْحَسَنُ
وَاللّٰهُ لَعَنَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَلْحَسَنُ
وَاللّٰهُ لَعَنَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَلْحَسَنُ

نور کو صوم کرنا
میں نے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ

ان کی کھٹک سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ

ان کی کھٹک سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ

ان کی کھٹک سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ
پہلے ان کے انھیں سے کہی کہ ان کے انھیں سے کہی کہ ان (الہ) وہ

میں آیاتِ خدا پر خیر و برکت کی کائنات میں ہرگز ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اس کے شرف کی مثال ملے۔
یہاں سے خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا ہے۔

مکہ کی قیامت میں اسی ہی جگہ پر خیر و برکت کی کائنات میں ہرگز ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اس کے شرف کی مثال ملے۔
یہاں سے خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا ہے۔

جنت کی خیر و برکت میں ہرگز ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اس کے شرف کی مثال ملے۔
یہاں سے خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا ہے۔

جنت کی خیر و برکت میں ہرگز ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اس کے شرف کی مثال ملے۔
یہاں سے خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا ہے۔

جنت کی خیر و برکت میں ہرگز ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اس کے شرف کی مثال ملے۔
یہاں سے خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا ہے۔

جنت کی خیر و برکت میں ہرگز ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اس کے شرف کی مثال ملے۔
یہاں سے خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَجَعَلْنَاكَ كَاسْوَدَّ لَوْنُكَ
وَجَعَلْنَاكَ كَاسْوَدَّ لَوْنُكَ
وَجَعَلْنَاكَ كَاسْوَدَّ لَوْنُكَ

جنات کے علم فی حقیقت

[illegible]

ایک عجیب اور گستاخ:

[illegible]

مسیحیان و موت کا علم ہے یا نہیں

حضرت زید بن اسلمت مروزی نے اپنی حضرت عباسؓ کے مال سے
 تیرہ سو روپے خریدا جو سب کاٹھے کر کے چھپا لیے۔ وہ حضرت عبد اللہؓ نے
 خبر کر کے تو آپؐ نے جانتے کو بغیر دوسرے کے اٹھ بیٹھے۔ کان کانے کا حجرہ
 میں بیٹھ کر فرمایا: غیب کا کھانا۔ انہوں نے یہ بات سنے اور اس سے
 حضرت عبد اللہؓ نے اپنے ہاتھ پر آنے اور روئے زمین اٹھنے پر فرمائی کہ
 میرے آپؐ ہر ایک کی طرف سے کراہت ہے۔ یہ جانتے اور میرے ہاتھ
 پر کوئی روپہ نہ رکھو گے۔ کھانا میں آپؐ کی بیعت کی جو ہے شمول میں
 نہ کرنا۔ آپؐ کی بھائی کا مہر تھا۔ وہ آپؐ کا قریبی بھائی تھا جو میرے
 اور آپؐ کے درمیان سے آپؐ کی بیعت کا پیشینہ آیا۔ اور اس کا
 میرے ہاتھ کی بیعت سے علیحدہ نہ ہو جائے گا۔ (ترمذی)

[illegible]

تقریریں تکمیل مسماںات و خوشن:

[illegible]

پیشانی ہمارے تو اس پر مبر کرتا ہے جس کا اس کو بہت بڑا اور ڈوبا ہوا ہے
اس طرح یہ مصیبت بھی اس کے لئے ختم اور نفع بن جاتی ہے۔ (۱۱۰ کلمہ)

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ؛

اور جگہ دکھائی ان پر انھیں تے ایلی آگے

فَاتَّبَعُوهُ الْكَافِرُ فَقَاتِلُوا الْمُؤْمِنِينَ^(١١)

پھر اسی کی راہ چلی، مگر چھوٹے سے ایٹمی وار ہے

قوم نے اہلبیس کا مقصد پورا کر دیا:

پہلے وہ انہیں نے تاکید کر کے کہا تھا اَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ عَلٰی مَا تَوَدَّوْا اِلٰی قُلُوْبِكُمْ

عَلَيْهِمْ وَعَلَى الْيَهُودِ وَغَنُّ عَنْ يَتِيمَيْهِمَا وَلَا تَحْدِثِ لَكَ شَاوِيْرٌ

(اعراف، کوغ ۲) ویسے ہی اظہار (تعمیراتی)

یعنی افسوس اس سے جو کہ فرشتوں کے متعلق شیطان کا گمان صحیح نکلا،
 چاہے کہ عام انسانوں کی طرف خمیر واقع ہے، انہیں نے اللہ کے سامنے
 کہا یہ گمان غلط رہ گیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے میری عزت کی قسم میں
 ان سب کو گمراہ کر دیا کہ یہ بھی انہیں سے کہا تھا اِنَّكَ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تو ان
 میں سے اکثر کو حشر کر دیا جس پائے کا چنچر اس نے اپنا یہ گمان بچ کر دکھایا
 لیکن بالآخر اسے گمراہ و مومنین کے سب اس کی راہ پر لگ گئے۔

ان فتویہ کے لکھنے سے کہ جب انھیں نے مہلت مافی اللہ سے اس کو مہلت دے دی تو اس نے کہا کہ لا حلیہم میں ان کو ضرور دگر نو کردوں گا۔ لا غویہم میں ان کو ضرور دگر نوادوں کی گین انھیں کو اس بات کو کہنے کے وقت یہ جین بڑھا کہ اس کی بات غریبی ہو سکتی کہ صرف گمان تھا جین اہل سہا سہ کی اور رنگ گئے اور اس کے کہنے پر چلے گئے تو اس کو گمان نہایت ہو گیا۔

مومن شیطان کی ابتلا سے نہیں گمراہ ہوتا۔

من المؤمنين میں المؤمنین سے مراد یا تو تم سب یا ان کا ہمارا کہ وہ سب کا عام انانوں میں سے جو نیک ہیں اور مراد ہیں۔

سہمی لئے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ اصل دین میں کسی
مؤمن نے شیطان کا اتباع نہیں کیا۔ (تحفہ صغریٰ)

وَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا لَنْعَلَكُمْ

[illegible]

مَدْرُؤًا مَعْدَرًا خَافَةً مِنْهُ

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

چاہ کی طرف چلے گئے۔ مدینہ میں سب سے پہلے عمرو بن عامر انصاری آیا،
پس اس و خزار بن کاظمہ اعلیٰ قعد۔ (تفسیر طبری)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍۙ

اں میں سے کی باقی ہیں برص کرنا اسے فقر گناہ کو بتا

صبر و شکر والوں کیلئے عبرت:

یعنی ان حالات میں کہ اپنے عقلمند بہت حاصل کریں جب اللہ فرامی اور بیش و غیب قرار کرتے ہیں اور تعلیق و وسوسہ آئے تو مہر و حق
عقل اگر کے اللہ سے دعا کیجئے۔ (مختصر جلد ۱)

مؤمن کی شان:

مقابل سے کہا سارے لشکر سے اس امت کے نو مومن کو مبرا ہے جو مصیبتوں پر صبر کرنے والے اور اللہ کی نعمتوں کے بے شمار گزروں میں شرف کا بھیجی قبول ہے میں کہتا ہوں نو مومن بیش از سائر امت کا رہتا ہے دنیا اٹھان کا وہ یہاں کی راحت و آسٹ بھی ایک امتحان ہے اس میں بندہ مومن جتنا کیا جاتا ہے اور آزمائش کی جاتی ہے کہ وہ شکر کرتا ہے انھیں کرتا مومن کے لئے موت بھی امتحان ہے اور زکوٰۃ بھی اللہ نے فرمایا **حَقَّقِ الْمَوْتِ وَالْعَبْدَۃَ لِيَبْلُوَ كَلِمَۃً اَوْ اٰیٰتًا مِّنْ اٰمَرٍ اَوْ اٰیٰتٍ** اللہ نے موت اور زکوٰۃ کی کتبہ داری آزمائش کرنے کے لیے پیدا کیا کہ تم میں سے کس کے دل صبر سے اٹھے جس میں وہ ہے کہ مومن بیش از سائر امتوں سے اپنے آپ کو دیکھتا ہے مصائب پر صابر اور طاعت پر جابر قدم رہتا ہے اس کے لئے صبر مصیبت گناہوں کا گیارہ ہو جاتی ہے اس لیے مصیبت کا لازمی لفظ جس طرح صبر ہے پھر صبر کی تفسیر بھی تو اللہ کی ایک نعمت ہے جس کا شکر واجب ہے حضرت محمدؐ نے فرمایا محبوب کی طرف سے وہی دینی مصیبت انعام سے زیادہ نفع دہاؤنی ہے مصیبت کا شکر تو دینی شہرہ دہی سے ایک شاعر کا قول ہے

وصال کی حالت میں میں اپنے گھر کے باغ میں تھی، اور فراق کی حالت میں تمام آقاؤں کا آسمانوں پر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے دو حصے ہیں: اول ایمان کا سہرا
 میں سے اور دوسرا جس میں ایمان کے دو حصوں کا مجموعہ ہے۔ صرف آدھے
 ایمان پر کسی شخص کو جنت کا دروازہ نہیں ملے گا۔ (صحیح مسلم)

مہجبین میں حضرت ابو جہرؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کا حال عجیب ہے اگر اس کے متعلق اللہ تعالیٰ جو یہودی تقدیر کی حکم نافذ فرماتے ہیں سب خیر ہی اور اعلیٰ علیہ السلام سے کہ اگر اس کو کوئی نعمت راحت اور اس کی خوشی کی چیز حاصل ہوتی ہے تو یہ اللہ کا انکار اور اگر اس سے اس کی آزارت کیلئے خیر اور اعلیٰ علیہ السلام سے کہ اگر اس کو کوئی تکلیف و مصیبت

مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اگر حقیقی کہ فاضلہ نفل سے ہوتا ہے تو تم اس کا

اللہ کا شکر ادا کرو:

آخر بڑی باری تمام جسموں کے ذریعہ سے ہوتی ہیں، ان سے جو
مزا ملے حاصل ہوں یہی اللہ کا نفل ہے ان تمام نعمات پر انسان کو چاہئے
اللہ کا شکر ادا کرے۔ (تفسیر حنفی)

يُذِيقُ الْكَلِيلَ فِي الثَّوْبِ وَلِيُذِيقَ الْهَآكِمَ

مات شہر ہے دن میں ہر دن کھانا ہے

فِي الْيَتِي وَاسْتَفْرِجُونَ جَنَّةَ تَكْبُونُهَا

دن میں ہر کام میں لگا دیا ہوتا ہے چاند کو

كُلُّ يَتِيمٍ رَجُلٍ مُسْتَفِي

ہر ایک یتیم ہے ایک مغربہ اور بے

اپنے وقت پر غلبہ ہوگا:

یہ مضمون پیسے کی جگہ لگا رہا ہے، حضرت شہ صاحبؒ تھے ہیں، یعنی
رات دن کی طرح کسی بھی غائب ہے، مگر اسلام اور سورج جو ہر کی طرح ہر
جگہ کی مدت بندھی ہے اور سورج نہیں ہوتی۔ "حق کا ظاہر ملتا ہے وقت پر
ہوگا۔ (المغرب)

مغرب کے قضا سفروں کا شوشہ:

اس وقت سے معلوم ہوا کہ آفتاب و مہتاب حسب عہد مذہبی کردار
کہتے رہے ہیں، قضا سفر نے ایک شوشہ پہنچا ہے کہ آفتاب زمین
کے درمیان گھومتا ہے، زمین آفتاب کے گرد گھومتی ہے۔
اگر قضا سفر کو یہ خیال آئے کہ آفتاب زمین کے گرد گھومتی ہے تو بلا
کمال: زمین کے گھومنے سے تسلسلہ سرور ضرور متبدل ہوتا رہتا ہوتا، اگر وہ ہمیشہ
اپنے حال پر رہتا ہے اور ٹھیک اسی جگہ رہتا ہے جہاں پہلے تھا، بلکہ جو جگہ
زمین کے شمال اور جنوب میں رہے ہیں ہر ایک کی جہت متبدل ہو جاتی
ہا ہے، حالانکہ تمام سال میں ہم کسی وقت کسی کی جہت کو متبدل نہیں ہاتے ہیں
حالت ہو کہ زمین کی گردش کا خیال بالکل غلط ہے۔

نہ اگر زمین گردش کرتی تو زمین ہمارے گرد یاؤں اور کرکڑوں کے پانی
مغلوب ہو جاتا بلکہ گھڑوں اور گھوڑوں کے پانی بھی پلٹ جاتے، قضا یہ کہتا

وَيَسْتَوِي الْبَحْرُونَ هَذَا عَذَابٌ فَرِيقٍ مِّنْهُمَا

۱۰۔ وہاں جس ۱۰ دریا یہ بند ہے، اس جگہ ہے غلہ

سَمَاءُ وَهَذَا أَرْضُ آبْنَاهُ وَمِنْ كُلِّ ثَأْنٍ لَهُ

۱۱۔ یہ گھلا کر دیا اور ہاتھ میں سے کھانے ہو

لَعَا طَرَفًا وَاسْتَفْرِجُونَ جَنَّةَ تَكْبُونُهَا

۱۲۔ اس کا چہرہ دیکھیں کہ کتنے سوچے ہو

نصیب اسلام کے لطیف اشارے:

اوپر سے دیکھ کر حیدر شاہ قادیان ہوتے آ رہے ہیں، اسی کے
خمس میں لطیف اشارے اسلام کے غلبہ کی طرف بھی ہوتے جاتے ہیں۔
حضرت شہ صاحبؒ کہتے ہیں: یعنی کفر اور اسلام پر ایک دوسرے کو مغلوب
ہی کرے، اگر چہ ہم کفر والوں سے قہر دے گا۔ مسلمانوں سے قوت دینی اور
کافروں سے ظہر فراخ اور گوشت کھانے والوں، دینوں، دینوں سے لگا ہے
یعنی جھگڑے اور گناہ (زیر) اس کی موتی۔ موتی اور جہاں دیکھ کر دل سے نکلتے
ہیں۔ (تفسیر حنفی)

پہلی کا حکم: اس میں ہمیں کفر گوشت کھانا۔ غیر کرنے میں اس طرف
اشارہ ہوا ہے کہ ہمیں کفر اور کفر گوشت کھانا کرنے کی ضرورت
نہیں، دیکھو: سورہ براء میں اس کے کہ یہ یہاں کہہ کے ہم پہلے
نہ ہو، حالانکہ ہمیں بھی یہی ضرورت نہیں ہے۔

موتی کھانے اور شیشے والوں طرح کے پانی میں ہوتے ہیں:
حیدر کے یعنی زاہد کے ہیں، مراد اس سے موتی ہیں، آیت سے معلوم ہوا
کہ موتی جس طرح اسے اپنے شہر میں پیدا ہوتے ہیں، شہر میں دیکھیں
ہوتے ہیں، جو عام شہر کے مقابل ہے، دیکھو: صرف وہ شہر دیکھیں، اہل
کربلا، اہل شہر (سند) میں پیدا ہوتے ہیں۔

مردوں کیلئے موتیوں کا استعمال:

موتیوں میں مہذب نما استعمال کرنے سے اس طرف اشارہ ہو گیا کہ
موتیوں کا استعمال مردوں کے لئے بھی جائز ہے، بخلاف سونے چاندی کے کہ ان
کا پہننا اور استعمال کفر میں ہے (دراحدہ حنفی علم)

وَمَنْ يَفْعَلْ يَفْعَلْ مَوَاحِرَ يُتَبَغَّوْا

۱۰۔ تو دیکھو، ہمارے طرف سے جو موتی ہیں، ان کو ہمارے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین

گوئی کہ کاہر جھٹکے اٹھائے گا:

نیکو بیانی (نور) سے دوسرے پر برتری حاصل کر کے ان کے لئے دھمکی
نہایت سے ادا کرتے ہوئے کے لئے پھر ان کے لئے دھمکیاں لگائے گا
فریاد و زاری میں نہ ہو سب کی دھمکیاں پائی ہوئی ان کے لئے بغیر
دست نامی سے دوا دیا جائے گا۔ (تفسیر)

کچھ مسلمانوں کے لئے نہ ہو دوسرے کی پڑاؤ کے لئے کا مطلب
میں نے حضرت امیر مومنین کی روایت سے مراد بیان کیا ہے کہ قریب
سے وہ مسلمانوں پر ہونے کے برابر گھر لے کر آئیں گے اللہ ان کے
منازعوں کو بھی لے گا۔ ان کے لئے نہ ہو دوسرے کی پڑاؤ کے لئے
ان کے لئے اور مومنین نے حضرت امیر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قریب
ان کا ہر مسئلہ کے لئے ایک مسئلہ لے لیا جائے گا اور ان سے کہا جائے
گا کہ (دراستی سے) چھوڑ لیجئے۔ (تفسیر)

یہ سب فراموش نہ کرو کہ یہ سب سب سے پہلے کہ یہ سب سب سے پہلے
فارس نے ہمسایہ ممالک میں بیرونی فوجوں کی نگرانی کا مطالبہ کیا اور
گواہ کرنے کا یہ سب سب سے پہلے کیا اور ان کے دھمکیوں اور فوجوں کے ان کی فوج
کی اور ان کے فوجوں میں ہمسایہ ممالک میں سے بعض ممالک میں
آپ اور مومنین کے لئے حضرت امیر کے لئے سب سے پہلے کیا اور
کی لیکن ان کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے
کہا کہ ان کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے
کامیابی کا سبب یہ ہے کہ یہ سب سب سے پہلے کیا اور مومنین کے لئے
قرابت و رشتہ کا دوسرے کے لئے ہے گا۔

حضرت امیر فرماتے ہیں: ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر ہے اللہ تعالیٰ
سے اس کی دعا کہ یہ سب سب سے پہلے کیا اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے
یہ سب سب سے پہلے کیا اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے
کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے
یہ سب سب سے پہلے کیا اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے
یہ سب سب سے پہلے کیا اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے
ان کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے اور مومنین کے لئے

تو فریاد و زاری میں نہ ہو سب کی دھمکیاں پائی ہوئی ان کے لئے بغیر
دست نامی سے دوا دیا جائے گا۔ (تفسیر)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین

آیت سے دلالت ہے کہ یہ بھی ایک قائم مقام ہے جس کے واسطے یہ ہے۔
اس کے متعلق ہوا اہل کے چہرے کو جس کو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ (تفسیر جلی)

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ قُلُوبَهُمْ كَذِبُ الَّذِينَ
مُؤْمِنِينَ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝۱۱۱
مَنْ يَكْنِزْ قُلُوبَهُ جَاءَ اللَّهُ بِزُلْفَةٍ يَسْتَحْسِبُ
أَنَّهُ سَافِرٌ ۝۱۱۲

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ قُلُوبَهُمْ
مَنْ يَكْنِزْ قُلُوبَهُ جَاءَ اللَّهُ بِزُلْفَةٍ يَسْتَحْسِبُ
أَنَّهُ سَافِرٌ ۝۱۱۲

یعنی ان کے قیامات یہ تھے کہ ان کے دل سے ان کے دل سے
جو کچھ ان کے پاس ہے وہ ان کے دل میں رکھتے ہیں اور ان کے دل میں
ان کے دل میں رکھتے ہیں اور ان کے دل میں رکھتے ہیں
ان کے دل میں رکھتے ہیں اور ان کے دل میں رکھتے ہیں
ان کے دل میں رکھتے ہیں اور ان کے دل میں رکھتے ہیں

أَمْ تَرَى أَنَّ اللَّهَ تَزُولُ مِنْ سُبُلِهَا
فَأَخْرِجْنَاهَا لِنَفْسِهِ فَتُخْتَلِفُ أَوَّاهًا
مُجْتَلِبًا ۝۱۱۳

فَأَخْرِجْنَاهَا لِنَفْسِهِ فَتُخْتَلِفُ أَوَّاهًا
مُجْتَلِبًا ۝۱۱۳

یعنی ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَحُمْرٌ
وَأَسْوَدٌ ۝۱۱۴
فَتُخْتَلِفُ أَوَّاهًا وَاعْتَرِبَ سَوْدٌ
فَتُخْتَلِفُ أَوَّاهًا وَاعْتَرِبَ سَوْدٌ ۝۱۱۴

فَتُخْتَلِفُ أَوَّاهًا وَاعْتَرِبَ سَوْدٌ
فَتُخْتَلِفُ أَوَّاهًا وَاعْتَرِبَ سَوْدٌ ۝۱۱۴

قدوسہ کی تفسیر لکھا ہے: یہاں مذکور ہے کہ ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے

نہیں اور کافر برابر نہیں:

یعنی ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے

لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِمْ مِنْ يَمِينٍ وَآخِرُ مَا أَنْتَ مُنْجِبُو
مَنْ فِي الْقُبُورِ إِنْ أَنْتَ إِلَّا كَاذِبٌ ۝۱۱۵
فَتُخْتَلِفُ أَوَّاهًا وَاعْتَرِبَ سَوْدٌ
فَتُخْتَلِفُ أَوَّاهًا وَاعْتَرِبَ سَوْدٌ ۝۱۱۵

تفسیر کی ذمہ داری:

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَاتِ وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَاتِ وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَاتِ وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَاتِ وَالَّذِينَ آمَنُوا

ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے
ان کے دل سے ان کے دل سے ان کے دل سے

”رحمن“ کے لیے ”رحمہ“

تفہیم: انسانیت کی بجائے انجمن فرمایا اس کا کہہ دینا۔ تہذیب کو
کوئی تعلق نہیں۔ مذہب تو ہر دین کے لیے ہے۔ انجمن کا ہونا چاہیے کہ
صرف یہ حالت درست ہو کہ ہر انسان کے لیے ایک مذہب ہے
اور ہر انسان کے (انجمن) میں رہتے ہو تو یہ خالص انجمن ہے نہ کہ
انجمن ہے نہ کہ مذہب کے، یہاں تک انسانیت ہے۔

پانچویں: جس کا دل بھی خواب سے بڑا ہے یا شوق میں اللہ کے
خواب سے بڑا ہے۔

بعض غیر قرآن یعنی انہوں نے سعاد کی شہادت دے دی تھی۔

تاریخ ۱۳۰۲

کائناتیں بھی

[illegible]

اور دونوں سے کہا کہ اپنے گناہگار شاہ کو (برا) تجنب ہو۔

حقیقت کا اعتراف:

شعشعہ نے بادشاہ سے کہا کہ آپ اپنے معجزہ سے خود خواست کریں اور وہ بھی ایسی ہی کرے کہ آپ کو برتری حاصل ہو جائے گی بادشاہ نے کہا تم سے بخوبی ہمیں انکس حقیقت یہ ہے کہ ہمارا معجزہ جس کی ہم چاہا کرتے ہیں نہ مستجاب نہ دیکھا ہے۔ ضرور ہمارا سنگہ بننے لگے۔ (وہ جو کچھ کر سکا) شعشعہ کا قاصد یہ تھا کہ بادشاہ کو یہ بتوں کی بجھا کرنے کا نام تو شعشعہ نے بکثرت لیا تھا اور اللہ کے سامنے اگر گناہگار قاصد کو یہ کھٹے تھے کہ یہ اس کے سبب پر ہے۔ مگر وہ کار نادر ہوا:

اس کے بعد بادشاہ نے دونوں حضروں سے کہا اگر تمہارا معجزہ جس کی تم چاہا کرتے ہو سرور کو زندہ کر کے تم اس کو ان کیس کے حور میں لے گیا ہونا سید پر چڑی کی قدس رکھنا ہے بادشاہ نے کہا ایک زیندار کا بچہ سات روزہ ہمارے مگر ہمارا اس کا بچہ سوچتا تھا کہ اس کے باپ کے کتے کے آئے تک سکھائی کرے گا روک دیا تھا (اس کو تھرا دیا اور نہ کرے تو اس میں) حسب الحکم کوئی میت کو لے آئے میت بچا گیا اور شعل و دانی ہو گئی تھی دونوں حواری اللہ سے طلبہ دعا کرنے لگے اور شعشعہ اپنے چپکے خدا سے دعا کرتا تھا ہمارا فرشتہ کہہ کر بعد مردہ اٹھ بیٹھا۔

مردہ کے بیانات:

مردہ نے کہا سات روزہ کے عرصہ کی حالت میں حور تھا مجھے ایک ساتھی ملا جس میں لے جایا گیا کہ اس میں کس طرح سے دعا کا معجزہ ہو گا میں نے دیکھا ہوا تھا یہاں لے آئے پھر اس نے کہا آج میں نے کھانا کھانے کے لئے گھر سے نکلتے تھے کھانا کھا لیا پھر میں نے ایک خوبصورت چھوٹے کوڑھ کا جو میں چھپائی رکھا تھا اس کو بادشاہ نے کہا تم لیکن بدی نے کہا شعشعہ نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ آپ کو بھڑکایا ہے: تجنب ہوا شعشعہ نے جب دیکھا کہ اس کی بات بادشاہ پر اثر کر گئی ہے تو چونکہ وہ کہتا ہے کہ اس میں شعشعہ سے مل کر کہیں کہ وہ آپ کی لڑائی لڑے گا کہ نہ کریں۔

شعشعہ کو کار نادر ہوا:

بادشاہ نے دونوں حواریوں سے اپنی بڑی گزندہ مکر دینے کی درخواست کی اور دونوں نے کہا کہ اسے کھانے اور رکھنے سے دعا کی۔ شعشعہ بھی دعا میں ان کے ساتھ شریک نہ کر چکے تھے دعا کا رد ہے تھے تو فریاد اور کہ بعد اللہ نے اس حرکت کو زندہ کر دیا پھر بھی درخواست اس سے نقل آئی کہ اگر یہ خراب جان لو کہ یہ دونوں بچے ہیں میرا خیال ہے کہ تم نہیں مانو گے پھر اس نے دونوں حضروں سے درخواست کی کہ وہ اس کو اس کی جگہ لائیں کہ وہی پھر اس نے اپنے سر پر کچھ نمی لگا لیا پھر یہ بات ہو گئی۔

بادشاہ کی بد نظمی:

انہی احوال نے کمال کعب و ارباب میں کیا کہ بادشاہ ایمان نہیں لایا اور قوم کے لائق دانے سے اس نے قاصدوں کو کٹ کر مارنے کا پتلا مارا۔ مگر لپیٹ پر حبیب کوئی بھی حبیب اس وقت شہر کے آخری دروازہ پر تھا اور وہ دروازہ شہر والوں کے پاس پہنچنے کو فصاحت کی اور قاصدوں کا گناہ دانے کی دھوت دی اور وہی مطلب ہے اللہ کے آسمانوں کا۔ (تفسیر طبری)

مستی کی تعمین کوئی ضروری نہیں:

میدی حضرت علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ قاصد قاصد کہ آیا ہے قرآن کا شعشعہ کہنے کیلئے اس مستی کی تعمین نہ دی کہ جس کو قرآن کریم نے اس کو ہمہ کما ہے تو ضرورت ہی کیا ہے کہ اس کی تعمین پر اندازہ و فریق کیا جائے مطلب حاصل کیا کہ لڑائی کی جھڑپا لگنے لگے یعنی کسی چیز کو کہنے نہ سمجھتا ہے تم بھی اسے بھڑکاو رہے ہو اس کا شعشعہ بھی یہی ہے۔ (سند متنی علم)

إِذَا جَاءَكَ الْعَمَلُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

جب کہ آئے اس میں تسبیح ہے:

ان کے کاموں کی تسبیح بھی نہیں کرتا اور نہ ہی حور سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ خدا اور خدا تعالیٰ کے پیچھے ہوئے تھے یہی وہی ہے کہ اس کے قاصد سے علم ہوا کہ اس کے: اب ہو کر لڑائی کی طرف چلاؤ اور اس میں کو تبادلیہ آئی ہے کہ وہ غیر ہوں شاید حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے مصلوت ہوئے تھے۔ (تفسیر حنفی)

یہ شیون کا قاصد تھے یہ غیر نہیں تھے:

حضرت قتادہ سے یہ منقول ہے کہ یہاں قاصد فرسٹونز الیہ السلام کی عقل میں نہیں بلکہ قاصد کے عقل میں ہے اور یہی ہمارے گھر میں قاصد کی طرف بھیجے گئے خود غیر نہیں تھے۔ بلکہ حضرت مسیحی علیہ السلام کے حور ہیں میں سے تھے، الہی کے علم سے اس آفرین کی بناء سے تھے جیسے تھے تھے۔ (ان کی کثیر اور چرک کے پیچھے والے اسرار میں علیہ السلام اللہ کے رسول تھے۔ ان کا بھیجنا بھی ہمارا خدا تعالیٰ ہی کا بھیجتا تھا۔) (سند متنی علم)

إِذَا رَأَيْتَ سُلَيْمَانَ الْيَهُودَ اسْتَبْنِي فَلْيَكُنْ بِوَحْمَا

جب جیسے میں نے ان کی طرف دیکھا تو ان کو بھڑکاو

فَعَزَّزْتُ بِأَسْوَاطٍ فَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا مَوْجُودٌ

اور میں نے ان کو بھڑکایا کہ ان کا ایمان نہ تھا اور ان کی طرف سے یہ بھیجے گئے تھے

قاصدوں کی دعوت:

یہی اہل دین کے پھر ان کی تائید کیلئے تھرا بھیجا گیا جو ان سے نقل کرکھا کہ

نئی دوسری مرتبہ پھر لکھا جائے گا تو سب زعم و ذکر اپنے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور فرشتے ان کو جہنم و جہنم اور جہنم و جہنم میں لے جائیں گے (تفسیر تفسیر)
اور ان کو کاؤتھ:

بشر مولا کا چہرہ جانا چھٹی ہے اس لیے غیض کا یہی استیصال پائیں
فوج ہر چاہیں گے پھر دانا و سورہ پھولکا جائے گا فوجی اور دوسری مرتبہ پھر سورہ کے
رومیں چاہیں سال کا فصل وہ لکھیں لی صاحب نے حضرت ابن عباس کی طرف
اس قول کی نسبت کی ہے لیکن ابن عباسی داؤد نے حضرت ابو ہریرہ کی روایت
سے سورہ فوج سے نقل کی ہے اس میں چاہیں سال کا فصل ہے۔ (تفسیر طبری)
کافروں کی جبری حاضری:

مسلم ہوتا ہے کہ عاقبتی ضروری مشورہ غرضی۔ جس میں بلکہ ہر طرف
ہو گا اور فرشتوں کے پکارنے کی وجہ سے وہ جہنم میں آجائیں گے
گے (امام ابن عباسی)

قَالُوا يَوْمَئِذٍ هُمْ كَمَا هُمْ
مَعْنَى: اُن کے ہر حال میں کس سے اٹھائے گا اور ہر حال میں ہر حال سے

جہنم اور قبر کے عذاب کا حوالہ دینا:

شاہد کہ اولیٰ اور ثانیہ کے اور میں ان کی زندگی حالت جاری کردی
جائے باقیات کا ہلاک نظر کر کے عذاب قبر کو ان میں سمجھیں گے اور جہنم
سمجھیں گے کہ "معدنہ" یعنی "معدنہ" کے ہر زندگی کیفیت ہے قرآن کریم
جائے (التاخر) و سبب دہی:

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا - حضرت ابن عباس اور قتادہ نے فرمایا کافروں
کے کی قرب کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کو ان کی حد میں ہی موت الای سے عذاب
انزال کیا جائے گا اور وہ سب جائیں گے دوسری مرتبہ سورہ کے بعد جب ان میں
کے قیامت ہوتے ہیں گے۔ (تفسیر طبری)

اصلی حقیقت کہتے ہیں کہ کفر جب جہنم کے گناہوں عذاب کو دیکھیں
گے تو عذاب جہنم کے ساتھ ہی ان کو کفر کا عذاب غائب کی طرف متوجہ ہوگا
اس وقت کہیں گے کہ ہم کو عذاب سے کس نے اٹھایا۔

جہنم کی ایک داوی:

امام احمد ترمذی اور ابن جریر بیان لی عاصم بن حیان کہ ہم پہلی داوی اور
اندھا داوی دہرائے حضرت امیر مہدی کی روایت سے بیان کیا ہے اور ماہر
نے میں حدیث کو کچھ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے
کے اندر ایک داوی ہے جس میں کافراں میں ہر ایک (بیوقوف کو) ایک کھینچنے

سے پہلے پھرتے چلا جائے گا (یعنی چاہیں ہر ایک کو کھینچ لیا جائے گا)
معدنہ میں عاصم ابن امیہ اور سکنی نے حضرت ابن عباسی روایت سے
بیان کیا ہے اہل جہنم کے اندر ایک داوی جس میں انہوں نے کافروں کو کھینچ لیا
ہے یہ داوی (انہ کے سر پر) صلی اللہ علیہ وسلم کی عذاب کرنے والوں میں پہلی
تھی جس میں قرآن و حضرت ملائکہ علیہ السلام کی روایت سے ہر ایک کی ہے کہ وہ
لکھ دیا گیا اس لئے کہ ان کے دل اور ذہن کے اندر کھینچ دیا جائے (تفسیر طبری)

هَذَا مَا وَعَدَ الْمُتَّقِينَ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلُونَ

یہ وہ ہے جو ایمان والوں کو وعید ہے اور ان کے رسولوں کو تصدیق ہے

سچا وعدہ: یہ جواب ہے کہ کفر سے کس وقت سے کافراں کو عذاب
فر دیا جائے گا جواب اسے ہے کہ جہنم کی پانچ سو برس سے انہوں کو عذاب
آجائیں گے یہ وہی الفاظ ہیں جس میں وعدہ خدا نے جہنم کی طرف سے کیا
میں انہوں کو دیکھ کر ہر ایک کی ہر ایک سے ہے۔ (تفسیر طبری)

لَنْ يَنْفُتَ الرَّصِيعُ وَلَا جَدَّةٌ فَإِذَا هُمْ

نہیں کہیں۔ (تفسیر طبری)

كَيْفَ لَدِينَا الْعَصْرُونَ

یہ کہہ دے کہ کس کے ہاں آجائیں گے

فَلَنْ يَنْفُتَ الرَّصِيعُ وَلَا جَدَّةٌ فَإِذَا هُمْ

نہیں کہیں۔ (تفسیر طبری)

كَيْفَ لَدِينَا الْعَصْرُونَ

یہ کہہ دے کہ کس کے ہاں آجائیں گے

لَنْ يَنْفُتَ الرَّصِيعُ وَلَا جَدَّةٌ فَإِذَا هُمْ

نہیں کہیں۔ (تفسیر طبری)

انصاف کا دل: یعنی کہ کسی کی کئی ضائع ہوگی عذاب کی مشیت ہے یہاں
سزا ملے گی جب تک کہ انصاف ہوگا اور ایک ایک دہرائے گئے ہیں یعنی عقوبت
عذاب اور یہ صورت میں وہی سزا ملے جائے گا۔ (تفسیر طبری)

لَنْ يَنْفُتَ الرَّصِيعُ وَلَا جَدَّةٌ فَإِذَا هُمْ

نہیں کہیں۔ (تفسیر طبری)

كَيْفَ لَدِينَا الْعَصْرُونَ

یہ کہہ دے کہ کس کے ہاں آجائیں گے

لَنْ يَنْفُتَ الرَّصِيعُ وَلَا جَدَّةٌ فَإِذَا هُمْ

نہیں کہیں۔ (تفسیر طبری)

كَيْفَ لَدِينَا الْعَصْرُونَ

عرب میں، خود بخود، خود بخود کے ساتھ ملا کر ۱۵۰۰ کے ساتھ مل کر۔
 مثال: اٹھارہویں کے ساتھ "تین" کے ساتھ، جو شریعت میں ملتا ہے۔
 شریعت میں، جو شریعت میں ملتا ہے، جو شریعت میں ملتا ہے۔

نہ کہ کر دیا ہے بلکہ اس نے اپنے لئے ایک نیا فلسفہ بنا لیا ہے۔ اس فلسفہ کے تحت وہ اپنے
(مخلوق) کو اپنے مخلوق کے حق میں ہی پرستش و شکر کا سہارا کرتے ہوئے اپنے حقیقی معبود
یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنے رب و مالک کو یاد کرتا ہے۔ اس سے پہلے تو یہ لوگ اپنے خدائے
مخلوق کو ہی معبود قرار دیتے اور کہتے تھے کہ میں نے اپنے رب کو نہیں پایا۔

میں نے کہا کہ میں نے یہاں کو کھودنے کی طرف ۲۰ مارچ سے چلنے لگے ہیں۔
میں نے کہا کہ میں نے یہاں کو کھودنے کی طرف ۲۰ مارچ سے چلنے لگے ہیں۔

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُورُونَ

مُحَمَّدًا رَكُوعًا اُنَّ كُ اُنَّ مَعِ رُحْمًا مَعِ رُحْمًا

وہ پر اس تخم کے بعد کھدور لٹھا میٹھے تاکہ فتن سے ایک دواں کرے جائے جو
”کے“ ”میں“ ”لٹھا“ ”فیتن“ میں خدور ہے۔ (تفسیر حقانی)

مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے قدم کا چھو لیا وہ میرے جیسے ہو گا۔

(۱) جس کی کام میں مٹھاری (۲) جس کو کس کا کنگرو پتا
(۳) طرے سے پھر کیا عمل کیا (۴) کہاں کہیں سے نکالا اور کس سامنے میں
صرف کینہ ڈھکی اراں پر دوڑے جسے حضرت بنی مسعود جہنم و اراوت سے بھی
ایک طرف کیا کہ بڑے فخر کی ہے۔

حضرت ابو الدرداءؓ کا خوف!

عقربوت کا دھڑواہہ چلنے کے ذریعہ، مجھے سب سے زیادہ خوف کی بات کہہ کر سب صدمہ بردار کا دل چھو کر کہا گیا کہ تم کو جانا تھا مگر آتے ہو گے کیسے؟
جہنم کے سات نکلا:

[illegible][illegible]

قُلْ نِعْمَ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلْ إِنِّي رَحِيمٌ

مگر کھڑک ہاں اے تم اکیس ۱۵ گئے ۱۵ ۱۵ اٹھنا تو کیا ہے

وَاجِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝

آپ کی زندگی ایسا ہے۔ نہیں ہے۔

اقوامِ مجتہدہ یعنی اپنا سرور، خود سے جاننے والے اور غائب وقت و مکمل اور سواہر کر اس کا رقی برا بھلا ہو گئے۔ (تفسیر مہدی)

وَقَالُوا يَا وَيْلَتَ أَهَذَا يَوْمُ الدِّينِ

Handwritten signature

وہ کہتا ہے کہ وہ اپنے لیے ایک ڈانٹ میں سب اٹھ کھڑے ہوئے اور حیرت داشتہ انداز میں دیکھنے لگے کہ یہ انسانہ حرکیں کیا ہو رہی ہیں؟

قد يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ مُتَكَبِّرُونَ

[illegible]

جی پی پی جی کے اراکوں نے آج صبح صبح کی انٹرویوز میں کہا کہ وہ اپنے اور ہم کی مڑا کرتے تھے۔ (تقریباً ۱۰)

أَجْمَعُوا وَأُتُوا فَلَاحُ أَكْثَرِهِمْ وَأَنزِلُ إِلَيْكُمُ الْفَصْلَ الْكَاثِمَ

1. *Chlorophyll a* (Chl a) is the primary photosynthetic pigment in most plants and algae. It is a green pigment that absorbs light energy in the blue and red regions of the visible spectrum. Chl a is essential for the light-dependent reactions of photosynthesis, where it converts light energy into chemical energy.

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1033-1036.

[illegible]

مجلس شورای اسلامی

[illegible]

المجلس الوطني

4. *Chlorophyll a* fluorescence

مجلس العلماء

یہ قول کی طرف ہے خطاب ہوگا

یہ نظم جو کافر مشنری کو کہہ کر ان سب کو اکٹھا کر کے دوزخ میں لے گا، اسے بتاؤ۔
(صحیح) "دردان" (پیرزاد)۔ "مراویں" ایک قسم کے پتھر یا اینٹیں ہیں جو کافر
لڑاؤ اور "مراویں" کے پتھر کے درمیان میں ڈالتے ہیں۔ "اسلام" اسٹیشن وغیرہ
مراویں کے پتھر کے درمیان میں ڈالتے ہیں۔

جم مشربوی کا افتتاح:

جنگ میں ایک ایسا ہیرو آج بھی تیار ہو سکتا ہے۔

چوتھوں نے دیکھا کہ وہاں پہلی (واقعی) زمین کا نقشہ علم کی

وَكَلَّيْنِي ذَاتِي رُبِّي سَيِّدِي

اے میرے رب! میرے رب! میرے رب! میرے رب!

جنگ میں ایک ایسا ہیرو آج بھی تیار ہو سکتا ہے۔ چوتھوں نے دیکھا کہ وہاں پہلی (واقعی) زمین کا نقشہ علم کی

رونگی، پھر یہاں سے لے کر وہاں پہلی (واقعی) زمین کا نقشہ علم کی

پادشاہ مصر سے حضرت سرور کی حفاظت،

کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

فرعون حضرت ماریوٹ سے اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

ایسی ہیرو تیار ہو سکتا ہے۔ چوتھوں نے دیکھا کہ وہاں پہلی (واقعی) زمین کا نقشہ علم کی

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

مصر کے بادشاہ تھا۔ اس وقت وہ مصر میں

قَالُوا يَا بَنِي آدَمُ خُذُوا زِينَتَكُمْ فِي الْمَجْئِمْ
وَالْمَجْئِمْ
وَالْمَجْئِمْ
وَالْمَجْئِمْ

حضرت امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

جب امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

جب امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

جب امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

جب امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

جب امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

جب امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

جب امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

جب امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

جب امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

دیکھ کر انہیں کوہِ نوحہ اور فسادِ امن میں سے ایک سے اعلانِ بغاوت کا حکم
اور اس کے اطراف میں قرا کر دو تھامس میں سے ایک میں بیٹھ کر بیٹھ
ہوئے۔ بعد ازاں انہی نے اپنے اپنے اہل خانہ کو اپنی جان بچا کر
پارٹھا۔ اور ان میں سے ایک کا ہاتھ لگا کر وہاں سے نکل کر اسرائیل کی طرف
پہنچ گئے۔ انہی نے خدا کی طرف سے قتلِ ناجائز کی پکار ماری۔ یہاں
پر وہاں تھا کہ انہی کو اس کے کم درجہ صحابہ نے اپنے اہل خانہ کی حفاظت
کی اور ان کو موت دینے سے روک دیا۔ انہی نے انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

پارٹھا۔ اور ان میں سے ایک کا ہاتھ لگا کر وہاں سے نکل کر اسرائیل کی طرف
پہنچ گئے۔ انہی نے خدا کی طرف سے قتلِ ناجائز کی پکار ماری۔ یہاں
پر وہاں تھا کہ انہی کو اس کے کم درجہ صحابہ نے اپنے اہل خانہ کی حفاظت
کی اور ان کو موت دینے سے روک دیا۔ انہی نے انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

کر لی اور انہی کو وہاں سے نکل کر اسرائیل کی طرف
پہنچ گئے۔ انہی نے خدا کی طرف سے قتلِ ناجائز کی پکار ماری۔ یہاں
پر وہاں تھا کہ انہی کو اس کے کم درجہ صحابہ نے اپنے اہل خانہ کی حفاظت
کی اور ان کو موت دینے سے روک دیا۔ انہی نے انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

یاد رکھا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

یاد رکھا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو
کہہ دیا کہ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔ انہی کو قتل کرنے سے روک دیا۔

ہوئے تھے، پھر میں اس کو نہیں اٹھا لیا۔ اس کا سر چڑھ کر اور سر اٹھا کر
اس کے بعد ایک نے چاروں ہاتھ بٹھا دیے اور کہنے لگا کہ میں نے
یہ فراموش کر گئے تھے جیسے کچھ اور کہنے کے بعد اس نے اپنے ہاتھ
کی طرف اشارہ کر دیا۔ سب اٹھ اٹھے، وہ ان کے پاس پہنچے اور ان کے
پیشانی میں اس کی اپنی ہاتھوں سے ٹھکانے پر تھوڑے قوت سے ہاتھ پڑا
تھیں کہ اس پر تھوڑے تھوڑے کر کے وہ سنبھل جائیں گے اور ان کے ہاتھوں
کوئی خوف نہ ہو گا۔ میں ان کی طرف سے کچھ نہیں کہتا تھا۔ وہ ان کا
بوجھ بھاری نہیں لگتا تھا۔ ان کے لئے میں تھا اور وہ ان کا۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کی دعوت تھی:

سب اٹھ اٹھے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کو طمطم کر دیا۔ اس کے بعد اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے

اس کو سب سے پہلے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے

ہاتھوں کی دعا تھی۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کی دعا تھی کہ یہ کام میں نہ آئے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے

پڑا نہ گا کہ فریب:

اس نے جہانیاں بظاہر سے انکار کئے اور وہ ان کو اپنی زندگی سے

بڑھ گئے اور یہ فیہ عالمی دہلی ہو کر ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے

سب سے پہلے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے

اس کو سب سے پہلے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے

ہاتھوں کی دعا تھی۔

اس نے جہانیاں بظاہر سے انکار کئے اور وہ ان کو اپنی زندگی سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے
اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ پڑے اور ان کے ہاتھوں سے

کے چنے چلے جانے کی شہید کر دی یہاں تک کہ کمر موت اس کے گلے پر بونھری اس
طریق اللہ نے ایسی راہ اس کے ساتھیوں کو دی کہ وہ اس کی طرف توجہ کرنے
کا کوئی خیال نہ کیا اور اس کی شہادت پر توجہ نہ دیا۔

سیکرٹری کی نجات:

جب جبکہ اپنے گھر گیا اور لوگ اس کے ساتھ سے فارغ ہو گئے اور ہم بھی بھی گھر کی طرف نکلتے تھے اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ سڑک کے کنارے ایک شخص اور ایک لڑکی جو حضرت علیؓ کو ملا تھا اس سے ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت علیؓ کی رات نہ سکی لڑکی نے کہا مجھے علیؓ کا کوئی علم نہیں، مجھے خبر ہو سکتی موت اور اس کے غم نے فرصت ہی نہیں دی بلکہ میرا خیال تھا کہ آپ نے اس شخص سے علیؓ کے متعلق کچھ اگلا میرا ہوا اس جواب پر پیکر لڑکی کی طرف سے جواب نے پہلو تہی کر لی تاکہ (مکتشف) سے معلوم ہو کہ کیا سبب لڑکی کو

حضرت الیاس کا حضرت یونس علیہ السلام کی

ماں گے یاں جانا اور وائیں جوتا

جب حضرت الیاس علیہ السلام کو پہاڑوں میں رہتے ہوئے ایک طویل مدت گزر گئی اور ان کو دوسرے آدمیوں کے ساتھ رہنے کا شوق پیدا ہو گیا تو پہاڑ سے اتر کر چلے آئے اور ایک اسرائیلی عورت کے گھر جا کر خیمہ کیا۔ یہ عورت چمیلی والے حضرت یونس علیہ السلام کی مانی تھی کہ میں اس عورت کے گھر آ جاؤں اور وہ میری خدمت میں رہے۔ حضرت یونس علیہ السلام اس وقت شہر فرعون پر تھے جس کی طرف ان کی خدمت کی ضرورت تھی۔ عورت نے کہا کہ توئی تمہاری اور اپنے بھلے سے اس کی کہہ کر توئی تمہاری حضرت الیاس علیہ السلام کو پہاڑوں کی کھوکھلیوں میں چھپے تھے۔ یہاں ان کی مانی تھی کہ میں جہنم کے لوگوں میں رہا کروں گا۔ یہاں سے ان کے لئے اور یہاں سے بھی چلا جانا آپ نے منع کیا اور فرماتے تھے کہ اگر انی (کعبہ کی) جگہ پر لوٹ آئے۔

یونس علیہ السلام کی موت اور حضرت الیاس علیہ السلام کی تلاش:

حضرت امیر خسرو دہلوی کی یہ بات ہے کہ میں نے اپنے آپ کو ابھی تک وہ
 آپ کے لئے ہونے سے دست بردار نہیں کیا، جو میری ہمت کے بعد جب اس نے
 دیکھا کہ میں نے اس کے لئے اپنی ہمت کا اعلان کیا ہے، تو آپ نے کہا کہ میں نے
 اس کی ہمت پر ہمت کی اور اس کی ہمت کو اس کے لئے اپنے لئے ہمت کی
 دلی اور یہ کہ میں اس کے لئے ہمت کی اور اس کے لئے ہمت کی اور اس کے لئے
 آپ کے آجائے کے بعد میرے ہمت کے لئے ہمت کی اور اس کے لئے ہمت کی اور اس کے لئے

الفرقہ کر لیا تھا اور کبہ و قبا کے جن جن لوگوں کی ہم پہلے پورا کر رہے تھے ان کی پوجا ہم نے بھی جاری ہے اور الیاس علیہ السلام کے آگے آگے ہم نے اسی اصول کو اپنایا کرتے رہے۔ تاکہ وہ آسمان کو کھل دے اور ہر آدمی کو زمین و آسمان میں سے کسے بات میں غلطیوں نہ لگائے۔ یہ سب کچھ ارشاد کا ترجمہ تھا۔

فرمان مگر غرضی امور اس کے ساتھ ایک جماعت سب روحوں کو لئے اور حضرت الہامی علیہ السلام نے پہاڑ پر تکیہ کر کے چڑھ گیا اور حضرت الہامی علیہ السلام نے کہا آپ نے اس کی آواز دیکھائی کہ دل میں اس سے شک کا شوق پہلے ہی تھا، آواز میں کلام تھا کہ ایک ملک بھی ہو تو نہ کئی طرف سے وہی کئی آواز کی کہ راجہ نکل آؤ اور اپنے صالح بھائی سے ملو اور اس سے (دوستی کے) عہد کی تجدید کرو وہی آواز ہی حضرت الہامی علیہ السلام نے تکیہ کر کے سامنے آئے مجھے سلام ملے اور مصافحہ کیا اور خبر دو یافت کی مراد وہ سمجھنے لگا کہ مجھے اس عالم اور مرشد قوم نے آپ کے پاس بھیجا ہے اس کے بعد یہی مرشد شہت جان کر اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ نہ ہوتے اور میں تھا بلکہ جاؤں گا تو مجھے خوف ہے کہ وہاں نہ مل سکوں گا کہ وہاں آپ جیسا جاتے ہیں آپ مجھے علم دے دیں میں اس کی تحصیل کروں گا اگر آپ چاہیں تو میں بارشادہ سے کسٹ کر آپ کے پاس مل رہے ہوں اور اس کو اگلے پہرہ دوں گا اور آپ چاہیں تو آپ کے ہم کعبہ کر میں جس سے اتفاق کر لوں گا اور آپ کا کعبہ دیکھنا چاہوں گا کہ مجھے اس کے پاس بھیجے گا اور تو میں آپ کو چاہوں گی کہ میں آپ کا کعبہ دیکھوں اور آپ چاہیں تو آپ سے دعا کریں کہ وہ اہل علم سے آگے ہوئے حاملوں میں کائنات کا کوئی نہ نکالے۔

حضرت الہامی علیہ السلام کی رانی:

اللہ نے ایسا لطف کیا کہ جس کی بھی کوئی چیز سب فریب اور دھوکہ ہیں وہ قصبات اور قلعہ پانا جانتے ہیں، ہندوستان کے لوگوں کے لیے یہ نیا شہر ہے۔ اہل بیت کا کھڑا رہنے کو اس مرد (موسیٰ) کی تم سے ملاقات ہو گئی۔ یہ مرد وہی ہے جو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ وہ وہی شخص ہے (موسیٰ) سے ملے جانے کی انتہت لگے۔ اس کا وہی لگا کر مرد وہی تھا۔ انتہت سے سوال میں مستحق ہے کہ وہ کیا اس لئے اس کے قتل ہو جائے گا۔ انتہت سے تم اس کے ساتھ چلے جاؤ۔ میں تم کو اس کی طرف سے آؤں گا۔ اس کے ساتھ اس کے بیٹے کی مصیبت ہو گئی کہ اس کے بیٹے کے ساتھ اس کی لڑائی ہو گئی۔ اس کی نظر میں نہ ہو رہی۔ اس کی حالت میں اس کے بیٹے پر سوت کا سلا کر اس کا جبہ ہو کر اس کے ہاتھ میں اس کے پاس سے سوت کا پتہ۔

شہزادوں کی موت:

حضرت اہلسنت والجماعت یہ حکم ملنے کے بعد ان لوگوں کے ساتھ روانہ ہو گئے اور سب لوگ انہیں اس پہنچنے کے خوشامی ہو کر کہنے لگے کہ اللہ نے آج

پڑھ لیاں اور مجھے اور صاف کرتے گئے۔ آیت کی یہ تفسیر بعض مفسرین نے کی ہے اور لفظ ”خُبِّ البَحْرِ“ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ گو یہ خبر کا لفظ اس مضمون کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو کہ سلی علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا۔ ”الْحَبْلُ مَعْقُودٌ فِي نَاحِيَةِ الْبَحْرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ لیکن دوسرے علماء نے اس کا مطلب یہ کیا ہے کہ حضرت سلیمان کو گھوڑوں کے جانے میں مشغول ہو کر اس وقت کی نماز یا تکبیر سے ڈول ہو گیا اور وہاں اسیان انبیاء کے حق میں محال نہیں۔ فرمایا کہ گھوڑا مال کی محبت سے گھرو گھوڑ کی یاد سے مائل ہو کر اپنی گرفتار آفتاب تک بند کیا اپنا عقیدہ ادا کر سکا۔ یہ مانا کہ اس مال کی محبت میں بھی ایک پتلا پادارت کا اور خدا کی یاد کا حق۔ مگر غرض اس تقریر کو یہ قرار دیا جاتی ہے کہ جس عبادت کا جو وقت مقرر ہے اس میں تکلیف نہ ہو اور جو وقت صمد اور حق سے ہے لیکن جو ہوتا ہے (گھوڑا ہے اور)

۔ گھوڑا مال کی تلاش سے کم ہو ۔ بڑا مالک ہزاروں قم ہو
 ”فرمودہ شافعی“ میں دیکھ لو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں کھڑا ہو گیا اور جو تکبیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد میں مشغول تھے اور کسی قسم کا ذہب آپ پر نہ تھا لیکن جن کفار کے سب سے اپنا عقیدہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں ”مَعْلَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ و قَوْمٌ هُمُ عَارِ“ وغیرہ الفاظ سے بدعا فرما رہے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام بھی ایک موقت عبادت کے قوت ہو جانے سے بے تاب ہو گئے۔ محمد اور کسان گھوڑوں کو ماہیں لاؤ (یہ) یاد رکھی کہ نفرت ہوئے کا سبب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور علیہ حب الہی میں گھوڑے کے گران کی گروہیں اور پڑ لیاں کا شرعاً گروہیں تاکہ سب فطرت کو اپنے سے اس طرح مجید و کریں کہ وہی الجملہ کفارہ اس فطرت کا وہ ہائے۔ شاید ان کی شریعت میں قربانی گھوڑے کی جائز ہوگی۔ اور ان کے پاس گھوڑے وغیرہ اس لحاظ سے ہوں گے کہ ان پر چلو گھوڑوں کے قربان کرنے سے متعلق جہاد میں کوئی لطف نہ پڑتا ہوگا اور لفظ ”فَطْفِقَ“ سے بھی لازم نہیں آتا کہ سب گھوڑوں کو قربانی کر گئے۔ وہ اس شخص کے لیے کہ یہ مشرک گروہ اور اللہ علیہ وسلم اس خبر کی تائید ایک حدیث مرفوعہ سے ہوتی ہے جو خبر لے لی ہے۔ عاصم ابن ابی انعب سے روایت کی ہے۔

(رائع روح المعانی وغیرہ) (کاشمیری)

الْصَّافَاتُ الْجَيَادُ: الصَّافَاتُ سے صافن اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو نین نہ گھولے نہ کھڑا ہوئے اور چوٹی ناگہ سے ہم کی لفظ ایک ٹوک (اس پر) زور دیکھے (بجائے زمین سے لگی ہوئی ہے یہ) گھوڑے کے اصل ہونے کی علامت ہے اور انہی وقت دینی جاتی ہے۔

الایاد: ہوا کی یا ہوا کی بیخ سے تیز رفتار گھوڑے کو کہتے ہیں۔ بعض نے زور دیکھا یا جید کی بیخ سے تیز رفتار گھوڑے کو کہتے ہیں۔ بعض نے زور دیکھا

تیز آیت سے مراد ہے آیت کا اتباع کرنا (اور ان کے احکام پر چلنا) وَلَيَكُنَّ لَهُمْ فِيهَا حِجَابٌ یعنی کچھ اداش اور سلیم عقل والے سمجھتے اندوز ہوں۔ غار کی اداش کی روشنی میں معرفت خداوندی کے حصول پر سلیم عقل والوں کو فطری طور پر قدرت حاصل ہے۔ کچھ اداش والوں کی عقول میں اداش سے معرفت کا حصول مرکوز ہے ان کی فہمی ہوتی کہ ان سے ان افکار و احکام کا علم حاصل ہو جاتا ہے جو عجمی عقل کی رسائی اور انداز و ادب سے خارج ہیں اور بجز شرع کے صرف عقل ہی فہمی جو ان کی سے وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ (کاشمیری)

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ

اور داؤد کے لیے سلیمان

ہو۔ یعنی سلیمان دینار یا ہوا کی طرح کی اور وہاں وہاں۔ (کاشمیری)

نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ

بہت خوب بندہ وہ ہے جو رجوع اپنے والا جب دیکھے تو گناہ سے

الضَّيْفَةُ الْيَمِينُ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْغَيْرِ

اُنکے مائے شام گھوڑے بہت خاص تو وہاں میں نے دوست رکھا لی

عَنْ ذِكْرِ رِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ بِالْجَبَابِ ثُمَّ رَدُّوا

محبت کو اپنے آپ کی یاد سے یہاں تک کہ مروج چھپ گیا کہ میں مجیر

عَلَى قَطْفِ مَسْأَلِ الشُّوقِ وَالْأَغْنَى

اُن کو ان کو میرے پاس چھپا کر جہاز سے ان کی پڑائیاں اور کر دیں

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کی آفرین

جہاں یعنی نہایت اصل شان و راجہ و سبک و رفتار گھوڑے جو جہاد کے لیے پرورش کئے گئے تھے ان کے مائے شوق ہوتے۔ ان کا مائے شوق کرتے ہوئے اور گلی کی۔ حتی کہ آفتاب غروب ہو گیا تاہم اس فطرت میں عصر کا وقت کا عقیدہ بھی نہ پڑے سکے ہوں اس پر کہنے لگے کوئی مصلحت نہیں۔ اگر ایک طرف ذکر اللہ (یا خدا) سے لگا ہوا بندگی کی روح دوسری جانب جہاد کے گھوڑوں کی محبت اور کچھ بھال کی اسی کی یاد سے وابستہ ہے۔ جب جہاد کا مقصد معلوم گئے خدا ہے تو اس کے مصلحت و مہدائی کا حلقہ کیسے انہماک کے تحت میں داخل نہ ہوگا۔ آخر اللہ تعالیٰ جہاد اور اداست جہاد کے سبب کرنے کی ترغیب دیتا تو اس مال تک سے ہم وہ قدر محبت کیوں کرتے۔ اسی جذبہ جہاد کے جوش و افراط میں ہم کو ان گھوڑوں کو گھوڑاؤں اور پڑ لیاں

لَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً عَلَيْكَ الْاَوْبَابَ ذَا ذُرِّيَّةٍ
ہم نے تو کو بلا کیسے بلا کر تیرے لئے نہ تو تھیں اور نہ تیرا رعبے اور
يَعْنِدُ نَارِ اَهْلِهِمْ وَذَاقُوا الْحَقَّ وَالْعَقُوبَ وَفِي الرَّحْمٰنِ
اور پائے اور سے خدا کی ناراضگی اور ان کی مرگ کو چاہتے تھے اور
وَالْاَبْصَارَ
اور انھوں نے اسے دیکھا

ہاں یعنی کل اور معرفت والے جو ہر ہاتھ پاؤں سے بندھا کرتے اور انھوں سے خدا کی تہ رحم و کرم پر یقین و بصیرت پر وہ کرتے ہیں۔

مقام صبر سے ترقی

(حضرت مرزا قمر جان مالان کا عجیب کام)

اس مقام پر وہاں سے شیخ کا بہت بڑا نوحہ تھا کہ آپ نے فرمایا جب حضرت ابو جہلہ اسامہ بن زید کا اور سعید بن مسعودؓ کے اساتذہ نے پہاڑوں سے اتر کر انھیں گھیر کر اس کے کان میں یہ بات غریبی پیدا کر دی کہ تم لوگوں کو دعا روزہ کی کا خواستہ ہے تو دعا بھی مبرا ہی مبرا کی ضرورت ہے احتیاج کا انھیں اتنا کہ اللہ اس سے بہت کم اور کر دے وہ چاہتا ہے کہ اپنے طبع کا خدا کے خلاف جو مبر کا خواستہ تھا عرضیہ کہ کو حاصل کرنے کے لئے دعا اور زامی کو توجہ دے اور اس مقام صبر سے ترقی کرنے سے دعا ہر مٹا کر بھی گئے اور اللہ نے بھی اسے کھڑا کر دیا اور وہی کیا اور نہ۔ **لَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً** توئی لکھتی یعنی اعامت خداوندی میں اور وہی معرفت خیر میں بصیرت سے تھے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ اور ابوبکرؓ نے بھی حضرت کی اعامت اور بیانی اور ان کی تفسیر تھے یہی (اقتدار) ہے کی کہ ایک شخص سے اکثر اعمال کئے جاتے ہیں اور وہاں سے معرفت خداوندی کی تفسیر کی ہو کر آج بھی خدا شای مسافر کی ترقی و ترقی میں غلام ہے کہ تیسرے حضرت علیؓ اور علیؓ قزوین کے مالک تھے ملک سے وفات کے بعد میں صرف کرتے تھے اور علیؓ قزوین سے معرفت خداوندی اور ان کی مصلحت حاصل کرتے تھے۔ **وَالْاَبْصَارَ**

لَا اَخْلَصُ لَكُمْ مَخَاصِيْرَ ذُرِّيَّةٍ لِّذِي اَرْثَا
ہم نے اپنا وارثہ نہ کیا کہ وہی ہوئی بات کا وہاں وارثہ کی مگر کی

یہ اشیاء کا انھیں یہ ہے کہ ان کے لئے یہ خدا کو اور آخرت کو یاد رکھنے اور کوئی نہیں ان کی نصیحت کی کہ وہ اللہ کے ہاں ان کو سب سے ممتاز کرتے حاصل ہے۔ (نوحہ)

وَلَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً عَلَيْكَ الْاَوْبَابَ
اور نہ تو کو بلا کیسے بلا کر تیرے لئے نہ تو تھیں اور نہ تیرا رعبے اور
وَلَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً عَلَيْكَ الْاَوْبَابَ
اور نہ تو کو بلا کیسے بلا کر تیرے لئے نہ تو تھیں اور نہ تیرا رعبے اور
وَلَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً عَلَيْكَ الْاَوْبَابَ
اور نہ تو کو بلا کیسے بلا کر تیرے لئے نہ تو تھیں اور نہ تیرا رعبے اور

خونی مالان

یہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کا اور سعید بن مسعودؓ کے اساتذہ نے پہاڑوں سے اتر کر انھیں گھیر کر اس کے کان میں یہ بات غریبی پیدا کر دی کہ تم لوگوں کو دعا روزہ کی کا خواستہ ہے تو دعا بھی مبرا ہی مبرا کی ضرورت ہے احتیاج کا انھیں اتنا کہ اللہ اس سے بہت کم اور کر دے وہ چاہتا ہے کہ اپنے طبع کا خدا کے خلاف جو مبر کا خواستہ تھا عرضیہ کہ کو حاصل کرنے کے لئے دعا اور زامی کو توجہ دے اور اس مقام صبر سے ترقی کرنے سے دعا ہر مٹا کر بھی گئے اور اللہ نے بھی اسے کھڑا کر دیا اور وہی کیا اور نہ۔ **لَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً** توئی لکھتی یعنی اعامت خداوندی میں اور وہی معرفت خیر میں بصیرت سے تھے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ اور ابوبکرؓ نے بھی حضرت کی اعامت اور بیانی اور ان کی تفسیر تھے یہی (اقتدار) ہے کی کہ ایک شخص سے اکثر اعمال کئے جاتے ہیں اور وہاں سے معرفت خداوندی کی تفسیر کی ہو کر آج بھی خدا شای مسافر کی ترقی و ترقی میں غلام ہے کہ تیسرے حضرت علیؓ اور علیؓ قزوین کے مالک تھے ملک سے وفات کے بعد میں صرف کرتے تھے اور علیؓ قزوین سے معرفت خداوندی اور ان کی مصلحت حاصل کرتے تھے۔ **وَالْاَبْصَارَ**

وَلَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً عَلَيْكَ الْاَوْبَابَ
اور نہ تو کو بلا کیسے بلا کر تیرے لئے نہ تو تھیں اور نہ تیرا رعبے اور
وَلَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً عَلَيْكَ الْاَوْبَابَ
اور نہ تو کو بلا کیسے بلا کر تیرے لئے نہ تو تھیں اور نہ تیرا رعبے اور
وَلَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً عَلَيْكَ الْاَوْبَابَ
اور نہ تو کو بلا کیسے بلا کر تیرے لئے نہ تو تھیں اور نہ تیرا رعبے اور

یہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کا اور سعید بن مسعودؓ کے اساتذہ نے پہاڑوں سے اتر کر انھیں گھیر کر اس کے کان میں یہ بات غریبی پیدا کر دی کہ تم لوگوں کو دعا روزہ کی کا خواستہ ہے تو دعا بھی مبرا ہی مبرا کی ضرورت ہے احتیاج کا انھیں اتنا کہ اللہ اس سے بہت کم اور کر دے وہ چاہتا ہے کہ اپنے طبع کا خدا کے خلاف جو مبر کا خواستہ تھا عرضیہ کہ کو حاصل کرنے کے لئے دعا اور زامی کو توجہ دے اور اس مقام صبر سے ترقی کرنے سے دعا ہر مٹا کر بھی گئے اور اللہ نے بھی اسے کھڑا کر دیا اور وہی کیا اور نہ۔ **لَا تَجْعَلْ نَفْسًا رَافِعَةً** توئی لکھتی یعنی اعامت خداوندی میں اور وہی معرفت خیر میں بصیرت سے تھے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ اور ابوبکرؓ نے بھی حضرت کی اعامت اور بیانی اور ان کی تفسیر تھے یہی (اقتدار) ہے کی کہ ایک شخص سے اکثر اعمال کئے جاتے ہیں اور وہاں سے معرفت خداوندی کی تفسیر کی ہو کر آج بھی خدا شای مسافر کی ترقی و ترقی میں غلام ہے کہ تیسرے حضرت علیؓ اور علیؓ قزوین کے مالک تھے ملک سے وفات کے بعد میں صرف کرتے تھے اور علیؓ قزوین سے معرفت خداوندی اور ان کی مصلحت حاصل کرتے تھے۔ **وَالْاَبْصَارَ**

مِنْ طِينٍ

مٹی سے بنا

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

قَالَ فِي خُرُوجِهِمَا قَالَتْ رَجُلٌ

ایک شخص نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

قَالَ عَلَيْكَ عَصِيٌّ إِلَى يَوْمِ لَيْلِي

اور تجھ پر عاصی ہے جس کا دن رات ہے

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

قَالَ رَبِّ فَانْزِلْنِي إِلَى يَوْمِ يَبْعَثُونَ

یا رب مجھے اتار دے جس دن میں کوٹھے سے اترے گا

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

قَالَ وَلَيْكَ مِنَ الْمُنْجَرِّينَ إِلَى يَوْمِ مَوْفِيتِ

اور تجھ کو منجریوں میں سے ہے جس دن میں کوٹھے سے اترے گا

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

قَالَ يَا بَلِيسُ مَا مَعَكَ أَنْ تَسْجِدَ

یا بلیس! کیا ہے کہ تو سجدہ نہ کر

يَا مُخَلَّفُ يَدِي

یا مخلص! میری ہاتھ

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

أَسْأَلُكَ بِرَأْسِكَ يَا بَلِيسُ

میں تجھ سے اس کے واسطے کہ تو سجدہ کر

یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو جوڑ دیا ہے۔

قَالَ اِنَّا خَيْرٌ مِنْ خَلْقَتِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتُهَا

ہاں میں تم سے بہتر ہوں اس لئے کہ میں نے تم کو آگ سے پیدا کیا ہے

سے پاک ہو جائی کہ لطف تو انھیں لوگوں کو دعوت دینے اور اعلان کر دینے کے واسطے ہی بلدی کہ قبول کرے۔ ہے جو نہ انھیں ایسے لگے ہو۔ لکھ غائی از اخلاص کی اللہ کے رب کو جو پچھلے۔ (نور علی)

عمل کی مقبولیت اخلاص کے مطابق ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بعض اوقات کوئی صدقہ دیتے تو کرتا ہوں یا کسی پر احسان کرتا ہوں جس میں میری نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی کی جی ہوتی ہے اور پھر بھی کوئی بڑی تعریف و ثناء نہ ملتی کی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے اس ذات کی جس کے فضل میں تمہیں کھنکھان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی چیز کو تمہیں فرماتے جس میں کسی غیر کو شریک کہا گیا ہو۔ پھر آپ نے آیت مذکورہ بطور استدلال کے تلاوت فرمائی۔

اَللّٰهُ لَا يُوَفِّقُ الْفٰلِحَیْنَ (فتح محمد)

تعداد آیات قرآنی اس پر شاید ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کا حساب ملتی ہے۔ نہیں بلکہ ان سے پہلے ہے۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِیْنَ اَللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضّٰلِیْنَ اور ذکر بطور خلاص ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مکمل اخلاص و حسن کمال ایمان حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اخلاص کامل یہ ہے کہ اللہ کے اندر کسی کو فتح و غور کا ملک سمجھنا چاہے کاموں میں کسی غیر اللہ کو معروف خیال کرنے نہ کسی طاقت و حمایت میں غیر اللہ کا اپنے تصور سے دھیان آنے دے۔ غیر اختیار کی رسالت کا اللہ تعالیٰ مخالف فرماتا ہے۔ احادیث میں مسلم

وَالَّذِیْنَ اٰتَمَدُوْا مِنْ دُوْنِہٖ اُولٰٓئِہٖ مَا

جنہوں نے بھروسہ کیا اس سے۔ یہ عبادت کی جہت تو انہی سے ہے

نَحْنُ نَحْمِلُ الدِّیْنَ اَللّٰهُ لَا یُغْنِیْ اَنْ لَّہٗ

اس واسطے کہ ہم کو بھروسہ کی طرف قریب کرے اور ہمیں یقین نہ

یَحْمِلُوْا بِیْہِمُ فِیْ مَا هُمْ فِیْہِ یَحْتَمِلُوْنَ

نہل کر دیا ان میں اس چیز میں وہ بھروسہ ہے جس میں

شرکین کا فیصلہ ہو جائے گا

یہاں مولانا شریک کتب دیکھا کرتے ہیں کہ انھوں نے خدا کو اور انہوں نے ان پر مشورہ کرتے ہیں۔ یہاں سے ان کا دعوہ نہیں ملتا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں سے کلام میں جائیں گے اس کا جواب دیکھنا کہ انہوں نے ان سے

سورۃ زمر کی تفصیلات: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم نقل روئے اس طرح ہے اور یہ کہ چلے جاتے تو ہم نہال کرتے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو یہی کہیں۔ اور یہاں بھی ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کہ ہم کو خیال ہوتا کہ شاید یہ بھی کہے ہی نہیں اور ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ بقرہ اور سورۃ زمر کی آیات کو لیا کرتے۔ (تفسیر ابن کثیر)

مشافہ نزول: حق تعالیٰ نے وہاں میں ہر وقت خاص عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سورۃ زمر کہ میں نزول ہوتی۔ بجز ان تین آیات کے جو وحی کامل نزول کے بارے میں نازل ہوئیں وہ تین آیات

قُلْ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی اَنْفُسِہُمْ وَارْکَبُوا الصَّوَابَ وَاصْبِرُوْا لِحُکْمِ اللّٰہِ ۚ اِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ ۙ سورۃ زمر کہ میں نازل ہوئی۔ اس میں تین فقرات آتی ہیں اور انہوں نے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن اللہ کے نام سے شروع ہوا ہے اور یہاں تینیت ہوا ہے کہ

تَاٰوِیْلُ الْکِتٰبِ مِنْ اَمْرِ الْعٰزِزِ الْعَکْبَرِ

اور اس کے کتاب کا حوالہ لے کر نزول سے پہلے عفو والہ

قرآن کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا

چونکہ درست ہے اس لئے اس کتاب کے تمام مکمل کلمہ ہر لفظ ہر حرف میں ہے کہ اس کا مقابلہ ہر آدمی کے شعور و فہم کو کھوکھلا کر دیتا ہے اس لئے دنیا کی کوئی کتاب اس کی طرح ہر عقلمند کا حجاب نہیں کر سکتی۔ (تفسیر ابن کثیر)

اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ بِاللَّیْلِ بِالْحَقِّ فَاَعْبَدِ اللّٰہَ

میں نے انہیں رات میں ہی طرف کتاب جو ایک نیک و سادہ کی طرف کی

فَاَعْبَدِ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا یَلْبِیْہُ الْاَلٰہُ الْاٰلٰہِیْنَ الْخٰلِصِ

خالص کرنا کہ میں نے انہیں یہ بتایا کہ یہ ہی ہے سچ کی خالص

اللہ کی بندگی اور دعوت میں لگے ہو اور یہی حسب معمول اللہ کی بندگی کرتے۔ ہے جو شاید شرک و بدعت وغیرہ

وَعَارِبُكُمْ فِي الْقُرُونِ

میرا کہیں سے میرا ہے۔ وہ ہے۔

جامع دلیل

میں جب ذوق، رب، مالک اور باغ دہی ہے تو مجھ کو اس کے سوا کوئی
 ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ کس کے لئے ان صفات کا آؤ اور نہ لے۔ دوسرے
 کی ہڈی نہیں، اور عجب اس کا قریب کچھ کر کہ مر مر جاتا ہے۔ وہ کہہ دیتی
 دلکم یعنی یہ قسم کام کرتے ہیں۔ یہ ہے تمہارا رب ہے۔ دلکم
 سہارا سے اس کی طرف ہے۔ وہ حکم دے رہی ہے۔ اسے اس کے تیرے لئے لا
 بلا ہو جو غیور ہے اے اے خو۔ اس کی ہڈی پر کسان فعل میں اس کی
 شریک اور صاحب ہیں اس لئے کہ اس نے اس کی بھی اس کے ساتھ ہوئی۔
 نہیں ہے۔ ہاں نصر قون، اس میں اس کی بھی ہے اور مصداق اس کی ہے
 یعنی عجب ہے کہ اس کی ہڈی میں اس کے جوہر میں اس کی ہے۔ اس کے ساتھ ہے
 اور اس کی عبادت کرنا اور اس کی طرف ہلا کر ہے۔ اور اس کی عبادت
 وہ نہیں کرنا۔ اس کے دین میں اس کے ہڈی ہے۔ جہاں نبی کی عبادت
 ہوتی رہتی ہے۔ یہ ہے عبادت پر خیر میں اس کے ہڈی اور اس کے ہڈی میں
 چلے پھر رہا ہے اور اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 طرح طرح کی تہذیب کی عبادت اور اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 اس کے ہڈی میں اس کی تہذیب اور اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 زمین اور اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 اس کا ہڈی ہے۔ اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 کوئی اور نہیں۔ اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 سوا اس کی عبادت اور اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں

إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفِيرٌ غَفِيرٌ وَلَا

أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

يَرْضَى لِيَعْبُدُوا الْعَفْرَ

اپنے اندوں کا عفر ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کی بے نیازی

یہ کہیں کاربن اس کے عبادت و حق کا ہڈی کرنا۔ اس کے ہڈی میں
 نصنعت ہے اس کا کہیں گزرتا ہے۔ اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 ہے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں

ان اسباب سے مراد ہے تمہارے بے نیازی کے ہڈی اور اس کے ہڈی
 ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 کیا ہے کہ اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 دیکھتے ہیں کہ اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ فَاعْبُدْهُ ۚ وَذَكَرْهُ لَكُمْ آيَاتِهِ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

میری ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں

يُخَلِّقُكُمْ فِي بَطْنٍ ثُمَّ يُسْقِيكُمْ خِلَافَهُنَّ

یہ ہے تم کو اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں

بَعْدَ خَلْقٍ

دوسری طرح کے ہڈی میں

انسانی پیداوار میں قدرت کے کرشمے

یہ کہیں ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں

اس میں قدرت خداوندی کے ان دوزخ و اہرام کی ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 جو انسان کی تخلیق میں کا فرما رہا ہے کہ اس نے اس کی قدرت میں تیرے ہڈی میں
 کہ ہے کہ اس میں ایک ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 اعلیٰ ایسا نہیں بلکہ خلیفہ بن بعد حق تعالیٰ کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 کی عبادت ہوتی رہی ہے۔ اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 کی عبادت ہوتی رہی ہے۔ اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں

فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ

تیس اندوں کے ہڈی میں

ایک ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں
 ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں

ذَلِكُمْ اللَّهُ يَبْخُلُكُمْ لَعَلَّكُمْ أَتَقَاتُونَ ۚ لَئِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

یہ کہیں ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں اس کے ہڈی میں

الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩﴾

تعلیمیوں کی مہم فی

۱۰- اسی نے خلیفہ متقی و محسن کو اس کے بہتر کاموں کا بدلہ دے گا اور
علی سے جو رقم اس کو سوا کر کے گا تسلیم، شاید اس وقت اس کا
میں نے محض اس کے اختیار فرمایا کہ اسے از خود اس کا بدلہ دے گا اور اس
کو بھلائے گا اور اس کے بدلے میں اس کے بدلے میں اس کے بدلے میں
والد رحمہ و غیرہ دے گا

بڑے گناہ بھی معافی کے قابل ہیں

انصوا (بہت سے) اور مہافظہ (کلام کو پڑھانے سے لے کر)۔
 کہ جب سب سے بڑے قول کا کٹھنہ عارفہ فرمے گا اور کہ وہی
 سے کہ اس کی مثال تو یہ رہانی ہو گی کہ یہ آیت و لاف و رسی
 ہے کہ کبریا تو موقوف ہو جائیں گے ہاں کہ اس قول صلیبہ خرم فرمایا
 کے کہ نہیں انصوا اندو غفلو! آئیے سے اس طرف مگر اشارہ ہے کہ
 وہی کہ وہی نہ عارفہ ہو جائے (خداوند مجاہد ہو) سب سے برا نتیجہ
 ہیں کہ گناہ (جو کھوئے نہ ہے) گناہ! ان کی کھیر جیسے کہ ہیں۔

مستحقان نے کہا کہ زندان کے اچھے عمار کا پرہیز نہ کیا اور اسے قتل کا بدلہ نہیں دیا۔ (امیر عمری)

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں: سبھی کو لانے والے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔ اے نبیؐ کے لئے دامنِ رحمت ہیں، سبھی کو
چاہو اور ہر چیز کا شکر ادا کرو۔ اے نبیؐ کے لئے اور شکر کرنے سے بچو، ہے
ان کے لئے جنت جس تک وہ چاہیں صوبہ ہو۔ جب طلب کریں گے
یہاں سے کہیں جہاں ہے ان کا پاکیزہ ملک ہو۔ جب ان کے ایمان کو ماننا
فرمادے تو وہ ایمان قبول کر لیتے ہیں۔

عالم اللہ علیٰ تعالیٰ علیہ السلام نے یہ کہ اس نے یہاں جو سلاسی حیات
یا مادیات فرماتے ہیں وہی دنیا ہے اور وہی مکتبہ فیض ہے اور یہی مکتبہ
صورت شریف ہے اسے اللہ تعالیٰ کو دیکھو جو حقیقی حفاظت کرے گا۔ خدا کا
کلمہ آتے ہر وقت اپنے اپنے جگہ آتا ہے۔ آسمانی کے واسطے وہی نہیں ہے غلط
نہ ہو سکتی کہ کلمات اس کے آگے آئے گا۔ وہ کہہ سکتے ہر قسم سے وہ تک
ہر جہہ سے دھب کرے گا۔ اس سے وہ دھب کرے گا۔ لیکن یہ کہ اگر تمام یہ سب
تجربے کوئی انسان پہنچے۔ پھر وہ اس کا عروج نہ ہو تو وہ سب تجھے ہمارا نامی
قصاں نہیں پہنچا سکتا۔ اس سے پہلے جو تجھے کہی ہے اس کا نام ہی جو جہاں

مشاورہ میں نکاحا ہو کر گھر میں پہنچ گئے۔ صحیفہ نکاح، علی غصہ انصاف میں
 پیش ہوا تھا۔ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے جس نے
 دنیا کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کو پڑھا ہے اور اس
 کے بارے میں سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس نے انسان کو اپنی

أَيُّسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ

تو کیا خدا نہیں ہے؟

يَا كَذِبِينَ مِنْ دُونِهِ وَمَنْ يُضْلِلِ

ان کے لئے جو کہ وہ اپنے لئے

اللَّهُ فَمَالَهُ مِنْ هَادٍ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ

فقد توفى نبيك فليس كور بعد موتك يا ابراهيم

فَمَا لَهُ مِنْ مُّجِيبٍ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ

کڑی نہیں آتا ہے۔" (۱) یہی بات

فِي الْإِتْقَانِ

_____ ¹ 100% 100%

مسلک کا بندہ غیر اللہ سے نہیں ہوتے

[illegible]

کہ یہ اہل اللہ کی حمایت اور بچہ دہی اور مقابلہ کرنے والے افراد
میں اہل انوار تھے (تفسیر)۔ عذابِ نخلونہ سے وہ کافر عداوت
میں سے آخرت کا عذاب برائے اہل طہارت و تقویٰ تھے۔

برہان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ ہوگا

اہل غلبہ یعنی میں اہل طہارت پر غلبہ ہوگا۔ وہیں یہاں ممکنات کو
انتظار موقوف کر دیا تو اس سے واضح میں نہ رہے جو کہ (۱) میں
کا عذاب ہوں گا اور دنیا و آخرت میں جہنم کے عذاب کا
خوف کر سیتے ہیں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اہل اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم موجود عداوت پر ہی نہیں غلبہ پا رہے ہیں بلکہ جہنم و عذاب کا
آپ کو خوف اور حسرت و رونا و ملنا ہونی چاہئے کی لئے کافروں و منافقوں
کو میں اور اہل جہنم میں کا عذاب ہونا گا۔

عدالتِ نخلونہ و جہنم کی سزا میں اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ کے لئے رکھ ہے۔ ہذا لایلیٰ فیہ من عذابہم و عذابہم و عذابہم
(تفسیر)

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْمَنَاسِكِ

ہم نے اسے مناسک سے تم پر کتاب تواریخ سے

بِالْحَقِّ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ

اور حق ہے اور جو راستہ پر ہو کوئی راہ چاہے اور جو

وَمَنْ ضَلَّٰ فَمَا لَكُمْ بِضَلِّهِ عَلَيْهِ

اور کوئی بگاڑ ہو مگر اس سے ہے۔ بگاڑ اسے نہ ہو

وَمَا آتَاكَ عَلَيْهِمْ يُؤْكَلُ

اور جو ان کو دے گا وہ کھائے گا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا فرض ادا کر چکے

جہاں تک میری زبان پر اس کتاب سے اور جہاں تک وہ نصرت کی ہے
ان کی اور ان کی کا کہ نصرتِ حقیر کے لئے یہاں کے جو یہاں کے اہل طہارت
میں سے نصرت ہے کہ ان کی کا عذاب ہونا نہ ہو ان کی کا عذاب
تہہ پر ان کی کوئی اور ایسی نہیں کہ وہ ان کو اور ان کے لئے اہل طہارت
حق پہنچے یہاں آپ کا فرض تھا کہ آپ نے ان کو اور ان کے معاشرہ کے
کچھ میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے

خدا کی عزت کا قیام کرنے کے بعد ان پر اس بات کا اقرار کرنا لازم ہو
جاتا ہے کہ وہ نہ کافر اور نہ کھنڈے ہیں نہ کھنڈے ہیں نہ کھنڈے ہیں
میں سے کھنڈے ہیں نہ کھنڈے ہیں نہ کھنڈے ہیں نہ کھنڈے ہیں۔

شہرِ نزول: اہل اللہ کا یہاں سے کہ اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس
آیت سے نزول کے بعد) ان میں سے یہ سوال کیا کہ تم لیکن انہوں نے ولی
جواب نہیں دیا یہاں سے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے
نخلونہ کو کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے
کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے

قوی اور قوی جو اسے کا طریقہ: ان میں سے حضرت محمد بن حنفیہ
بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اہل طہارت میں احب ان میں انہوں نے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ احب ان میں انہوں نے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد یہ ہے کہ
وہ اہل طہارت میں احب ان میں انہوں نے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں انہوں نے اہل طہارت میں احب ان میں انہوں نے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو چاہئے۔ اور انہوں نے اہل طہارت میں احب ان میں انہوں نے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان کو چاہئے کہ وہ انہوں نے اہل طہارت میں احب ان میں انہوں نے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خود ان کے اہل طہارت میں احب ان میں انہوں نے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عزت و اہل طہارت میں احب ان میں انہوں نے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ

ترجمہ: قوم کام کے چڑائی جگہ پر

إِنِّي عَابِلٌ فَمَنْ تَعْلَمُونَ فَمَنْ

میں کھیل کام کرتا ہوں اب آگے جان لو گے

يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ

کس پر آتی ہے عذاب کہ اس کو ہراس دے اور اس پر

عَذَابٌ مُّقْتَرٍ

عذاب مقرر ہے اور

خدا پرست اہل غالب ہوگا

میں مغرب پر ہے۔ جہاں ان کا خدا ہے اور ان کا خدا ہے اور ان کا خدا ہے
وہ اہل طہارت میں احب ان میں انہوں نے اہل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible][illegible][illegible]

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ

تجربہ کرنا ہے کہ اس کے لئے کیا طریقہ کار ہے؟

تو کی سفارش کی حقیت

یہ سب کچھ دیکھ کر میں نے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے کیا کیا ہے؟

میں اور بی بی جنت خاتون کے بیٹے علی احمد علیہ السلام نے ایک بار میں میں
 فرمایا تھی میں رات میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے لئے چاہے
 آج تمہیں کا سر میں نظر آئے تو آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ
 بخش اور احکم حسن شاہ و زہد سبکم حسن شاہ دعا فرمائی
 تمہیں (اس کے بعد) میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جویر جلیل اللہ تعالیٰ
 ہند اور ارجح عربیہ فی الاموال اہل بیتہ علیہ السلام دعا فرمائی
 ادا شدہ دعاؤں کے مجموعہ:

خواب کے عیا اور سمجھنا ہوئے کی وجہ

[illegible]

انہی طرح کے واقعات نے مزید اس کا مطلب واضح کر دیا کہ وہ اپنے
وقت میں، سرحدوں کے نیچے سے مراد یہ ہے کہ تمام فطرت میں وہاں ہم
مشرق کے ملکوں کی جانب متوجہ ہو رہی ہے اور عالم مکمل اس سے بہر حال
موجود ہے اور نہ اس کے اندر وہاں کو شام کی ہوائی دہریں سے چھو رہی ہے کہ
سبب اس کی پہلو سے وہاں کا فطرتی رشتہ رہتا ہے خاصہ یہ کہ خروج رات
باقی تمام سال کی طرف متوجہ ہو رہی ہے اس کے آگے آگے تاب و نیقات میں
آگے یہاں جہاں تمام لوگ اس سے متوجہ ہیں اس لیے بھی ہیں۔ اس کا تعلق
ہو رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

[illegible]

نے اور جانے کا مسنونہ طریقہ

میں نے اس وقت تک اس بات سے بیچارہ کیا ہے کہ

یَسْتَشِرُونَ

لوگوں کو کہتے ہیں

غیر اللہ کی محبت والے

ان مشرکوں کا قصہ ہے کہ بعض دن ان کے اہل عصمت و عبادت کے
اتفاق کر کے ان میں سے ایک شخص کو ان کے ہاتھوں سے قتل کر دیا
اور ان کے اہل عصمت و عبادت کے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔
ان کے اہل عصمت و عبادت کے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔
ان کے اہل عصمت و عبادت کے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔
ان کے اہل عصمت و عبادت کے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔
ان کے اہل عصمت و عبادت کے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔
ان کے اہل عصمت و عبادت کے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔
ان کے اہل عصمت و عبادت کے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔

استشار اور استفسار کا معنی

یہاں نے معلوم کیا کہ استشار اور استفسار دونوں کے معنی
استشار اور استفسار کے معنی ہیں۔
استشار اور استفسار کے معنی ہیں۔
استشار اور استفسار کے معنی ہیں۔
استشار اور استفسار کے معنی ہیں۔
استشار اور استفسار کے معنی ہیں۔
استشار اور استفسار کے معنی ہیں۔
استشار اور استفسار کے معنی ہیں۔
استشار اور استفسار کے معنی ہیں۔

قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

اے اللہ! تو ہی ہے فاطر آسمانوں اور زمینوں کا

عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ

تو ہی ہے علم غیب و شہادہ کا، تو ہی ہے حاکم

بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ

میان عبادت کے اس میں جو وہ تھے

يَخْتَلِفُونَ

مختلف ہوتے ہیں

ہوئے ہیں۔
ہوئے ہیں۔
ہوئے ہیں۔
ہوئے ہیں۔
ہوئے ہیں۔
ہوئے ہیں۔
ہوئے ہیں۔
ہوئے ہیں۔

قُلِ أُولَٰئِكَ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا

کہہ دیجئے کہ ان کو کچھ نہیں ہے نہ علم نہ کچھ

يَعْقِلُونَ

تفکر نہیں کرتے

ان کو کچھ نہیں ہے نہ علم نہ کچھ

قُلِ تِلْكَ الشَّفَاعَةُ لِمَن كَانَ لَهُ مُلْكُ

کہہ دیجئے کہ ایسی شفاعت ہے جس کے لئے اس کا

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِمْ

آسمان اور زمین میں پھر ان کی طرف

يَرْجَعُونَ

واپس لوٹتے ہیں

تجربہ سے ہوا ہے

سب تمہارا اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک حق و باطل کی ہر شے کی

نور و ستارے ہیں

یہ بھی ہے کہ بعض اسی طرح سے انہی اشیاں سے کہ وہ
سے لے کر وہاں تک مختلف قسم کے چیزیں اور اشیاں ہوتی ہیں کہ ان میں سے
کئی کو تو یہی نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
نور سے جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
اور کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

کافروں کی دماغی اور فطری چیزیں کہ انہی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
یہیں خاک و مٹی اور کئی چیزیں کہ انہی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
نور سے جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
اور کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

قَدْ قَالَهُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کہ جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

قَبَاً أَغْنَى عَنْهُمْ قَالُوْا يَكْفِيُوْنَ

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

فَاَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوْا

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

یہ چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

وَالَّذِينَ ظَنُّوْا مِنْ قَوْلِكَ سَخِيْبُهُمْ

اور جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوْا وَمَا لَهُمْ لَبِيْغٍ فِيْهِ

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

اَوْ لَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْطِشُ الزُّلْفٰى

اور کیا نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہی کو

رَمٰنَ لَيْسَ اَوْ يَقْدِرُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

میں سے انہی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

ان کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

روز کی اللہ کی مرضی سے ملتی ہے

یہ چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
یہ چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
یہ چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
یہ چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
یہ چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں
جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

قَدْ يَعْبُدِيْ الَّذِيْنَ سُرِفُوْا عَلَى الْغَيْبِ

کہ جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

اسی سے دعا کرتا ہے کہ انہی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَفُوْرُ

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

الرَّحِيْمُ

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی شان کریم

جو چیزیں ہیں ان میں سے کئی کو نور کہتے ہیں اور کئی کو نور کہتے ہیں

تھا انھیں پکار کر آیا اسے شخص کسی دلی سے ہو کر نہ پکارا تھا یہی علت تھی
 نہ کر کے گا اور تھے چند مشرکین نے کہا کہ میں نے تم پر اللہ کی
 رحمت ہو یہ دونوں ایمان نہ رکھتے تھے انھیں دو قوموں میں سے پہلی نظر
 آیا ہے جو طاعت کے وقت بھی کتاب پکھڑے ہوئے تھے مگر انھوں کو بھی
 کہنا ہے اور یہی کو بھی خدا تعالیٰ نے انھیں نہ فرمایا ان کے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ میں نے تم کو آفرین ہے جو ایمان
 دوست خلیفہ جہت میں آفرین تھے کہ تم آفرین اور مسلمان ہو کر تھے انھیں
 اپنے ساتھ گاہ دوست سے کہنا تھا اب اپنی فرستادہ سے ہار جائے گا کہ وہ جواب
 دے تھا میں ہاؤں اور میرا رب تو مجھے ہی ہے جس نے اپنے ایک راہب کے
 اپنے دوست کو بھی بڑی کتابوں سے (جو حسب مضمون) کہا کہ اب نہ آنا
 اس نے جواب دیا مجھے یوں ہی رہنے دے کیا تجھے میرا اس فلسفہ بتا کر بھیج
 کیا ہے یا رسول اللہ تعالیٰ کہ تم نے مجھے بھی مخالف نہیں کرے گا اور نہ جنت
 میں بھی نہیں دلائل کرے گا فرض مذکور خلاف ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے
 دلائل کی دیکھی نہیں کر لیں اور وہ انھیں کے پاس ہیں جو سے ثابت ہے میں
 کتاب کا اور خبر یا خبری رحمت سے جنت میں چلا جاؤ اور نہ سے فرمایا گیا
 تو میرے رسول سے میری رحمت کو ان کے منہ سے نہ کہ کیا میں پروردگار
 (یہاں مضمون میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اور وہ اس میں سے بہ حضرت اور بہ
 نے فرمایا میں نے اس کی رحمت سے کہ میری رحمت جان ہے جس نے جو رحمت میں
 تھی اس نے نہ اپنی اور آخرت میں اس کو نہ دیا کہ اس سے بھی حضرت اور
 پروردگار رحمت سے ہے یہ حدیث میں بیان کی ہے۔

آیت کی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا میں نے ایک دنیا اور دنیا کی ساری چیزیں اپنا بیت کے
 متعلق میں پروردگار سے (ابن عباس رضی اللہ عنہما) بعد بقیۃ اللہ تعالیٰ انور کو علی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اللہ تعالیٰ سے دلائل فرمایا
 کہ میں نے اپنی دنیا اور دنیا کی ساری چیزیں اپنا بیت کے متعلق میں پروردگار سے

مشرک کی تفسیر نہیں ہے: یعنی کہ یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 ایک شخص نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نے شرک کیا اور
 (کہا کہ اس کو بھی عوف فرمایا کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھوں سے
 لئے کہ میرا بھی پروردگار ہے میری رحمت میں نے شرک کیا (اور شرک پر آفرین
 نہ فرمایا اور نہ حضرت نہیں دلائل)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اپنے بندے کو کبھی پروردگار سے کا کافر کہنے پر راہ نہ دے صاحب نے عرض کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہی فرمایا کسی شخص کا شرک ہونے کی حالت پر

میرا رسول اور اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 جو شخص اللہ سے اپنی حالت میں لے (یعنی ان کے لئے رحمت میں مرجع ہے) اور یہاں
 میں کسی چیز کو اس کے برابر نہ فرماؤں جو تو فرماؤ یہاں کے وہاں میں۔
 گناہ ہیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اپنے رحمت شدہ آباء و اجداد کے

لئے دعا مغفرت کے چاہے بھیجیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت میں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اللہ تعالیٰ نے رحمت میں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کی رحمت میں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ مال سے بھی کر لیا وہ میری بات ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ مال سے بھی کر لیا وہ میری بات ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مردوں سے جنگی صورت اپنے پچھڑے سر پران ہے مصلحت ہے۔
حضرت مامر کا بیان ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
تھے ایک شخص آیا، (یا علی) اور مجھے دیکھا تو ان کے ہاتھ میں تکی جو پور
(کے کونے) میں لپی ہوئی تھی اس نے عرض کیا میں اس شخص کی ایک جھڑکی کی
طرف سے گزرا اس کے سر پر تکی پر سے کے چڑھوں کی آواز سنائی دئی تھی
میں نے ان کو پکڑ کر لایا، وہ سر پر رکھا کرتے ہیں ان کی سب انگلی اور ہر
سر کے نیچے سر گھسنے میں نے چار، چار کر چوں اس کے سامنے کر دیا
خود اوچھڑا ہوا ہوتا ہے جس نے سب کو لپی چھو میں لپیٹ لیا سب وہ سب
میرے پاس پہنچے اور میں حضور نے حکم دیا کہ ان کو گھڑا اس نے (چہرہ کھول کر)
میرے قدم پر رکھ کر چپکائی کی، یہ حالت میں عرض حضور نے لپیٹ لیا میرے پاس
تجب ہوا ہے کہ ان میں کچھ نہ ہو، یہ (کہ کچھ نہ ہو) کچھ نہ ہو
جان بچا کر لائے جانی انہیں۔ یہاں کی جس کے قبضہ میں میری موت ہے کہ
آتش میں پھنکائی جاں اپنے لپٹنے پر جھڑپا ہے۔ یہ اور دماغ پائے ہندوں
پر چھڑپا ہے۔ جان کو لے جا کر جہاں سے تو نے ان کو پکڑا ہے وہیں لے
جا کر رکھ دے سب انھیں وہ بھی ان سب کو نہ کیا۔ رونا ہوا ہو۔

حضرت میرا ہذا بن عمر کا بیان ہے ہم کسی جہاد میں سرور سے ملے اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ تھے کچھ لوگوں کی طرف سے آپ کا گھڑا اور اور راستہ لیا
نوں لوگ انھوں نے عرض کیا ہم مسلمان ہیں ان میں ایک گوتہ بھی تھی وہ
بغلی سر سامن پڑا رہی تھی اس کے ساتھ ہی کچھ بھی تھا جب کوئی مسئلہ اٹھا
تو وہ ہنرور لوگ نہ تھے وہ حضور کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یہ آپ اللہ
کے رسول ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہو کہ آپ پر ہے وہ
بپ آپ پر ان کی تہ ذمہ زمین میں سے حضور نے فرما کر کہ نہیں۔ کہنے لگی کیا
اس میں اپنے کچھ پر میرا ہی کرتی اس سے تیرے وہ اللہ اپنے ہندوں پر میرا نہیں
ہے۔ فرمایا کہ میں نہیں کہنے کی ماں اپنے ہندو کے جس میں اتنی پیس کر حضور
تو سرگرم ہونے لگے اور وہ لگے کچھ دیر کے بعد سر اٹھانے اور فرمایا اپنے
ہندوں میں سے صرف اسی کو ڈال دے گا جو تم سے سرگرمی اور خدمت سرگرمی
کرے والا ہو اور لا الہ الا اللہ کہنے سے اٹھ کر کرے۔ رونا ہوا ہو۔

آخر کار مومن جنت میں جائے گا

حضرت ابوہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
بندہ نے لا الہ الا اللہ (یعنی اقرار توحید کیا) پھر وہی حالت میں مر گیا اور
جنت میں ضرور داخل ہو گا کہ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا، چوری کی
ہو یا فریاد خواہ اس نے زنا کیا، چوری کی ہو جس نے کہا تو اس نے زنا کیا،
چوری کی ہو یا فریاد خواہ اس نے زنا کیا، چوری کی ہو جس نے پکڑ کر خود اس

حضرت ابوہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
بندہ نے لا الہ الا اللہ (یعنی اقرار توحید کیا) پھر وہی حالت میں مر گیا اور
جنت میں ضرور داخل ہو گا کہ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا، چوری کی
ہو یا فریاد خواہ اس نے زنا کیا، چوری کی ہو جس نے کہا تو اس نے زنا کیا،
چوری کی ہو یا فریاد خواہ اس نے زنا کیا، چوری کی ہو جس نے پکڑ کر خود اس

خاندان میں بدکردار ہے جس کا نام بوس ہے جس کی ایک بہن تیر اور اہانت ہی سعیت والی ہے بچیوں سے مودہ اور گند کی ایسی چلائی جاسے گی۔ (نہج ۱۶۱)

وَأَسْكَبْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝

اور غرور کیا اور تو تھا مشرکوں میں سے

ہدایت کے عمل اسباب موجود ہیں

یہ بھی غلط کہتا ہے کہ کیا اللہ نے اس کی غلطی کی تھی اور اسے شیعوں کو لڑا، خدا کا حکم ہے کہ میں بھیجا تھا مگر تے تو میں کی کوئی بات ہی نہیں تھی۔ جو کچھ کیا تو یہ غرور اور تکبر سے اسے پہلا رہا۔ تیر کی غلطی تو اس سے واضح رہی۔ اور بات یہ ہے کہ اللہ کو اس سے معصوم تھا کہ اس کی آیات کا انکار کرے گا اور حکیم ہر شے سے پیش آئے گا۔ تب سے حجاج اور سعید کی گرفتاری ایسی ہے کہ ہر آدمی بدیہ کی طرف لڑا جاسے تب بھی اپنی روک تھام سے باز نہیں آسکا تو یوں لڑا تو لڑا والی تھوڑی سی جتنی لڑائی تھی (انعام۔ روم ۱۳) ایسے لوگوں کی نسبت اللہ کی ہدایت نہیں کران کر آدمیوں کا یہاں سے ہٹا دیا۔ (نہج ۱۶۱)

وَلِيَعْلَىٰ اللَّهُ الَّذِينَ الْقَوْمَ بِمَا لَزِمَهُمْ

اور بھائی اللہ ان کو جو دے رہے ان کے بھائی کی ہد

لَا يَمْنُهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَمْنُونَ ۝

نہ کچھ ان کو برائی اور نہ وہ غمیں میں سے

محققین کا انعام یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اذلی غرور و معاد کے بدعات کا یہاں کے اس جلد مقام پر پہنچے گا یہاں ہر قسم کی برائیت سے محفوظ رہے ہر طرح کے گمراہی سے آزاد رہیں گے۔ (نہج ۱۶۱)

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ

اللہ بنانے والا ہے ہر چیز کا اور وہ ہر

شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ عَلَيْهِ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ

چیز کا اسے لیا ہے اسی کے پاس ہیں کتبوں کی

وَالْأَرْضِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

اور زمین کی اور جو منکر ہوتے ہیں اللہ کی باتوں سے

أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

وہ لوگ جو چیزیں دی ہیں ان سے ہار جاتے ہیں

تمام اختیارات اللہ کے پاس ہیں

یہ بھی۔ نیز ان سے پیدا کی اور پیدا کرنے کے بعد ان کی ہدایت کا کام اور بھی ہوا اور زمین و آسمان کی تمام چیزوں میں تصرف و اللہ وہ بھی اسی کو حاصل ہے کیونکہ ہر خالق کی تخلیق اس کے ہاں ہے۔ پھر ایسے خدا جو محدود کر دئی کہ ان کے جانے چاہئے کہ اسی کے غضب سے اسے اور اسی کی رحمت کا امیدوار ہے پھر ایمان اور جنت و دوزخ سب اسی کے زیر تصرف ہیں۔ انہی باتوں سے منکر ہو کر آدمی کا کہیں لگا نہیں۔ ایمان سے صرف ہو کر آدمی کی سلطان کی امید کھٹکتا ہے۔ (نہج ۱۶۱)

لفظ خالق یعنی خیر و شر ایمان و کفر سب کا وہی خالق ہے۔

وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰی

اور قیامت کے دن تو دیکھے گا کہ جو جھوٹ بولتے ہیں

اللَّهُ وَجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ

اللہ کے منہ سیاہ ہو

حق کو جھٹلانے کا انجام یہ ان کی طرف سے ہر جگہ دے آئے اس کا جھٹلانہ ہی اللہ پر جھوٹ بولنے سے کیونکہ جھٹلانے والا وہی کرتا ہے کہ اللہ نے ظاہر نہیں کیا مگر اللہ کے حق میں کیا ہے۔ اسی جھوٹ کی سہی قیامت کے دن ان کے چہروں پر ظاہر ہوگی۔ (نہج ۱۶۱)

الَّذِينَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۝

جو جہنم میں نیکار غرور والوں کا مکان

غرور کا انجام یہ ہے کہ وہ جہنم میں لے جائیں گے جس میں متکبر کا مکان ہے جہنم میں جو متکبر ہے کہ وہ اپنی اور خدا پر غرور و تکبر سے غرور و دوزخ سے اپنے حصے ہوں گے اور غرور و تکبر کا لگاؤ اور دوزخ کے ساتھ لگاؤ نہیں۔ (نہج ۱۶۱)

تکبر کرنے والوں کا حشر: اللہ اپنی عام کی ہر جگہ مدد میں ہے کہ تکبر کرنے والوں کا حشر قیامت کے دن ہو جائے جس میں صورت میں ہر کبر چھوٹی سے چھوٹی ہوگی انہیں دہشت دہشت کی جہاں تک کہ جہنم کے جہنم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قٰلُوْا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اِنَّ اِلٰهَنَا اِلٰهٌ وَاحِدٌ ۚ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

کَانَ عَقَابُ

اَللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

حق کے منکر بھی کامیاب نہیں ہوئے

مذہبوں کا ایک مدت سے تباہی کے لیے بیٹھ رہا ہے اور پھر ان کے لیے
وہاں کا اور دنیا کا، جو ان کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں
فہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

وَكُنْ اَنْتَ حَقًّا كَلِمَاتُكَ عَلٰى النَّبِيِّ

اور اے نبی! تیرے کلمات حق ہیں اور اے نبی! تیرے کلمات حق ہیں

كُفُّوْا عَنْهُمْ صَعْبَ النَّفٰثٰتِ

اور ان سے بچو اور ان سے بچو

ان منکروں پر بھی عذاب آئے گا

ان منکروں پر بھی عذاب آئے گا اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

اَلَّذِيْنَ يَخْتَلِفُوْنَ اَلْعُرْسَ وَمِنْ حَوْلِهٖ

اور ان کے لیے ان کا اپنے دور اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

اور ان کے لیے ان کا اپنے دور اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

فَلَا يَغُرُّكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْاَزْدَادِ

اور ان کے لیے ان کا اپنے دور اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

اور ان کے لیے ان کا اپنے دور اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے
ہم نے ان کو ان کی آواز میں لے کر دیا ہے اور ان کے لیے ان کا اپنے دور
اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

كَذٰبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّاِلٰهَزَبٌ

اور ان کے لیے ان کا اپنے دور اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ

اور ان کے لیے ان کا اپنے دور اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

بِرُسُوْلِيْهَا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجَادِلُوْا اِلٰهَاطِلِ

اور ان کے لیے ان کا اپنے دور اور اپنے حال کے لیے ایک ہی وقت کے لیے لکھے گئے ہیں اور ان کے لیے

وَأَزْوَاجَهُمْ وَذُرِّيَّتَهُمْ إِنَّكَ أَنْتَ

اور انہوں میں اور اولاد میں وقفہ تو یہی ہے

الْعَزِيزُ الْعَكِيمُ

زبردست حکمت والا

عزیز و اقارب کی وجہ سے نجات

اللہ تعالیٰ اگر پہنچت ہے کسی کو اپنے عمل سے ملتی ہے (میں) کہ یہاں بھی میں
سب کی قید سے خارج ہے اور ان اپنے ایمان و صلاح کے نبی، دینا اور ہاں
باپ کا نہیں آئے لیکن میری شکستیں ایسی تھیں کہ ایک کے سب سے کمزور
کو ان کے عمل سے زیادہ اعلیٰ درجہ پر پہنچا دے۔ کمال تعالیٰ و اللہ اعلم
وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْقُرْآنَ بِأَرْبَعَةِ آيَاتٍ فَأَبَايَكُمْ فَارْتَدَّوْا فَذُكِّرْتُمْ بَلْ يَسْتَفْهِمُونَ الْحَقَّ
(انور۔ گونا، اور اگر یہی نظر سے دیکھا جائے تو حقیقت میں دو بھی ہیں ہی
کے کسی عمل قلبی کا بدلہ دینا اور آرزو رکھتے ہوں کہ ہم بھی اسی مرد صالح کی
پہل چلیں۔ یہ سیت اور نیکی کی حرص اللہ کے ہاں مقبول ہو جائے یا اس
مرد صالح کے اگر اہم و اہمات ہی کی ایک صورت ہے تو اگر دیکھے ہاں باپ اور
وہی بچے بھی اس کے ہمراہ رہیں گے یا نہیں۔ (عمر بنی)

عزیز و اقارب کی وجہ سے نجات

اہم بنوئی نے عید بن نبی سے ایک روایت نقل کی ہے جو ان کے
جس جس وقت ان مومنین کو جنت میں داخل کروایا جائے گا جو اہل ایمان و اکرام
سے اپنے باپا و اموات میں پہنچا دیے جائیں گے تو ان مومنین میں سے
بعض کہیں گے کہاں ہے میرا باپ کہاں ہے میری ماں کہاں ہے میرا
کہاں ہے میری زوجہ یا میرا والدہ تو جواب دیا جائے گا۔ ان کا عمل تو میرے
عمل جیسا نہیں ہے مگر وہ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس درجہ کہ نہیں ہیں تو یہ
مومن کہے گا کہ پروردگار میں جو عمل کرتا تھا وہ اپنے واسطے اور ان کے واسطے
ایک کیا تھا۔ ان پر ایمان کو گا کہ ایمان ان لوگوں کو بھی ایسی مومن کے ساتھ
لاحق کر دے ان مومن کو ایمان کے سید بن نبی پر آیت ۳۱ و ۳۲ میں فرمایا
کرتے۔ وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْقُرْآنَ بِأَرْبَعَةِ آيَاتٍ فَأَبَايَكُمْ فَارْتَدَّوْا فَذُكِّرْتُمْ
وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْقُرْآنَ بِأَرْبَعَةِ آيَاتٍ فَأَبَايَكُمْ فَارْتَدَّوْا فَذُكِّرْتُمْ بَلْ يَسْتَفْهِمُونَ الْحَقَّ
میں بھی میں اگر فرمایا گیا۔ (سورہ انفاس)

وَفِيهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ

اور بچے ان کو نہ لیں سے اور جس کو تو بچائے نہ لیں سے

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اس دن اس نے ہر بائی کی رحمت سے اور یہ جو ہے یہی ہے بڑی

الْعَظِيمُ

خبر دہانی والا

برائی سے حفاظت اللہ کا فضل ہے

یہی مضمون ان لوگوں کی برائی (مثلاً گھبراہٹ اور بے نی و غیرہ) واقع نہ
ہو اور یہ عقلمندان کا یہی سرفہمیری خاص برائی ہی سے حاصل ہو سکتی
ہے۔ بعض مفسرین نے سیئات سے اعمال سیدہ مراد لئے ہیں یعنی آئے کہ
انہیں برے کاموں سے محفوظ فرما دے اور ان کی خواہش کر دے کہ وہ اعلیٰ کی
طرف نہ جائیں۔ ظاہر ہے کہ جو برائی یہاں برائی سے نکال دیا اس پر یہی فضل
ہو گیا۔ وہی آخرت میں اعلیٰ کا یہی حاصل کرے گا۔ اس خبر پر جو مصلحت کا
ترجمہ بنائے "اس دن" کے "اس دن" ہو چاہئے۔ حضرت ثناء صاحب
لکھتے ہیں "یعنی میری ہر برائی کو اگرچہ اس سے بچے۔ اپنے عمل سے کوئی نہیں
نکال سکتا۔ تعویذ بہت برائی سے کون نجات دے" یہ لفظ ان دونوں خبروں میں
چسپاں ہو سکتے ہیں۔ (عمر بنی)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَبْاَدُونَ لِمَقَّتْ

جو لوگ کفر میں آجھ پھرتے ہیں ان کو پھرتے گئے اللہ جبار

اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ مَقَّتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ

وہ تھا بارہا اس سے جو تم جبار ہوئے تو اپنے ہی سے جس وقت

تُذْعُونَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ

تم کہ جاتے تھے یقین لائے کہ پھر تم مقرر ہوئے تھے

کفر کی سزا پہنچا دی تھی کہ تم نے ایمان لے لیا تھا مگر پھر تم نے کفر میں
"یعنی آج تم اپنے (خمس سے بڑا ہو گا) اپنے ہی کو چلا کرتے ہو اور ہمیں
جب تک کہ تم نے تھے (اس وقت اللہ اس سے زیادہ تم کو چلا کرتا تھا اور تمہاری
حکومت سے بڑا تھا) اسی کا بدلہ لیا جائے گا اور بعض مفسرین نے "مکلفین"
کا زمانہ ایک مراد لے کر اس معنی لکھا ہے کہ تم کو ایمان میں بار بار ایمان کی

فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ:

پھر تجوید پڑھو گئے ہی کسی اُن بچہ اُن سے عودہ تہذیب سے بنائے۔

حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلُوبُهُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ

پہلے نمبر - ۱۰۰ تا ۱۰۱

مِنْ بَعْدِ: رِسْوَاهُ

اس کے بعد اُن کی رہائی ہوگی۔

مہم جو یہاں ہو رہی ہے۔ اس کی نگرانی کا ثبوت قریب ہی اس سرسبز
جنگل میں ایک عجیب و غریب درختوں کا ایک گروہ ہے۔ اسی لئے
یہاں کے لوگ اسے "درختِ کبوتر" کہتے ہیں۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

عقد اب سے کروا دو گا کہ جب نفی، محدود سائنس و معاش کی یہ چیزیں چلا کر دیں تو
 اس کے کام میں تمام ممالک جڑے جڑے ہو کر دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں مشغول کیا ہو
 جاوے اور صرف میرا دماغ اس کے لئے نہیں بلکہ ہر انسان کی عقل کے لئے ہے۔

اَلْاَنَارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا

و آگ ہے کہ دکھا دیتے ہیں اُن کو صبح اور شام

[illegible]

عالم کی روش پر ایمان لانا ضروری ہے: عالم پر نور اور دہان کا
 نور و غلبہ اور حق و تکلیف اور عقل سے اور ان طرف سے نور و
 غلبہ کے ثواب و عقاب پر ایمان ضروری ہے۔ اس طرح نور و غلبہ کے ثواب
 و عقاب پر بھی ایمان عقین ضروری ہے اور ایمان چار فرقہ جو ان کی اصل
 فرقہ سے جدا کر کے ان کو نور و غلبہ سے لے کر غیر ایمان بن گیا۔

[illegible]

[illegible][illegible]

صبح و شام : گ

[illegible]

آیت سے ثابت ہوا کہ کدبانوں کو بھی بے گناہ قرار دیا گیا ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ متعدد گناہوں پر بھی کلامت مقرر نہیں ہو سکتا، بلکہ وہ گناہوں پر بھی (غرضوں کے) فرشتوں کو حکم دینا چاہئے کہ ان کو فراموش و غفلت قرار دیں۔ عذاب میں داخل نہ ہو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ اللہ بے گناہوں کو فراموش کرے۔ عذاب جو کہ ہم بزرگ کے عذاب سے بالکل اٹھ کر کھمکے گا۔ (سنن ترمذی)۔

مستند ہو گیا ہے۔ حضور کو یہ تیرہ قسمیں تھیں۔ جب یہ گئی تھی تو اس نے کہا کہ میں نے اس کی کچھ دیکھی ہے۔ کھانا کھانے کی جوتی سے اس کو لپٹتی ہے تو اس نے لڑا کر دیا۔ انہی کے لئے انہیں۔ درجہ ہوتا ہے۔ جو کہ انہیں نہیں دے دیں۔ انہی کے لئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں کچھ دے گا۔ یہ دیکھ کر انہیں کچھ مستند ہو گیا ہے۔ انہیں اس کا ایک طالب علم نے اشکال اور اس کا کھانا

شہ کہ مذاہب ہندو کا علم ہوں اہل صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنے کے نزدیک نہ

ساتھ اجاب دیا کہ انہی 12 ائمہ کے گھر سے ہوا گاؤں پھر فرستے ہوئے ہیں اور صاحب مکہ ان کے لئے قضاہی اصطلاحوں سے شائد ناواقف ہوں گے۔

اثواب، عذاب، قبر کے وظائف

نہایت ناگوار احوال و مشہور تانی عر لفظ کلمہ الاسلام حضرت دلا کلمہ اور کسی
 اور نہ ہر پہل پر آیت اَلَا تُغْنِيكَ عَنْكَ خَلْقُكَ اِنَّكَ بِشَيْءٍ مُّنتَابِرٌ بَعْدَ رَحْمَتِ
 ِ لَدُنِّي ہے وہ ایک یہ عذاب کسی اور نعمت کا چھوٹا حصہ ہے۔ وَكَذَلِكَ نَقُوتُوهُ اِنَّمَا تَعْبُدُوهُ
 کی تمہاری کیا امانت کہ ہی سے اور عذاب جاری ہے تمہاری جس کو کلمہ سے
 عیب نہ کرنا۔ اقد تو انکے عقل پر ہے۔ فَلْيَنْزِلْ رَحْمَتُكَ عَلٰى قَوْمٍ لَا يَعْلَمُونَ
بِغَيْبِكَ یہ غیب کا علم نہ ہے کہ شہادت کے بعد ہی قسم ہو گیا کہ دست میں
 اصل سوا اور جنت میں اصل ہو گیا تو اس کو قضا ہونی کا اثر پیری تو ہو گئی
 اس کی نعمت و امانت کا علم نہ جانے تاکہ وہ بھی ایمان لاتے تو ظاہر کہ یہ
 ثواب مرنے کے بعد علم نہ آیا نہ امانت ہو اس عمر سے عبادت ہو کر ثواب
 قیامت عذاب کوئی طرف ثواب غیر بھی ہے ہو جو زمین و مصلحتیں گئے ہر
 کا۔ اسی طرف آیت وَقَدْ يَكُونُ لَكُمْ اَنْزِلُكُمْ فَتُغْنِي عَنْكُمْ اور یہ مانند عام
 مرنے کے بعد قضا ہی ہے جو ان کے عمل میں مرنے کے بعد حاصل ہو اس پر
تَبَارَكَ الَّذِي لَا يَنْزِلُ عَنْ عَرْشِهِ وَيُفَصِّلُ الْغَيْبَ لَكُمْ سمجھائی کہو نے پائی اور جو ممکن آگ
 میں کھنڈا آخستہ میں غیبیہ علم کا کذاب تجربہ چلاؤ تاکہ اس طرح حقاقت
 اور اس پر سے ثابت ہے۔ اے لوگو! تم کو دینی

[illegible]

[illegible]

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ

۱۰. جس ان آئمہ کی قیادت علم بر مہ اعلیٰ ہے

فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۖ وَإِذْ

فرعون (الان) عزت سے سخت فدا ہے میں اور ہے۔

يَتِيحُونَ فِي النَّارِ قُلُوبُ الضُّعَفَاءِ

[illegible]

لِّلَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ اِذَا كُنَّا لَهُمُ

خود کرنے والوں ہم تھے قہارے تھے

تَبَعَا فَنَزَلَ الْمَلَكُ بِالسَّيْفِ الْمُنِيرِ

۱۰۰

نَحْيِبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٥٥﴾

17. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

جھوٹے لیڈروں کا انجام

[illegible]

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْإِنسَانَ كَذِبٌ مُبِينٌ

کہیں سے نہ ملو، راتے تھے ہم بھی بڑے بوڑھے ہیں کہیں

إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ

میثاق شد فیصلہ / چکا بندوق میں ۹۰

۶۰: یعنی جو ایمان میں نہ آئے ہوتے تھے وہ اب دل سے تڑپا کر ایمان میں آئے۔
 سب اہل مصیبت ہیں جو ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک ایک سے قوم
 کے مصلحتی امرا کا بیسودہ پائے جو ہر کل نقصان دہ ہیں۔ اب آپ نے ان میں سے
 کوئی ایک کسی کے لئے کہہ دیا کہ جو یہاں سے نصرت کو چاہتے ہیں نہ کہتے ہوں کہ یہ رہے ہوں
 کہہ دیتے ہیں۔ (مذہب ہلال)

وَقَالَ الْكُذِّبُ فِي التَّارِخِ

١٠٠٠

حَقِّقُوا دَعْوَةَ اللَّهِ تَعَالَى لِيُخْرِجَكُمْ مِنْ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

[illegible]

مُعَاقِبَةُ الْعَذَابِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

داروغوں سے درخواست

ہاتھ لگا کر اپنے مرادوں کی طرف سے ایسے جو کچھ فرشتوں سے خواہتے
 نہیں کرتے جڑوں کے گناہ کا کم سے کم حصہ چھوڑ کر ان کو اپنے دل سے ہر رشتہ اور
 تعلق کا اُلٹا دیکھ کر شرم سے حریف ہو کر ان کا دل جلا کر کھال سے خارج کر دینا

قَالَ اَلَمْ يَكُنْ تَايِسًا مِّنْ رَّبِّكَ تَاسِيًا

۱۰۰ کے لئے لے آئے۔ حقے ٹھکانہ و خان آبیاری و موال

بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۖ قَالُوا فَاذْعُبُوا:

کھانا بنانے والے ترکشیں کے تھوکوں سے بھرے ہوئے گلاس

وَمَا دَعَوُوكُمُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

۱۰. نیچر نیسے فانیوں کا نکارہ مگر جنتی

اب وقت نکال چکا ہے

یعنی اس وقت ان کی بات نہ لی کہ انہاں اپنی عمر بھر کی ساری کھجور کھا چکا۔
اب سوچئے! کچھ سے غلے چھانور کی ساری کھجور کھا کر آ کر کھسکا۔

کئی۔ چہ۔ ٹیٹہ پڑے، دو۔ نہ سمجھتے، حالات میں غلطی کر سکتے ہیں۔
 نہ تھا، لیکن کچھ کام کوئی غلط ہے۔ حضرت زید صاحب! بیچ میں جو ڈال
 گئے، تو مجھے کس کے ساتھ کرنا، نہ دیکھتا، کام میں کچھ غلط ہے، بچے پر غور ہے
 غلط کام ہے، وہی کام دوسروں پر غور رکھنا ہی ہے (آخری آیت)
 مانتے، صبر نہ کرنا، نہ دیکھتے، کام میں غلطی، کام کوئی نہ ہو گا، کئی کام میں
 کام لگائے، کچھ غلطی ہوئی، بچے پر غور ہے، دو۔ نہ سمجھتے، بات ہے، جیسے اللہ کے
 فیما بینک مستحق ہے۔ (سید علی)

رَبَّنَا أَنْتَ خَيْرُ رُسُلِنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا
 بِكَ هُمْ خَيْرُ رُسُلِنَا
 فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 کہ دنیا کی زندگی میں تم

وہی بھی بدو، یعنی دنیا میں نہ تو بول، نہ کرتے، جس شخص کے لئے
 خیر ہے، یہ اللہ کی، اس میں کچھ غلطی ہوئی ہے، جس پر جس کی
 کرنا، کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 وہی اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 سے محبت، یہ بات میں، وہ جو اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 نہیں، وہ اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 ہے، اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 اور نہ تو اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 رہے کہ اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 اور اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 (آخری آیت) اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 کہ اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے

خود کو نہ دیکھتے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 حضرت ان میں سے کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 (اور اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے)
 لوگوں نے کہا، نہ دیکھتے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 نے دیکھتے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 اللہ تعالیٰ کی سب سے خیر، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 کہ اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے

وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ

اور جب کھڑے ہونگے گواہ

اللہ تعالیٰ کا ارادہ، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 کے حق میں، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 درحقیقت کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے
 ہے، وہی اللہ کی، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے

وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ
 اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے، جس میں کچھ غلط ہے

جہنمی کا جہان ہے اس کا جہنمی کہا کرتے ہیں۔ ان کا گناہ بڑا ہے۔ جہنم لکھو اس میں جہنم کے گناہ کی کچھ کچھ جہنمی کہا کرتے ہیں۔ ان کی جہنم میں۔ اور نہ جہنم میں۔

لَقَدْ قِيلَ لَهُمْ أَفَإِنَّ مَا كُنْتُمْ

کہا کہ کیا تم نے اس کو کہا کہ

تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

کہ تم نے کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

قَالُوا أَضَلُّوا عَنَّا

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

بَلْ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

ذَلِكُمْ كَيْدُكُمْ تَمُرُّونَ فِي الْأَرْضِ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

أَمْ أَفَلَا تَعْلَمُونَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَمْجُرُونَ فِي آيَاتِ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

اللَّهُ أَنْ يَصْرِفُونَ الَّذِينَ كَذَبُوا

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

بِالْكِتَابِ وَمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

فَيُفَوِّضُ إِلَيْهِمْ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

إِنَّا لَا غَوْلَىٰ فِي أَخْتَابِهِمْ وَالتَّلَاسِ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

يَتَصَبَّرُونَ فِي الْحَيَاةِ نَسْفُ فِي النَّارِ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

يُتَجَرَّوْنَ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

يُتَجَرَّوْنَ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

يُتَجَرَّوْنَ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

يُتَجَرَّوْنَ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

يُتَجَرَّوْنَ

کہ تم نے اس کو کہا کہ تم نے اس کو کہا کہ

يُتَجَرَّوْنَ

بھی جاری ہیں۔ لیکن اگر آپ کو کوئی شخص دیکھو کہ اس نے تو میرا پہلی شرع کو نہ
بچر سے ابھر طیب اور بھلا چھوٹ کر کے دے گا میں نے کر کے آپ کا علاج
کرتے ہیں۔ ایسا ہو گا کہ آپ کے بعض مرتبہ ان جن اپنے مال پر غائب جان
ہو تو ای طرف اس سے پہنچا رہا ماسل کیا جا تا ہے۔ اب خدہ عاشق جوان
آپ علیہ السلام سے ملنے لگا یا میں سب کہہ چکے کیا ہیں۔ اگر امام میری سزا
وہ منہ ہو گیا۔ آپ نے اہم اللہ کی طرح کر اس سزا کی حالت شرع کی۔ جب
ہا اب مشورہ ایسا ہی ملک کہ آپ علیہ السلام نے اہم سے اہم کی ایک ہی ہے۔
بعد ازاں ہر طرف لایا گیا کہ میں کہہ چکا ہے حق ہے۔ یہ سب یہاں سے تھا
اہم اپنے راقیوں کی طرف چلا۔ اس کے چرے کو دیکھنے ہی ہر ایک کہنے لگا
عجب کا حال ہل گیا۔ اس سے پوچھا کہ کیا ہے دینی؟ اس نے کہ میں نے تو
ان کا کام ہے جو اللہ اس سے پہلے کیا نہیں ملے۔ خداوند خود وہ حادثہ ہے جس
کوئی نے نہ کہ انہیں کا کام ہے۔ سترہ بیٹھ میری من اور میری بیٹی کی بات تو
تو لیا کہ لو کہ اس کے خیالات تو پہلے وہ نہ دقت کو نہ نالافت اور غرض
اس کا سچاں میں اور نہ یہ کہنا میں کہ میں اس سے اب اس کا خلاف ہے۔ اور میں
تمام حالات اس کے معاملے میں صرف کہ بات ہے۔ یا تو وہ نہ یہ نہ اب
آجائے کہ تم سے چھوٹے یا ان پر غالب آئے گا تو اس کا کلف تسکنا
لگے کہا جائے گا اور اس کی عزت تہا کی عزت ہوگی اور سب سے زیادہ اس
کے نزدیک قبول تم ہی ہو گے۔ میں کرتے بیٹوں نے کہا اللہ الہیہ قسم اللہ کی قسم
نے تم پر جادو کر دیا۔ اس نے جواب دیا سو جو میری رائے تھی میں آزاد ہی
سے کہہ چکا اب جسیرا اپنے خیر کا اختیار ہے۔ نہ خیر میں نہیں۔

وَقَالُوا أَفَلَوْنَا فِي الْآخِرَةِ مِمَّا

اور کہتے ہیں کہ ہم بد حال خلاف کسی ایسا کیا ہے کہ اس طرف

نَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ

تم کہہ لو کہ میں آواز دے گا کہ میں نے کانوں میں بھر دیا ہے

وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنَكَ حِجَابٌ

اور ہمارے اور میرے بیچ میں پردہ ہے

فَاعْمَلْ إِنَّا عَمِلُونَا

سو تو اب کام کر کہ ہم نے کام کرتے ہیں۔

انکڑیت کا جواب وہ بیٹنی صرف ہی قدر نہیں کہ نصیحت کی طرف
راہیں نہیں کرتے یا کان نہیں دیتے۔ بلکہ ایسا نہیں کرتے ہیں جن کان

بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ

خبر دہاں اور ڈر دہاں

یہ یعنی قرآن مجید ہاں کو نجات و اطلاع کی خوشخبری دیتا اور
منکروں کو سزا کا سامنا ہے۔ (نمبر ۲۵)

فَأَعْرِضْ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ

پر دھیان میں نہ لائے ۱۱ بہت لوگ سنا نہیں دیتے

انکڑیت کا اعراض یعنی ان سب باتوں کے باوجود میں جب سے
کہ ان میں سے بہت لوگ ہیں کہ آپ کی پیش رفت نصیحت کی طرف دھیان
نہیں کرتے اور سب اور دھیان میں کسی تو سن کر کہیں جا رہے ہیں۔ اور عرض
کیجئے گا توں سے سن بھی لیا لیکن دل سے نہ سنا اور قبول کرنے کی توفیق نہ
ہوئی تو سنا سننا رہا ہے۔ (تفسیر ۲۵)

قرآن پاک کا عجب پر اثر۔ میرت انہی اعمال میں ہے کہ قریشوں کی
جس ایک مرتبہ نبی مبعوث ہوا حضرت علیہ السلام کا جب تک کہ کوٹے
میں بیٹھے ہوئے تھے۔ خبر قریش سے پہلے کہ اگر تم سب کا صلہ ہو تو میں
محمد علیہ السلام کے پاس ہوں انہیں کہو کہ تم کو کھانا ملے گا کھانا ملے گا۔ اور
کسی بات کو قبول کر لیں تو ہم انہیں دیں اور انہیں ان کے کام سے روک
دیں۔ یا اللہ میں ان کا ہے کہ حضرت عمرؓ مسلمان ہو چکے تھے اور مسلمانوں کی
خود استقلال ہو گئی تھی اور وہ انہیں ہونی چاہتی تھی۔ سب قریش اس پر خاموش
ہوئے یہ حضورؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ عورت اسے اہم علیہ السلام ہم میں
سے ہو ماری آنکھوں کے مارے اور ہمارے پیچھے سے نکلو۔ ہو۔ انہوں کو تم
نی قوم کے پاس ایک عجیب غریب چلا لائے تم نے ان میں پھوٹ۔ اللہ کی
تم نے ان کے صلہ مندوں کو کہہ ڈال کر وہاں تم نے ان کے پاس
عجب جوئی کی تم نے ان کے عروج کو کیا کہ شروع کیا تم نے ان کے پاس
بازوں کو کاٹ دیا۔ اسے ان لوگوں میں آپ کے پاس ایک آغوش اور اعتباری
نیلے کے لئے آیا۔ میں بہت ہی سوزمیں بیٹھا کہ انہوں میں سے جو
آپ کو پہنچا۔ قبول کیجئے اور خدا انہیں جتنے کو سیتے دیتے۔ آپ علیہ السلام سلم
نے فرمایا کہ میں کہہ لو کہ میں نے ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
ہاں سے ال کے حق کر کے کہے تو ہم سب مل کر تہوار کے لئے اعلان جمع کر
دیتے ہیں کہ تم سے جو کہ مال ہمارا سے تو میں میں کوئی نہ ہو۔ ہمارا کہ آپ کا
اور وہ اس سے پیار رکھتی کہ ہم سب میں کہ تم کا پیار ہمارا تعلیم کر لیتے ہیں۔
اور اگر آپ ارشاد فرماتا ہے تو ہم ملک آپ کو سب کر دیتا جتنے ملک لے

هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوا بِآيَاتِنَا

وہ زیادہ ہے ان سے زور میں اور تھے ہماری نشانیوں

بِمُحَمَّدٍ ۝

سے محمدؐ

ہو محمدؐ کی آیتوں میں الّا حق اور ان کے لئے جو خدا اور اس کے انکار کرتے
ہو جانتے تھے۔ (محمد علی)

فَازْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْعًا صَرَصًا فِي

ہو پھر بھی ہم نے ان پر بھاری زور کی آیتوں

أَيَّامِهِمْ فَحَسَاتٍ لِّئَذِّنَقَهُمْ عَذَابَ

ہو مصیبت کے تھے تاکہ پھمائیں انہو روانی کا عذاب

الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

دنیا کی زندگی میں

عذاب ہو حضرت شاو وصاب لکھتے ہیں "ان کا غور تو اسے کو ایک فرد
الطوف سے لگا ہوا کہ اوپر سات رات اور آٹھ دن مسلسل ہوا کہ طوفان چلا
رہا۔ رات دافنی دکان، موافق کوئی چلے نہ تھوڑی سا کہہ کر

قوم عادیہ عذاب کس وقت اور کتنے وقت میں ہوا

تھا کہ نے فرمایا کہ ان لوگوں پر عذاب توئی نے تین سال تک دیش
والی بند کر دی اور پھر وہ تکلف دایم کافی چلا اور آخر وہ سات راتیں
مسلسل ہوا کہ اندیہ طوفان رہا بعض روایات میں ہے کہ یہ واقعہ آخر سوال
میں ایسا حد کے دے دے شروع ہو کر اور سے جو حکم دیا اور اس کی قوم
پر عذاب آسپہ دہائی کے دن آئی ہے اور اسی طریقہ

اللہ تعالیٰ کی رضا اور ناراضی کی علامت

حضرت ہدایتی عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی
بھائی چاہے ہے تو اس پر ہوائیں نہ مارتے ہیں اور زیادہ بھی ہواؤں کو ان
سے نہ لکھتے ہیں۔ اور جب کسی قوم کو مصیبت میں مبتلا کرنا چاہے وہ ہوائیں
ان سے روک لیا ہائی ہے اور ۱۰۰ میں ۱۰۱ یا ۱۰۲ سے پہلے لکھی ہے۔

کوئی وقت نہیں نہیں ہے:

اسی طرح اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزت ہے

میں نے دیکھا کہ انہی میں تانہ و شعر ہے نہ عادت کہانت ہوا اور ان قریش
سے کہہ دیا ان میں کوئی چیز نہ ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ ہم کو خوش نہ کر
اس سے ٹھیکہ ہو نہ بات میں نے اس سے نفی سے طوائف ہم ان کی کچھ
حقیقت نہ کہ ہے کی اگر عرب ان پر عذاب ہو جائیں گے تو تمہارا کام ہو
چاہے اور اگر یہ عرب پر عذاب نہ کیا تو اس کی حکومت تمہاری حکومت اور اس
کی عزت تمہاری عزت ہوگی ان کی وجہ سے تمہارے خوش نصیب ہو جائیں گے
قریش نے کہا ہوا اولیہ وادھ اس نے تم سے سادہ چاہو کہ وہاں سے تمہارے کہہ کر
تمہارے سے یہی مشورہ ہے اب تم جو چاہو کرو اور نہ تمہارے طریقہ

الَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ قَالُوا نَوْشَاءُ

کہ نہ پوجو کسی کو سوائے اللہ کے کہنے گئے اور

رَبَّنَا لَا تَنْزِلْ لَنَا مَلَكًا فَاِنَّا إِنَّمَا أَرْسَلْتُمْ

ہمارا رب چاہتا تو بھیج فرماتے ہم تمہارا رسول ہوا

بِلَا كُفْرٍ ۝

نہیں ماننے

یہ بھی نہ دکان رسول بھیجے ہو سکتا ہے اگر اللہ کو واقعی رسول بھیجنا تھا
تو وہاں سے کسی فرشتہ کو بھیجنا ہر حال تو اسے دھم کے موافق نہ پائیں نہ اسی
طرف سے لائے ہم ان کو ماننے کیے تھے انہیں۔ (محمد علی)

فَاَنَّا عَادُ فَاَسْتَكْبَرُوا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ

۱۰۰ جو ہوا تھے ۱۰۰ تو غرور کرنے گئے ملک میں باقی

الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۝

اور کہتے گئے ہوں ہے ہم سے زیادہ زور میں

قوم عادیہ یہ وہاں سے جو عذاب کی دھمکی ہوئی ان کے عذاب
میں یہ کہہ کر کہ ہم سے زیادہ زور آور کوئی نہ ہیں سے ہم خوف تھا کہ کیا
ہم جیسے طاقتور رہا لوں پر غرور عذاب نہایت سے حضرت شاو وصاب لکھتے
ہیں۔ "ان کے ہم بہت سے دے دے گئے تھے۔ ہوائیں کی قوت پر غرور آیا
اور ان پر عذاب کے ہوائیں دیا ہے۔" (محمد علی)

اَوْ كُفِّرُوا وَاتَّكَلْنَا عَلَى اللَّهِ الَّذِي خَلَقَهُمْ

ایا دیکھتے نہیں کہ اللہ جس نے ان کو پیدا

پاگن۔ آج بھی جانوں کو ایسی ہی مٹی سے جوہا کرتی ہیں کہ عامی کی بات کو صحیح سمجھتے ہیں۔ لیکن عداوت کی ناک چھڑا کر اور عیون کی جھڑپ سے کہاں مطلب ہو سکتی ہے۔ ان سب باتوں کے بعد ہم حق کی آواز قلوب کی گہرائیوں تک لگاتی رہتی ہے۔ (خیر جاں)

کافروں کی بیک بیک

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تھا کہ کافروں سے کہتے تھے جب ہم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے تو ہم کو ان کے بارے میں امیر غوث پناہ اور ہزاروں عساکر کو بھیج دیتے کہ ان کو مارنے سے مراد وہ ہیں بیٹیاں اور بچیاں، عہدہ تھا کہ ان کے کعبہ پر آکر مار دیا جائے۔ یہ ساری باتیں سن کر بڑے ہنس مچا کر کہتے تھے کہ ان کے ساتھ ہمارے کافر بھائی ہیں۔ (خیر جاں)

گلا، دھبہ قرآن کے مقابلہ سے عاجز ہو گئے اور ان کے خلاف ان کی مادی مہینے کا کام ہو گیا۔ ان وقت انہوں نے یہ فرات شروع کی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان کو پہلے نے لوگوں کو اس پر آمادہ کیا کہ جب ہم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھا کریں تو ہم ان کے ساتھ ہمارے بھائی اور بھائیوں کو لے کر آکر ان کو مار دیں گے۔ یہ سب باتیں سن کر انہوں نے فرمایا کہ ان کے وقت خاموش ہو کر بیٹھنا

تلاوت قرآن کے وقت خاموش ہو کر بیٹھنا

واجب ہے خاموش نہ رہنا کفار کی عداوت سے

آیت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ عداوت قرآن میں ملل والے کی بات سے شروع کر کے ظہری عداوت ہے اس سے پہلے معلوم ہوا کہ خاموشی اور کر سنا واجب اور ایمان کی علامت ہے۔ آنکھیں ریلو پر عداوت قرآن نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ ہر بول اور حق کے سوانح میں ریلو ہو گا جاتا ہے۔ جس میں قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو اور وہی بولے خود اپنے ہمناموں میں گھر ہے جن اور کھانے پینے والے اپنے فعل میں۔ اس کی صورت وہ بن جاتی ہے جو کفار کی علامت تھی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عداوت قرآن کی بنا تو ایسی سوانح میں تلاوت قرآن کیلئے ہمیشہ آگاہوں ہے اور یہ نکتہ حاصل کرنا ہے تو چند منٹ سب کام بند کر کے خود بھی اس طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں اور وہاں بھی اس کا موقع دیں۔ (اسلامی سنی علماء)

فَلَنذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا

سوز ہم کو ضرور پہنچانا ہے مظلوموں کو سخت ظاہر

شَدِيدًا أَوَّلُنَجْزِيَنَّهُمْ أَشْرًا الَّذِي

اور ان کو چار دینا ہے نرسے سے نرسے کا مولا

اعراض کا نتیجہ دینی ان پر شیطان عداوت تھے کہ ان کو یہ کام ہو پڑے گا۔ آج کے دن سے کفر کے مظاہر اور چمک چمک رہی ہیں۔ خود ہمت کا کہ ان کے ساتھ بھی کریں۔ اور یہ شیطانوں کا قیامت کیا پانا ہی ان کے اعراض میں اللہ کا تیرہ کھانا کھا جائے گا۔ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَتِهِمْ غَيْرُ خُوفٍ (آزاد۔ روح ۴) (خیر جاں)

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمِّهِ

اور حقیقہ چاہی ان پر عذاب کی بات ان فرقوں کے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْغَرَنِ

باقی رہ گئے ہیں اور ان سے پہلے وہاں

وَالْإِنْسِ

کے اور آدمیوں کے

اللہ تعالیٰ وہی بات شروع میں ہی کہی تھی لَكُنَّ أَتَيْنَهُنَّ بِالْغَفَا وَلَكِنَّ أَتَيْنَهُنَّ (روح ۱۰) (خیر جاں)

إِنَّهُمْ كَانُوا خَيْرِينَ

چند وہ تھے نالے والے

آداب آدمی کو عداوت آج سے تو انی طرح آج سے اور ایسے ہی مسلمان وہ جاتے ہیں۔ (خیر جاں)

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا

اور کہتے تھے مگر مت کان دھو

لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْعَوَاقِبِ

اس قرآن کے لئے کہ اللہ ایک ایک کرہ اس

لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ

کہ جڑ سے میں شاید تم غالب ہو جاؤ

آواز حق را قرآن کریم کی آواز جلی کی طرح بنے دلوں کے دلوں میں اور کرتی تھی جو جھڑپ نہ ہو پانا اور اس سے روکنے کی تدبیر کرنے سے یہ کافی کہ اب قرآن پڑھا جائے اور کافران مت دھرو اور اس قدر شروع کرنا کہ دوسرے بھی دین میں۔ اس طرح ہماری یکساں سے قرآن کی آواز اب

ہم پر اور کھانا آدھا کر دیا اور کھانا سے سامنے لے کر ہمیں کے نزدیک ۱۲
برکات والوں سے حرام ہیں، لیکن اور حضرت آدمؑ کو اپنی قابلِ کرم و مسیت کی
پایاؤں لے کر وہاں پہنچا دیئے گئے۔ (تفسیر طبری)

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ

تَحَقَّقُوا لَنَا لَمْ يَكُنْ رَبُّنَا اللَّهُ فَ بِهِ

اسْتَقَامُوا اتَّخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

أُورَىٰ قَاتِلٌ هِيَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ

الْمَلَكُ الْأَمْرُ أَنْ تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

فرشتے کہ تم مت ڈرو اور نہ غم کھاؤ

وَابْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ

اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جس کا تم سے

تَوَعَّدُونَ ﴿۱۷﴾

وعدہ تھا کہ

اہل ایمان و استقامت کا انعام

یعنی دل سے اقرار کیا اور اس پر قائم رہنے کی روایت والی روایت
میں کسی کو شریعت میں قسمیں امانت الی یقین و اقرار سے عرصے وہ تک پہنچے
کر گشت کی طرح ہوا جو کچھ ان سے کہا تھا ان کے عقائد، یہ اقرار
اور عمل سے ہے۔ اللہ کی روایت کہ کائنات پر چھڑا کر جس کی ناکھانہ اس کی
خوشنودی اور شکر گزاری کے لئے کیا اپنے رب کے عباد کے ہونے کو
قرآن میں لکھا اور کیا یہ فرض یا سواست موز کر سیدھے الی کی طرف متوجہ
ہوئے اور اس کے راستے پر چلے۔ ایسے مستقیم اعمال اللہ ان پر موت کے قریب
اور قریب میں پہنچا کر ان کے بعد قیامت میں سے اٹھنے کے وقت اللہ کے فرشتے
اترے ہیں جو جنت میں آجی دیتے اور بہشت کی بشارتیں سناتے ہیں۔ کہتے ہیں
کہ آپ تم کو اس لئے بھیجے گئے کہ کوئی موقع نہیں ملے کہ اللہ تعالیٰ کے سب
خیر و نعمت ہو کر آئی آئے والی آفت کا اندیشہ بھی نہیں رہے۔ اب اپنی طور
پر ہر قسم کی حساسی اور روحانی خوشی اور خوشی تمہارے لئے ہے۔ اور جنت کے جو
دعائے اللہ و پیغمبر و اسلام کی نواہی کے لئے تھے وہ اب تم سے اٹھا دیئے گئے
والے ہیں۔ یہ وہ دولت ہے جس کے ملنے کا یقین حاصل ہونے پر کوئی گمراہ
تم آئی کے پاس نہیں پہنچ سکتا۔ (تفسیر) بہشت میں ہے کہ یقین والے ہر

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾

کا جو کرتے تھے

انہوں نے اپنی وہ کام کرنا جو کہ کر خود بھگت کی بات نہ تھے اور
اور ان کو بھی سننے نہ تھے۔ (تفسیر طبری)

ذَلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ الثَّانِي

یہ سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی آگ

لَهُمْ فِيهَا ذَارُ الْخُلْدِ جَزَاءُ

ان کا اسی میں گھر ہے سزا کہ بدلہ اس کا

بِمَا كَانُوا يَلْتَبِتُونَ يَجْعَدُونَ ﴿۱۹﴾

یہ آدھی باتوں سے انکار کرتے تھے

یعنی دل میں سمجھتے تھے لیکن خدا اور تعجب و حلاوت سے انکار ہی
کرتے رہتے تھے۔ (تفسیر طبری)

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرَنَا

اور کہیں گے وہ لوگ جو کفر میں ہیں کہ ہمارے سے مخلوق کھانا

الَّذِينَ أَضَلَّنَا مِنَ الْجِنِّ

۱۱۔ دونوں جنوں نے ہم کو بہکا دیا جو جن سے

وَالْإِنْسِ يَجْعَلُهُمَاتُتْ أَقْدَامًا

اور جو آدمی کہ وہ انہیں ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے

لِيَكُونُوا مِنَ الْآسَفِينَ ﴿۲۰﴾

کہ وہ رہیں سب سے نیچے

کافروں کی تمنا ہے کہ ہم تو آفت میں پہنچے ہیں لیکن آدمیوں اور
جنوں میں سے جن شیطانوں نے ہم کو بہکا دیا کہ ان آفت میں کہ ان کے
سے اور انہیں ہمارے سامنے کر دیتے کہ ان کو ہم اپنے پاؤں کے نیچے
لا دیں۔ اور نہایت ذلت و خواری کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے کے جہنم
میں اٹھیں۔ یہ ان کا انتقام ہے کہ انہیں ان کے لئے آفت و غم دیا۔ (تفسیر طبری)

برے کام کی بنیاد ڈالنے والوں کا حشر

اللیقین اصلاً یعنی جنت اور انسانوں میں سے جس نے ہم کو

کہا ہے کہ چاروں گنہگاروں میں ایک گنہگار کی طرح غیبتوں کے رعب بھی مختلف ہوتے ہیں اب اگر کوئی دشمن کوئی دلی کرے تو اس کے مقابلے میں ہمیں اپنی دہلیز کی نیکی سے کام لےنا چاہیے۔ غلطی سے نہ ہمارے ساتھ یہ دشمن کی ہوتی رہے کہ اگر نہ ہو جائے (یہ ایک دہلیز کی نیکی ہے) لیکن اگر جہی کے عوض دشمن سے بہتر طریقہ کیا جائے تو یہ من ہے۔ (نمبر پندرہ)

وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا

اور جو بات لگتی ہے الٹی کو جو سہل رکھتے ہیں

وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا

اور جو بات لگتی ہے الٹی کو جس کی جہی قسمت ہے

۱۵۔ یعنی بہت بڑا اصول چاہئے کہ ہر بات سہل کر بھلائی سے چاہے۔ یہ اخلاق اور الٹی قسمت اللہ کے ہاں سے ہر قسمت والے خوش نصیب اقبال منہ سے نکلتی ہے (اگرچہ اہل تکبر الٹی حریف اور دشمن کے ساتھ ساتھ کر سکتا) یا تھا جو حسن معاش اور خوش اخلاق سے سزاوارک ہوتا ہے لیکن ایک دشمن وہ ہے جو کسی معاملہ اور کسی گنہگار سے دشمنی میں چھوڑ سکنا کہ کسی بھی خوشامد یا بدیہی تو اس کا نصب العین ہے کہ تم کو ہر طرف نقصان پہنچائے ایسے کچھ شیطانوں سے محفوظ رہنے کی دعا کے بغیر نہیں کر سکتے۔ (نمبر دہائی) وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا کے مقابلے میں بھلائی کرنے کی نصیحت صرف میں تو اس کو ملتی ہے جو ہر قسم اور خواہشات کی مخالفت پر عقیدہ ہے۔

دُوسرا خطبہ جو افواہ غیبی ہے: یعنی جس کو غیبت ذلیل و مبطل کا بڑا اندھا ہے اسی کو یہی نصیحت ملتی ہے جس پر جب الٹی مناسبت جہاد میں ہوجاتی ہے تو یہی نصیحت لگتی ہے۔ (نمبر پندرہ)

وَلَا تَأْكُلْ أَمْوَالَكُم مِّنَ الشَّيْطَانِ

اور جو کبھی چوک لگے تمھیں کہ شیطان

نَزَعًا فَإِنَّهُ يَالْتِغِيهِ إِلَهُهُ هُوَ

کے چوک لگانے سے تو بھاگ کر اللہ کی جھب دی

التَّائِيَةُ الْعَلِيمَةُ

ہے غیب والا جاننے والا

شیطان کا مقابلہ ۱۶۔ یعنی ایسے شیطانوں کے مقابلے میں نرمی اور صبر درگزر سے کام نہیں چلائے۔ اس اس سے بچنے کی ایک ہی تدبیر ہے کہ خداوند

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑا چار دن اور طاقت کے بعد یہاں کی ہوئی کہ وہ دیکھیں کہ جاتی رہا اور وہاں سے فریاد دیا۔ (نمبر پندرہ)

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ

نور ہمارے گھر نیکی اور نہ بدی

إِذْفَعُ بِالْأَيْمَنِ هِيَ أَحْسَنُ وَلَئِنْ

جواب میں دو کہ جو اس سے بہتر ہو چلا

الَّذِي يَمِينُكَ وَيَمِينُ عَدَاؤِكَ كَانَتْ

تو کچھ لے کر گھر میں نور جس میں غصہ نہیں گویا

وَلِيَّ تَحِيَّةٍ

دوست اور بے غراہت والا

والی کے اخلاق جو ان اہل بیت میں ایک ہے وہ الٹی اندک جس میں اخلاق کی خبر ہوتے ہیں اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ یعنی خوب سمجھ لو نیکی بدی کے اور بدی نیکی کے برابر نہیں بدی نیکی کے درمیان کی تمیز دیکھنا ہے۔ لہذا ایک نیکی دوسری نیکی سے ایک بدی دوسری بدی سے مزید ہے کہ بدی ہے، لہذا ایک موافق بات ہر خصوصاً ایک الٹی الٹی کا مسلک جو ہونا چاہئے کہ برائی کا جواب برائی سے نہ دے بلکہ جیسا کہ گناہوں اور برائی کے مقابلے میں بھلائی سے خوش آئے اگر کوئی اسے سخت بات کہے یا برا مسئلہ کہے تو اسے مقابلہ دے طرز اختیار کرنا چاہئے جو اس سے بہتر ہو۔ مثلاً غصہ کے جواب میں نہ اپنی گالی کے جواب میں تہجد و شکر اور غصہ کے جواب میں نرمی اور مہربانی سے پیش آئے۔ اس طرز عمل کے نتیجہ میں تم کو کچھ لے کر سخت سے سخت دشمن بھی اچھا رہ جائے اور اگر دل سے دوست نہ ہے تاہم ایک وقت آئے گا جب وہ ظاہر میں ایک گمراہ اور گرجش دوست کی طرح تم سے ہٹاؤ کہ نہ لگے گا بلکہ ممکن ہے کہ کچھ دنوں بعد سچا دل سے دوست بن جائے اور دشمنی اور دوست کے ایہات کمر خراب سے نکلا جائیں گا۔ قال عَنكَ مَوْلَايَ فَيَقُولُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ قَدْرَيْنَ لَا يَنْفَعُ وَفَتْحُهُ مَعَهُ دُورٌ وَمَعَهُ دُورٌ ۱۷۔ اس کی شخص کی غیبت کی افواہ میں سناپ ہوگی کہ اگر کوئی نرم و نرمی اور خوش اخلاق اس پر اثر نہ کرے اور دوسری بات کہ تم کو گناہیں افروختہ ہوتے ہیں۔ یہی اصل دعوہ الی اللہ کے انتساب پر غاڑ ہونے والوں کو بہت زیادہ صبر و شکیں اور حسن ظن کی ضرورت ہے۔ (نمبر چھٹا)

برائی کے بدلے اچھائی کرو: بعض علماء نے آیت کا یہ مطلب بیان

حقانیوں میں روا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت
نی ان کے لئے اور ان کی غلطی سے اور اس کے خلاف کی بدعتوں میں کیا
پس نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ

عبد نہ کر، سورج کو اور نہ چاند کو

وَالسَّجْدَةُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ

اور عبادت کر اللہ کو جس نے ان کو بنایا

إِنْ كُنْتُمْ رِیَاءً تَعْبُدُونَ

اگر تم اپنی تعریف کے لئے عبادت کرتے ہو

یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت
تھے کہ ان کے لئے اور ان کی غلطی سے اور اس کے خلاف کی بدعتوں میں کیا
پس نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عبادت نہ کرنا جائز نہیں

عبد نہ کر، سورج کو اور نہ چاند کو
انسان اور عبادت کرنا جائز نہیں ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت
تھے کہ ان کے لئے اور ان کی غلطی سے اور اس کے خلاف کی بدعتوں میں کیا
پس نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت

عبد نہ کر، سورج کو اور نہ چاند کو
انسان اور عبادت کرنا جائز نہیں ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت
تھے کہ ان کے لئے اور ان کی غلطی سے اور اس کے خلاف کی بدعتوں میں کیا
پس نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عبادت نہ کرنا جائز نہیں
انسان اور عبادت کرنا جائز نہیں ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت
تھے کہ ان کے لئے اور ان کی غلطی سے اور اس کے خلاف کی بدعتوں میں کیا
پس نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت

شیطان کی کوشش اور اس کا ازالہ

یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت
تھے کہ ان کے لئے اور ان کی غلطی سے اور اس کے خلاف کی بدعتوں میں کیا
پس نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

اور اس کی آیتوں میں رات اور دن

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

اور سورج اور چاند

عظمت الہی کے دل کے لئے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت
تھے کہ ان کے لئے اور ان کی غلطی سے اور اس کے خلاف کی بدعتوں میں کیا
پس نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سے بہت

سیرت میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا، اَلَا یَسْتَفْهِیٰ عَنْ یَّکْرَمَہٗ کہتے تھے کہ اس میں کبر
معاصل ہے لہذا ہم قرآن میں فرمایا کہ جس نے سب تمام اہل جنہ کے بارے میں فرمایا
کہ اَلَا یَسْتَفْهِیٰ لَیْکَ اِیَّامٌ عَلَیْہَا یُحْیٰی مِیْنَہٗ جے کہ دوسری آیت کے ختم پر کچھ فرمایا
جائے تو کھرا کہ وہ کھل کر آیت سے وابستہ ہو چکا ہے تو وہ اب اس پر جانے کا کام
آگیا آیت سے وابستہ آیت ہے تو اس کا اہل انوار اور انوار ہے۔ (حوالہ: مفتی اعظم)

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنَّكَ تَرٰی الْاَرْضَ

اور ایک اُس کی نشانی یہ کہ تو دیکھتا ہے زمین کو

خَاشِعَةً وَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَیْہَا الْمَآءَ

ابلی پڑتی پھر جب اتارا ہم نے اُس پر پانی

اهْتَزَّتْ وَرَبَّتْ اِنَّ الَّذِیْ اَحْیَاہَا

تاری ہوتی اور ابھرتی ویشل جس نے اُس کو زندہ کیا

لَمَنْحِ الْمَوْتِ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

وہ زندہ کرے ہر چیز کو وہ سب کچھ

قَدِیْرٌ

کرسکتا ہے

زمین کی خاصیات اور یعنی زمین کو کچھ بھاری چب چاب، بالکل وغیرہ
ہو جس میں ابلی پڑتی پڑتی ہے۔ فحشی کے وقت ہر طرف خاک ابلی ہوتی نظر
آتی ہے۔ لیکن جہاں بارش کا ایک چھینٹا پڑا پھر اس کی تڑاؤ کی دھن اور اُبھار
فائل دیکھ جاتا ہے آخر یہ انکباب کس کے دست قدرت کے تصرف کا نتیجہ
ہے جس نے خدا نے اس طرح اس کو زندہ کر دیا اور دوسرے ہونے انسانوں
کے بدن میں وہ بارہاں جس اہل ملک اور اہل وقت کا حلقہ مرے ہوئے دلوں کو
ادعت الی اللہ کی تائید سے اس کو حیات کا روحانی کارسکنا ہے۔ لہذا وہ سب
کہہ کر سکتا ہے اُس کی قدرت کے سامنے کوئی مانع اور نہیں۔ (مجموعہ جلی)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْعِدُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا

جو لوگ تجھے چلتے ہیں ہماری باتوں میں

لَا یَخْضَعُوْنَ عَلَیْنَا اَفَمَنْ یُلْقٰی فِی

وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں بھلا ایک جو پڑتا ہے

تو حید الہی کے دلائل چاند سورج اور پورا نظام کائنات

معمولی ان میں سے ہر ایک جی اپنے ہاتھ اپنے اگلے کے احباب ہوئے ہے
اور اس کی وحدانیت اور صفات کا ذکر پر دلالت کرتی ہے ان کے چاند سورج
کو بندہ نہ کرے یہ تو فحش ہیں تمام اس طرح تمام ہیں بلکہ اُس نے خدا کو بندہ نہ کر دیا جس
نے ان چاند کو پیدا کیا ہے۔ ہر ایک چاند سورج کی طرف رائے سے ہر انسان
رات کو کوئی چاند نہ دیکھتا کہ وہ سورج چاند سورج کو بندہ نہ کرے یہ تمام صحت
کرتی۔ رات دن کے ساتھ چاند سورج کو بندہ نہ کرے یہ تمام صحت میں رات دن
کو فحش کرنے سے بچ رہا وہ اس پر چھپے کہ وہ چاند سورج کو بندہ نہ کرے یہ تمام
چاند سورج اسی رات دن کی طرح ہیں۔ (مجموعہ جلی)

فَاِنْ اسْتَكْبَرُوْا فَاَلَّذِیْنَ عِنْدَ

پھر اگر غرور کریں تو یہ لوگ تجھے

رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ بِاللَّیْلِ وَالنَّہَارِ

ہر ایک کے چاند سورج کو بندہ نہ کرے یہ تمام صحت میں رات دن

وَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ

اور وہ نہیں سمجھتے

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے ہر ایک اور اگر وہ غرور کرتے ہیں تو
بائع ہے اور ہر ایک اور اہل کو بندہ نہ کرے خدا نے اہل کی عبادت کی طرف
آنا نہیں چاہتے تو ان میں اپنا ہی نقصان کریں کہ اللہ کو ان کی کیا پروا ہو سکتی
ہے۔ ہر ایک کی صحت و بے نیازت کا یہ عالم ہو کہ اللہ کو بندہ نہ کرے ہر ایک
وہ اس کی عبادت اور تعلق اور بندہ نہ کرے میں شامل رہتے ہیں ان کی سمجھت میں ان
اتما ہے اُس کے سامنے وہ بھلا ہے کیا چاہتے ہیں اور ان کا غرور کیا چاہتے ہے۔
خدا کو کوئی جھوٹی شکی اس کے اپنی نقصان کرے ہے۔ (مجموعہ جلی)

وہ ہر ایک اور اہل کو بندہ نہ کرے خدا نے اہل کی عبادت کی طرف
آنا نہیں چاہتے تو ان میں اپنا ہی نقصان کریں کہ اللہ کو ان کی کیا پروا ہو سکتی
ہے۔ ہر ایک کی صحت و بے نیازت کا یہ عالم ہو کہ اللہ کو بندہ نہ کرے ہر ایک
وہ اس کی عبادت اور تعلق اور بندہ نہ کرے میں شامل رہتے ہیں ان کی سمجھت میں ان
اتما ہے اُس کے سامنے وہ بھلا ہے کیا چاہتے ہیں اور ان کا غرور کیا چاہتے ہے۔
خدا کو کوئی جھوٹی شکی اس کے اپنی نقصان کرے ہے۔ (مجموعہ جلی)

کچھ وہ کس مقام پر ہے۔ حضرت ان میں ان میں دوسری آیت کے آخر میں
لَا یَسْتَفْهِیٰ عَنْ یَّکْرَمَہٗ کہتے تھے۔ ہر ایک اور اہل جنہ کے بارے میں فرمایا
کہ اَلَا یَسْتَفْهِیٰ لَیْکَ اِیَّامٌ عَلَیْہَا یُحْیٰی مِیْنَہٗ جے کہ دوسری آیت کے ختم پر کچھ فرمایا
جائے تو کھرا کہ وہ کھل کر آیت سے وابستہ ہو چکا ہے تو وہ اب اس پر جانے کا کام
آگیا آیت سے وابستہ آیت ہے تو اس کا اہل انوار اور انوار ہے۔ (حوالہ: مفتی اعظم)

چرا ہے پہلے تو رات کے متعلق بھی ایسی ہی اختلاف پڑ چکا ہے پھر دیکھ لو ہاں کیا انجام ہوا! (عمرہ جلدی)

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

اور اگر نہ ہوتی ایک بات جو پہلے کہی گئی تھی

رَبِّكَ لَفُخْضِي بَيْنَهُمْ

دیکھ کی طرف سے تو ان میں فیصلہ ہو جاتا

تو بات دوسری اگلی جتنی کہ فیصلہ آخرت میں ہے۔ (عمرہ جلدی)

وَأَنَّهُمْ لَغَيِّ شَقِيٍّ مِّنْهُ مُرِيبٌ

اور وہ ایسے جہنم میں ہیں جن قرآن سے جو جہنم نہیں لینے دیتا

جہنمی کلمہ شہادت ان کو جہنم سے دیکھنے دیتے ہر وقت دہل میں کھینچتے رہتے ہیں۔ (عمرہ جلدی)

مَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ

جس نے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جس نے

أَسَاءَ فَعَلِيَهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ

کی بُرائی سو وہ بھی ناپاکی پر اور تیرا رب ایسا نہیں کہ ظلم کرے

لِّلْعَبِيدِ

بندوں پر ہوتا

عمل کی اہمیت دیکھنی خدا کے پاس عمل نہیں، ہر آدمی اپنے عمل کو کھیلے، جیسا کہ وہ چاہتا ہے۔ مگر یہ کسی کی عقل اس کے پاس خالص ہوگی نہ ایک کی ہدی اور دوسرے پر ڈالی جائے گی (راہ)۔ چونکہ عقل ہدی کا ہوا چاہا ہوا نہ قیامت کے دن ٹھکا اور کھلا کر حال کرتے تھے تو قیامت کب لے گی اس لئے اس کے متعلق لڑا ہوا ہے۔ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ" (عمرہ جلدی)

الْبَيْتُ يُرَدُّ عَلَيْهِ السَّاعَةِ

آسی کی طرف جہاں ہے قیامت کی خبر کا ہوتا

قیامت کا علم ہم کو نہیں آئی کہ خبر ہے کہ قیامت کب آئے گی ہمارے سے ہذا ہی اور خبر دیکھنی دیکھتے وقت کی زمین نہیں کر سکتا جس سے دریافت کر کے بھی کہے گا "ما المسئول عنها بعلم من الساعة"۔ (عمرہ جلدی)

وَشَفَاءٌ

کا دور کر دینا

کتاب عمل دیکھنی لغو اور بیہودہ شہادت تو بھی نہیں ہونگے ہاں اس قدر ترجمہ ایک آدمی کر سکتا ہے کہ یہ کتاب مقدس اپنے اوپر ایمان لانے اور عمل کرنے والوں کو کسی جیب ہدایت و نصرت اور سوچو جو جو عطا کرتی اور ان کے قلوب اور معدوں کے درگم دکھا کر کسی طرح بھلا چکا کر رہی ہے۔ (عمرہ جلدی)

وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي أَذَانِهِمْ

اور جو یقین نہیں لاتے ان کے کانوں میں

وَقَرُّ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى

بوجھ ہے اور یہ قرآن ان کے کان میں اندھا دھار ہے

منہ شدہ فطرت والے ہر جہنم جس طرح غشا (پتھر) کی آنکھیں سورج کی روشنی میں پتھر پھانسی ہیں ان نگہروں کو بھی قرآن کی روشنی میں کھول کر نہیں آتا۔ اس میں قرآن کا کیا قصور ہے نگہروں کو پاتے کیا تھا کاشعلہ قصور محسوس کر کے طلاق کی طرف توجہ ہوں۔ (عمرہ جلدی)

أُولَٰئِكَ يَنَادُونَ مِنْ مَّكَانٍ

ان کو پکارتے ہیں اور کی

بُعِيدٍ

جگہ سے

ہذا سننی کسی کو اور سے آواز دو تو نہیں سنا اور سے تو ابھی طعن سمجھتے نہیں۔ اسی طرح مگر یہ قرآن بھی صداقت اور حقیقی صداقت سے اس قدر دور ہے کہ جہنم کی آواز ان کے دل کے کانوں تک نہیں پہنچتی اور کبھی پہنچتی ہے تو اس کا ٹھیک مطلب نہیں سمجھتے۔ (عمرہ جلدی)

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

اور ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب

فَاخْتَلَفَ فِيهِ

پھر اس میں اختلاف پڑا

ہذا سننی جیسے آج قرآن کے ماننے اور نہ ماننے والوں میں اختلاف

شہداء شہید

۲۰۰۰ کے لئے کیے

نہایت ہی قریب کی ایک لٹریچر گروپ کی جانب سے منعقد کی گئی تھی۔ یہ گروپ "آرٹسٹس فور اے چنجنگ ورلڈ" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

آیت کے مختلف معانی:

تو نہ تو کھڑے اصل عورت اس طرح بھی بنا ہے کہ اسے نہ انہما میں
 آپ کو کچھ غم نہ آئے آپ کے لیے یہ بات کافی نہیں ہے۔ آپ مجھ پر
 بڑے پرہیزگار ہیں۔ ان شکایات میں سے بعد از بات ال کو آپ کے سوا میں
 ضرور دیکھ کر کہہ گا، شاید سونے سے مراد ہے۔ حالانکہ اسی وقت ان کے
 دل ہمارے آپ کے سر کو چاہتے تھے۔ یا یہ مطلب ہے کہ نہ تو کوئی ہو رہا ہے
 ان کے لیے کیا ہے اسے کافی نہیں ہے کہ اگر وہ چاہے وہ ان کے کوئی
 بات میں بھی نہیں ہے لیکن وہ ضرور بات کا یہ دوسرا دھڑکنا اور

الْأَنْفُسُ فِي مَوَاقِفٍ مُنْجِلَةٍ لِيَعْلَمُوا

میں نے اسے دیکھا تھا۔ وہ میری طرف سے ہنس رہا تھا۔

الْأَكْبَرُ الْكَلْبُ

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

[illegible]

مختصر و اذنی طاہرہ فی حقہ۔ بی جا، جس کی ٹانگے میں وارہا ہے مجھے ۷
نیا لایا ہے ہزاروں کمالی اور گھٹائی شمار و چھوڑ دینا ہے۔ (غیر ملکی)

سُرُّهُمْ لِيَتَّبِعُوا فِي الرِّفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ

اپ کو لہا اٹھئے ان واسے ٹھوئے رہتا پس اور فوجا لئی جا رہی ہیں

حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْفَخْرُ الْكَافِرُ

میں نے اپنے دل سے اس کی تائید کی۔

تکدورت کے ٹکڑے کا پیکر قرآن کی کھانیت کے دوسرے اداکار ہیں۔
 جو اپنے خود سے اب ہم کو خود کو کی برکوں میں اور ان کے طاری
 ارف مہر۔ وہ یہ بلکہ سارا دین میں اپنے دست کے دوسرے دہا میں ہے
 تو کے ستر آں میں قرآن کی معاشقہ ہنگی روزہ میں نہ ملے۔
 نظر کرنے لگے وہ کون سے تاجیں؟ اہل اسلام کی عظیم الشان
 دولت جو سلسلہ اسباب ظاہری نے باطن پر خلاف آں کی
 میں طاری قریب ہے نہ ہم چہ پی سحر کرنا نہ ہم کھارنے نہ نورانی ہاں
 کا طالعہ اور "قرآن" سحر کر کے کرب کے اندر اور صف۔
 وہ جہاں کے اندر چاہوئے آقا کھوں سے کچھ کھارے ہیں
 دوت سے۔ جہاں تو کے قدرت سر۔ حال خود کو گئے اہل
 چاہے دوسرے جہاں کی چیزوں میں ملے۔ تہاں تو کے
 صابیت اہستہ کاوت سے ہے اور تو نے چاہا تو کے
 تہاں میں شہنشاہی ہو۔ اور توں قہر کی معاشقہ میں
 ہوئے۔ کہہ رہا تھا اس قسم کے تمام جن کی کوئی اور
 شرف چھو کہ اس کو کشتہ نہیں رہا لہذا قاتل زمان کے
 اہل ہندوستان کے اس سے "تکدورت" کے تہاں اور۔

[illegible]

اَوَلَمْ يَكْفِ بِرُؤُوسِكُمْ اَنْتُمْ عَلٰى كُلِّ

قیامت جتنی ہے

یعنی کواکب کی ایک دنیا آئے گا اسے جب تمام طے چکے گا
 کئی جہنم میں رہا ہے کہ کتنے عورتوں کے ساتھ تکرار ہے
 جس میں وہی ایک اور ہے، ایک اور کئی کئی جہنم میں ہے
 اور ایک اور جہنم میں ہے، اور ایک اور جہنم میں ہے
 ایک اور جہنم میں ہے، اور ایک اور جہنم میں ہے
 اور ایک اور جہنم میں ہے، اور ایک اور جہنم میں ہے
 اور ایک اور جہنم میں ہے، اور ایک اور جہنم میں ہے

اثبات تقدیر

مذکورہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے

حضرت قرآن کی (۱) میں پچھلی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے

بعض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت

مذکورہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے کہا کہ میں نے

وَسَيُزَكِّيهِ أَجْمَعًا رَبِّ فَيَذَرُ فِي
الْجَنَّةِ وَفِي الْجَنَّةِ فِي التَّعْنِينِ
بِهَيْبَةٍ مِنْ رَبِّهِمْ وَأَنْتَ

اچھے دور۔ ایک نے خط لکھ کر دیا کہ وہ اپنے بکر کے غلوں اور مرغیوں
 پر جس طرح طعن لے لے لے کہ میں عراق کے ہر رست پر ایک شیخ منسلک ہے
 تو کوئی کون طرف سے جتنی کہیں نہ رہے، ہر پروردگار کے عذری اور ان کے
 کفر پر تو کون حد کا معاملہ مستحق ہے؟ **قَالَ لَا** یعنی میرا یہ عبادت ہے
 تم ہی کا کیا نام کرنا؟ (۱۰۱۰) اور اس نے یہ دینی شریعت

اور جن میں اختلاف ہو اور اس میں کوئی ایک عین شریعت کے بعض میں عام
 اگر بڑی حد تک شریعت میں یہ مسابک کر کے لئے کسی سے دے
 دے میں کوئی فرق نہیں (۱۰۱۱) اس طرح تو ایک ہی کی حکام میں اختلاف
 ہوتے ہیں (۱۰۱۲) اور رسول اللہ ﷺ نے جو عین بیت المقدس کی
 طرف نہ کر کے نہ چڑھی مگر یہ مسابک ہو گیا اور ایک کی طرف رخ کر کے
 آپ نہ چڑھنے کے اس اختلاف کے بعد دین اسلام کی وحدت پر کوئی اثر
 نہیں پڑا۔ دین حق ایک ہی ہے اور شریعت میں اس میں اختلاف اور احکام میں
 اختلاف ہے تو اس سے ہر دین کا اختلاف نہ ہو سکتا۔ اس کا نام ایک ہی
 ہے **قَالَ لَا** خدا اور اس کا مخالف اور جس سے نہ ہے کتاب (۱۰۱۳) اور یہی

اِنْ اَقْبَمُوا لَدَيْنَ وَلَا تَفْرُقُوا فِيهِ

یہ کہ قلم لکھو اور اس کو ہر اختلاف نہ اور اس میں نہ

ہو جاتی۔ البتہ اس کی حدیں کو لکھو اور اس میں کوئی فرق نہ ہو۔
 اصل سے تو ہم بھی نہ اس میں کسی فرق کی طرف اختلاف نہ ہو۔
 جس سے (۱۰۱۴)

اقامت دین فرضی اور اس میں تفرق حرام ہے

یہ بھی ظاہر ہے۔ وہ یہ مشنک ہیں البتہ اصول عقائد میں تو یہ
 رہا۔ آیت پران میں یہ اصول رہا۔ **فَاَنْزَلْنَاهُ فَاَوْفَىٰ نَذْرًا لِّكَ** یعنی یہ
 نیز دین کا نذرانہ جو تم پر یہ ہوا کہ وہ جو فرق کیا کرنا ہے اور جو فرق
 کی جڑ ہے وہ اب اپنا سوہنہ شریعت کے مشنک ہے کہ میں ماوراء
 بھی نفس آ کر اس سے ثابت ہے کہ کوئی احکام میں۔ اور انسانی شریعتوں میں
 جڑی اختلاف بھی میں جو کہ اس سے ہے۔ **اَلْجَنَّةُ مَعَتْجَفٌ مَّشْكُوٌّ**
وَيُفْتَقِدُ اس جہنم سے ثابت ہوا کہ آیت کے اس جہنم میں دین کی
 ذمت کا تصور اس میں کوئی فرق نہ ہو نہ تفرق ہے وہی اسلام علیہ جو
 سب انہما یہ ہم اسلام کی شریعت میں ملے کہ (۱۰۱۵) اصل میں یہ ہے اس میں
 میں تفرق نہ ہو۔ اور ہر وہ سب ہلاکت اس میں ہے

حدیث: حضرت براء بن عسور فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول
 اللہ ﷺ نے عمار سے فرمایا ایک سیدہ عاتکہ بھی ابھرا اور حکم کے لئے

آئینہ چاندین کے فروغی اختلافات

تفرق ممنوع میں داخل نہیں

اس سے واضح ہو گیا کہ قرآنی مسائل میں اختلاف اور وحدت میں کوئی تفرق
 علم اور ان میں کوئی تفرق نہ ہو۔ اس سے کوئی کوئی اختلاف ہے۔ اور اگر چہ
 کو اپنے اپنے وقت کے کوئی تفرق نہیں تو اس میں باہم اختلاف ہوا اختلاف
 کے ان کے بار بار آئے ہیں کہ تفرق ممنوع اس میں کوئی تفرق نہیں۔ یہاں اختلاف
 صحابہ و انصار میں تفرق نہ ہے۔ چاہے وہ باہم اختلاف نہ ہو۔
 اور اس سے عمار کو یہ حکم اور اس میں کسی شک اور نہ
 اور ان میں کوئی تفرق نہ ہو۔ (۱۰۱۶) اور اس میں

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ

جو دین ہے شریعت کو انہوں کو وہ چاہی جس کی طرف

اِنَّ اللَّهَ يُجَنِّبُكُمُ الْيَهُودَ مِنْ اِيْشَاءِ

قرآن کو یہ ہے کہ وہ ان سے بچائے جس کی طرف سے اس کو چاہیے

جیسا کہ حالت موجود بھی مولا مرزا احوال کو جس میں مشاہدہ کرنے میں مشا
آپ نے اس سے پہلے کے طالب دہے ہیں کہ کشش اور تلبیہ ہوتی ہے کہ سب
کے گھر جان کر کے اپنی گھر میں مل کر باہر کے کلاں جہاں کے راستہ میں فساد
خوشگلی کی صورت میں یہ عام اور بدستور تہہ وہ ہوتا ہے کہ کسی کو کسی سے
کی کوئی بددستی ہوتی ہے یا ان کے سامنے تو یہاں کے خلاف لڑیں کیجئے کسی بددستی
غیر معمولی طور پر کسی شیخ معظمہ اور سادہ کی خدمت کی گھر میں عام فرمایا اور
قادر الہی کے بچہ پر کسی اور بددستی اور فساد اور سرکشی کی صورت میں آئے
اور ان کے اس کتاب میں علم سے دیکھتے ہیں کہ اس میں انقلاب پیدا کر دیا جائے اور
ان عادی اور کفر کی قاعدہ سے منطقی ہو گا بھر جائے انکا اہمالت موجود نہیں
نکاح پر چلے آئے ہیں کہ کھنکھائی میں سے کہ تمام تہہ پہلے بلکہ ہر ایک کو اس
کی استعداد اور اہلی کی رعایت سے تہہ مناسب ہو جائے اور کیا کر دیا جائے اور
یہ بددستی کا فہم ہے کہ کسی کو کسی کی صورت میں ملے ہو گا کہ سب کے ملے اور
پچھلے حالات کی سے سامنے ہیں۔ (قرآن مجید)

آیت کا شان نزول: اہم نبوتی نے حضرت غیب میں اس آیت کا یہ حال
تخل کیا ہے کہ یہ نے بطور طریقہ تفسیر اور توحید خارج کے مال و دولت کو دیکھا اور
ان کے دلوں میں بھی مالہ دہی کی تشبیہ ہوئی اس پر یہ آیت مان ہوئی اور
حضرت لہو میں توحید فرماتے ہیں کہ صاحب جسد میں سے بعض حضرات نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس وقت اور کلام کا تھا کہ تہہ تعالیٰ
میں مالہ دہی سے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (روایت لسانی و دیگر)

حکیمانہ نظام: مسلمان ہونے کے بعد یہ کہ نظام عالم کی مصلحت سے اللہ تعالیٰ نے ہر
انسان کو اس اور اس میں وصیت وہ حکم دیا کہ ایک حکیمانہ انداز سے رزق
کی تقصیر فرمائی ہے لیکن کائنات کی جو تین صورتیں ہوتی ہیں کہ کسی کی پس منظر سے ہر
فصل کو بہرہ اندہ کیا ہے اور رزق پائل زمین آسمان اور ان کی مخلوقات سب
انہوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور یہ سب چیزیں اللہ کی
ودایت پر دلالت کرتی ہیں

نگلیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں

اس کے بعد کہی شخص کو کوئی تکلیف نہ ہوگی تہہ وہ اس کے اپنے احوال
کی جو سے پہنچتی ہے۔ جہاں آئے وہاں پر اللہ تعالیٰ کا شعور کرنے کے بجائے
اپنے گناہوں میں سرزد ہوتا ہے۔ وقتاً آنکہ یکتہ مفرض مجتہدہ لہذا
کنست اللہ یکتہ زلفوا غل کثیرہ کا کیا مطلب ہے۔ حضرت صریح
سے بات ہے کہ جب یہ امت از ان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قسم ہے جہاں ذات کی گھر سے نبض میں پیری ہو جائے۔ جس شخص کو

کسی سزا سے کوئی نراش گنتی بنے یا کوئی رنگ و ہر کسی ہے۔ یہ قدم کو خوش ہوتی
ہے۔ یہ سب اس کے گناہوں کے سبب سے ہوتا ہے اور ہر گناہ کی مراد اللہ
تعالیٰ میں دیتے بلکہ ہر گناہ اللہ تعالیٰ سے مداف کر دیتے ہیں اور ان سے بہت
نزد ہوتی ہیں اور ان کی مراد ہی ہوتی ہے۔

عارفانہ تفسیر: حضرت اشرف المصنفین نے فرمایا کہ ہر طرح جیسا
از پیش ہوا رنگینوں میں ہوں کے سبب آتی ہیں اسی طرح جیسا امر میں بھی کسی
مثلاً تہہ تہہ ہوتے ہیں آدمی کے کوئی ایک گناہ ہو کر ہو گیا تو وہ سب میں جاتا
ہے دوسرے گناہوں میں جاتا ہونے کا یہ عیب کہ عارفانہ حرج نے لکھا ہے
امثال میں کھتا ہے کہ گناہ کی ایک تہہ سے پہنچتی ہے کہ اس کے ساتھ دوسرے
گناہوں میں جاتا ہوا جاتا ہے اسی طرح کسی کی ایک تہہ ہے کہ یہ سب ایک
نکلی اور ہی۔ (نکلی گناہوں کی تہہ ہے۔) (دوسرے غلطی سے)

ایک حد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی بندے کے کوئی گناہ ہو
جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ان گناہوں کے گناہ کے واسطے نہ ہو تو تہہ
تعالیٰ اس کو کوئی گناہ ہو اگر میں جتنا روئے ہے تاکہ اس کے گناہوں کا قہار ہو
جائے۔ (نکلی گناہوں کی تہہ ہے۔)

تقسیم رزق میں حکمت الہی معیار ہے

حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے تقسیم رزق میں عید الہی حکمت و
حیثیت کو بیان فرمایا کہ وہ جتنی حکمت سے جس کو عطا فرماتا ہے۔ رزق وہ فرماتا
ہے جس میں یہ صورت ہوتی ہے کہ کسی کو تہہ عطا فرماتا ہے۔ رزق کوئی گناہوں کا
خوابی حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔ اور جس پر رزق کی کمی گناہوں کا ہے اس پر پھر بھی
تخصت خداوندی ہی ہے ہوتا ہے۔ ہر ایک کی حکمت ہے کہ ایک تہہ ہوتا ہے
فصل پر بھی کائنات ہے ہر ایک کو تہہ رزق عطا فرماتا ہے۔ کسی اس کا حکم
ہوتا ہے۔ یہ تہہ رزق اس وقت کا گناہ ہے۔ ہر ایک کو تہہ رزق عطا فرماتا ہے۔ یہ تہہ
حضرت آدم کی تمنا: عطا دیتے ہیں ہے کہ جب حق تعالیٰ نے آدم علیہ
السلام کی پشت سے ان کی ذریت کو تہہ رزق عطا فرمایا۔ لہذا ان سے دیکھا
کہ تہہ رزق میں ہوا کہ تہہ رزق عطا فرمایا۔ لہذا ان سے دیکھا
پیدا کر دینے اپنے بندوں کے دوسرے رزق دینا دیکھا کہ ان کی
نہ کر دی جواب دیکھا۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے جہاں میں نے یہ جہاں تہہ رزق عطا
کیا جہاں کر دے اور یہ بات اسی پر موقوف ہے۔ خداوندی مراد ہے۔

علامہ طبرسی کی رائے: علامہ طبرسی کی رائے یہ ہے کہ ہر ایک کے بندے
مروا ہیں بلکہ اللہ کے (وہ خاص بندے ہیں جن کو اللہ نے اپنا وادہ دے کر آپ
کی کرامت سے نوازنا تھا کہ ان کے ان پر رزق کی انھیں عطا فرمایا اور ان پر رزق

امداد کے لئے مڑا ہوا ہے۔ (غیر منقول)

وَمِنْ آيَاتِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ

اور ایک اس کی تھالی ہے کہ چار چلے ہیں

كَالْأَعْلَامِ

اور اس جیسے بیڑا

ہو کہ جس میں کی گئی ہے بیڑا اور جسے اس میں کی گئی ہے

یہ ہے: "یہ بیڑا اور جسے اس میں کی گئی ہے۔ (غیر منقول)

إِنْ يَأْتِ الْيُنُكِرِ الرِّيحَ فَيُضِلُّنَّ

اگر چاہے غبار سے ہوا کو بھریں

زَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ

سارے دن اس کے پیچھے اس کی پیٹی

ہو اس کی اللہ کے تابع ہے جو جس کی اللہ کے قبضہ میں ہے

اور اگرچہ اس کے پیچھے سے غبار اپنی جہازوں کی چوڑیوں کے تھالی

کرتے رہ جائیں اور اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے پیچھے (غیر منقول)

إِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَتْلُكُ صَبَّارٍ

بجانب مقررہ بات میں ہے جس پر قائم رہنے والے کو

شَاكِرٍ

جو احسان ماننے والا

نکاحی طریق میں مومن اور مومنوں کے مصلحت سے ملتی ہے

جس کے لئے بہت ضرورت ہے کہ انسان مومن حالت پر مشغول ہو

مصلحت پر مبنی ہو کہ وہ اس کی قدرت اور عظمت کو پہچانے۔ (غیر منقول)

أَوْ يُؤَيِّدُ بِنَاصِيئِهِمْ

یا چاہے کہ اس کو اس کی کامیابی کے لئے مدد دے

عَنْ كَثِيرٍ

بہت سے لوگوں سے

یہ کہ جس کے قریب وہ ہے بعض اوقات اس کی پوش میں بدعتوں کو چھوڑ

وَعَلَّمَ الَّذِينَ يَبْرَأُونَ فِي آيَاتِنَا

اور انہیں اس میں وہ علم جو چھوڑتے ہیں ہماری قدرتوں

مَا لَهُمْ مِنْ فَيُحْيِيهِمْ

جس کو چھوڑ دینے کے لئے ہم ان کی جان بچاتے

مومن ہیں جو اس لئے کہ اس کے بعض اعمال کا بدلہ ہو اور ان کے

بڑے چھوڑ دینے کی وجہ سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

جس میں حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں "جو لوگ برحق اپنی توبہ سے سمجھتے ہیں

اس وقت ماخوذ ہوا ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جو لوگ قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے آیات خدا

وہی سے اپنی تفسیر میں تفسیر کے قیامت کوں جب اللہ کے سامنے جائیں تو

جس کو معلوم ہو جائے کہ کتاب سے سمجھنے کا یہ کمال۔ (غیر منقول)

فَمَا أَوْيَتْهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَّاعِ الْوَحْيِ

جو کہ وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

لَهُمْ نَبَأٌ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى

وہ ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَيْبٍ مِّنْهُم مَّنْ يَلُومُونَ

وہ ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

دنیا کے سامان سے دھوکہ میں نہ پڑو

یہ کہ جس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ کہ جس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ کہ جس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ کہ جس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

نکاحی طریق میں مومن اور مومنوں کے مصلحت سے ملتی ہے

جس کے لئے بہت ضرورت ہے کہ انسان مومن حالت پر مشغول ہو

مصلحت پر مبنی ہو کہ وہ اس کی قدرت اور عظمت کو پہچانے۔ (غیر منقول)

اللَّهُ إِنَّكَ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝

اللہ کے اور بچلے ان کو پسند نہیں آتے کونچہ ہو

معاف کرنا جو بد یعنی ظلم اور زیادتی تو اللہ کے بارگاہی حالت میں پسند نہیں
بہتر میں نصیحت یہ ہے کہ آدمی جتنا بدلے ملتا ہے اس سے بھی درگزر کرے
بشرطیکہ درگزر کرنے میں ہمت سنبھالے ہو۔ (عبریحی)

حدیث میں ہے اور گزرا کر سنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بسنے کی عزت
اور بڑھا دیتا ہے لیکن جو بدلے میں اصل خرم سے بڑھ جائے وہ اللہ کا دشمن
ہے۔ بجز برائی کی ابتداء اس کی طرف سے بھی ہائے گی۔ (عبریحی)

معاف کرنے کی فضیلت: بقولے حسن بصری کا قول کمال ہے کہ
جب قیامت کو ان لوگوں کو آئندہ سزا دی جائے گی جس کا کوئی ثواب اللہ کے ساتھ ہو
تو وہ کہہ اہو جائے اس خدا کو ان کو صرف وہی بخش کر دے گا جس نے (اپنے حق تلفی
کرنے والے سے) درگزر کر رکھا ہوگی یہ بیان کرتے حسن نے ہی یہ آیت چلی۔

اللہ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ یعنی اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو
دوسروں کو گالی دینے کی ابتداء کرتے ہیں یا انعام لینے میں ہر گز کوتاہی نہ کرتے
آگے بڑھ سکتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یہی حکم کرنے کی ابتداء
کرتے ہیں۔ (عبریحی)

وَلَمَّا انتَحَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ

اور جو کوئی بدلے لے اپنی مقصود ہونے کے بعد سو ان

مَاعَلَيْهِمْ مِّن سَبِيلٍ ۝

پر بھی نہیں کچھ لازم ہوگا

یہاں یعنی مقصود ظالم سے بدلہ لینا ہے تو انہیں الزام اور گناہ کچھ نہیں
ہوگا معاف کر دے یا نہیں (عبریحی)

حضرت ابو ہریرہؓ روایتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحریر فرما
تھے ایک شخص نے آپؐ کے سامنے حضرت ابو بکرؓ کو گالی دی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پہنچے میں آگے اور سنا لے گئے جب اس شخص نے حضرت ابو بکرؓ کو
زیادہ دیر کہا تو حضرت ابو بکرؓ نے بھی اس کی بعض باتیں لگادیں یہ سن کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توجہ فرمایا اور آپؐ اللہ کھڑے ہوئے پیچھے سے حضرت
ابو بکرؓ بھی پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ اب تک وہ مجھے گالیاں دیتا رہا، بات
آپؐ پیچھے ہے جب میں نے اس کی بعض گالیاں لگادیں تو آپؐ ناراض ہو
کر اٹھ کھڑے ہوئے (ان کی کیا وجہ ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تمہارے ساتھ (یعنی تمہاری حمایت کے لئے) ایک فرشتہ تھا وہ تمہاری طرف

آن کے لئے مقرر ہے۔ (حافظ سبکی معلم)

صَلَّىٰ رَاغِبًا إِلَىٰ الْغُلَامَةِ مِّنْ حَضْرَتِ عُمَانَ نَحْيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي طَرَفِ
اشارہ ہے۔ لیکن ان کا امتیازی وصف تھا اور اسی انسانی فی سبیل اللہ کے باعث
بشارت عظیم سے نوازا ہوئے۔

اور والدین اذنا اصحابہم المعنی: حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ پے متعلق
ہے۔ کیونکہ آپؐ اپنے عہد خلافت میں بائیسوں سے بغاوت پر مجبور ہو کر قتل
کیا۔ (سوانح کامل)

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۝

اور برائی کا بدلہ ہے برائی کی جتنی

بدلہ بدلے بدلے کے طور پر جو برائی کی جائے وہ جتنی جتنی ممکن صورت برائی ہوتی
ہے "سینہ" کا اطلاق اس پر مثلاً کیا گیا۔ (عبریحی)

آیت کی وضاحت: سلطان بن عیینہ کا بیان ہے کہ میں نے سلطان
ثوری سے کہا آیت و جِزَاءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا کا کیا مطلب ہے کہ اگر
کوئی تم کو گالی دے تو تم بھی اس کو گالی دو یا جو حمل کوئی تمہارے ساتھ کرے تم
بھی وہی بات اس کے ساتھ کر دو ثوری نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا
میں نے ہشام بن جحر سے اس آیت کا مطلب پوچھا تو انہوں نے کہا
(عبریحی ہے کہ) اگر آدمی کرے اللہ بھی کرے تو اس سے بدلہ لیا جائے یہ
مطلب نہیں ہے کہ اگر وہ تم کو گالی دے تو تم بھی اس کو گالی دو ہشام کے اس
قول کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ
وَجِزَاءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا کہتے ہیں وہ شیطان ہیں جو بیہودہ جھوٹی باتوں
کرتے اور جھوٹ کہتے ہیں۔ (رواد احمد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن
یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکثرت لغت کرتے

والے قیامت کے دن نہ اگر شہادتیں پر) شہادت دینے والے ہوں گے
نہ (کسی کی) شہادتیں کرنے والے (یعنی نہ ان کی شہادت قابل ہوگی نہ
شہادت کر دے اور نہ وہ ان کی شہادتیں قبول کرے۔)

گالی گویا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات گالی گویا کرنے والوں
کے متعلق فرمایا (اس سے وہوں کی برائی برابر ظاہر کرنا مقصود نہیں ہے) وہوں
میں جو ایذا کرتے ہیں وہ بڑا اکرم ہے لیکن یہ مقصود اگر اس (برائی کی حدود
سے) تجاوز کر جائے تو وہ بھی ویسا ہی ہو جائے گا۔ (رواد احمد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن
ہریرہ) یہ حدیث وہاں گویا ہے کہ اگر آدمی کرے وہ بڑا اکرم ہے اور جواب
دینے والے کو (یہ بات کا) جواب دینے کی ایک طرح کی اجازت ہے۔ (عبریحی)

فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَىٰ

باجر جو کوئی معاف کرے اور سبک کرے سوائے کا ثواب ہے

لَهُ مِنْ سَيِّئِهِ

لئے تمہاری گناہوں سے

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

إِسْتَعِينُوا بِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

يَوْمَ تَأْتِي سُيُوفُ الْمُؤْمِنِينَ

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

وَأِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا ذِخْرًا

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

فَرِحَ بِهِمَا

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

قَدَحَتْ أَيْدِيهِمْ قَانَ

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

بِلَدَيْهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ لِمَنْ يَشَاءُ

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

مَنْ يَشَاءُ لِمَنْ يَشَاءُ

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ لِمَنْ يَشَاءُ

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (تفسیر)

أَوْ مِنْ يَنْشَأُ فِي الْجِلْدَةِ وَهُوَ فِي

کيا ایسا شخص کہ پوزر نہ دیتا ہے زبور ص ۱۱۱

الْخَصَامُ غَيْرُ مُبِينٍ^(١٢)

☆ تجھ سے ملنا بات نہ کر سکے

صدق رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا۔

والله ما عندى القوي من الضعيف حتى اعدل الحق له ولا
عندى ما اضعف من القوي حتى اعدل الحق منه " خدا کی قسم میرے
نزدیک ایسا کمزور آدمی ہے کہ زیادہ قوی کوئی نہیں تا وقتیکہ میں اس کو حق سے نہ
دلوں اور میرے لئے ایسا قوی آدمی ہے کہ زیادہ کمزور کوئی نہیں تا وقتیکہ میں
اس سے (کمزور کا) حق وصول نہ کر لوں۔"

اسلام کے معاشری نظام میں مساوات کا مطلب

اسی طرح خلیل مصطفیٰ علیہ السلام سے اسلامی مساوات کا مطلب یہ ہے کہ
اسلام کی نظر میں ہر شخص کو مائے کی یکساں مواقع حاصل ہیں اور اسلام اس بات
کو یقیناً نہیں کرتا کہ چند بڑے بڑے اور چند چھوٹے لوگوں کے قانونی حق و تعارض
ہو کر اپنی اپنا دوا دیں قائم کر لیں اور چھوٹے تاجروں کے لئے بازاروں میں
بٹھنا اور بڑے تاجروں کی چنانچہ سڑک قمار خانچہ و اندوڑی اور اپنا دوا داران تجارتی
و معاہدوں کا ممنوع قرار دیکر نیز و کو "عقار فرائض" نقصانات و صعوبات اور
دوسرے مہمات کا عہدہ کر کے ایسا مائل پیدا کر دیا گیا ہے جس میں ہم انسان اپنی
ذاتی مساویت و عظمت اور سرمایہ کے حساب سے مائے کی حساب مواقع حاصل
کر سکتا ہے اور ان سے ایک غلامان معاشرے کی تعمیر ہو سکتی ہے اس لئے ہمارے
آدمی کا جو حقوق ہوتے رہے وہ ان حقیقت کا ترجمہ ہے اور اس طرح انسانوں
کے درمیان حسن و عدل و محبت و اخلاقیات و اوقات و اعمال و احوال کے کھدوے کو
مستطعمین جن کی اس طرح اس کائنات کو مائے کی من و مانگا جائے گا۔ (امام حسن علیہ السلام)

وَرَحِمَتْ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٠﴾

اور میرے رب کی رحمت بہتر ہے ان چیزوں سے جو آپ جمع کرتے ہیں ۵۰

جہاں تک نبوت و رسالت کا شرف تو ظاہری مال و جاہ اور دنیوی سائز
سلمان سے نہیں ملتی ہے جب اللہ نے دنیا کی روزی و رانی کی کھوپڑی نہیں ڈالی
پیغمبری ان کی کھوپڑی نہ کر دے۔ آگے دیکھ کے مال و دولت اور دنیوی سامان
کا اللہ کے ہاں ہے رحمت اور حق و انصاف کا بیان کرتے ہیں۔ (امیر مومنین)

نبوت میں کسی کی مرضی کو دخل نہیں

علامہ ابان یہ کہہ رہا تھا کہ جب کوئی بزرگی و برتری کو دماغی حاصل کرتے
کی قدرت نہیں رکھتا اور کسی کو اس اقلاب میں دخل نہیں ہے تو نبوت میں یہ
انصاف کا اعلیٰ مقام ہے کیسے ان کی مرضی اور مشیت کو دخل ہو سکتا ہے۔ اللہ
کی بارگاہ میں۔ بلا آدمی اسباب و تدبیر کی کثرت سے نہیں مٹا بلکہ نبوت
مقامت انسانی کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دنیوی مواقع تو اللہ کی نظر میں ہے قدر حقیر
اور قابلِ نفرت ہے۔ (امیر مومنین)

معیشت کا کام (مشاورت کی طرح) کسی یا اختیار انسانی ادارے کے سپرد
نہیں کیا جو منصوبہ بندی کے ذریعہ یہ طے کرے کہ معاشرے کی ضروریات کیا
ہیں؟ انہیں کس طرح پورا کیا جائے و مائل پیدا ہو کر کس حساب کیا جائے کہ
لوگوں میں کیا جائے اور ان کے درمیان آدمی کی تقسیم کس بنیاد پر کی
جائے اس کے بجائے یہ تمام کام اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھے ہیں اور اپنے ہاتھ
میں رکھنے کا مطلب یہی ہے کہ ہر شخص کو دوسرے کے حقوق کا گرا نیا کا کھانا
ایسا دیا جائے جس میں اگر (بیمار و دار وین و غیرہ) کے ذریعہ غیر انسانی
رہاگوں کی برائی نہ آجائیں تو وہ نظام خود بخود یہ تمام مسائل حل کر دیتا ہے۔

تقسیم حقوق و فرائض اللہ کے ذمہ ہے

اسی طرح یہ مسئلہ کہ کون کون کس سے شادی کرے یا طلاق مانگوں کے
انسانی نظام کے تحت خود بخود دیا گیا ہے اور اسے منصوبہ بندی کے ذریعہ حل
کر کے کسی کو خیال نہیں آیا یا مثلاً یہ بات کہ کون کون کس طرح کس کے شہر کو
اپنا میدان بنائے یا اسی قبلی و قبیہ اور سہبت کے بجائے حکومت کی منصوبہ
بندی کے حوالہ کر دینا ایک خود بخود کوئی ضرورت ہے اور اس سے نظام انصاف
اور ہمہ گیر ہو سکتا ہے اسی طرح تمام معاشرت کو بھی قدرت نے اپنے ہاتھ میں
رکھا ہے اور ہر شخص کے دل میں وہی کام اللہ دیا ہے اس کے لئے اور اس حساب
پر ہے اور اسے وہ برقرار رکھتے ہے انہماک سے اس کے لئے پورا پورا شخص خود بخود ایک
عالم کو ہی کیوں نہ ہو اپنے کام پر فوجی ہے اور ہی اپنے لئے سرمایہ فخر و کبر
ہے۔ "فَلْيُحَذِّرُوا بَيْنَهُمُ الْفِتْنَةَ فَمَنْ فُتِنَ مِنْهُمْ فَرَأَى فِي يَدَيْهِ مَالًا مِمَّا كَفَرَتْ
بِهِ يَدَايِهِ فَارْتَدَّ وَنَزَلَ عَلَى رَأْسِهِ ذُوقُوا عَذَابَ اللَّهِ الْعَظِيمُ" (اسلام نے
افراد کو اپنی آزادی نہیں دی کہ وہ ہر جائز و ناجائز طریق سے دولت سمیٹ کر
دوسروں کے لئے رافق کے دوزخ سے بدھ کر دیں بلکہ رافق آدمی میں عدل و
خیر کی تفریق کر کے تو دوزخ و جہنم اور دوزخ و جہنم کو ممنوع قرار دے دے۔

اسلامی مساوات کا مطلب: مذکورہ بالا اشارات سے یہ بات
انجمنی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ آدمی میں مکمل مساوات نہ عدل و انصاف کا
تخلیض ہے نہ مملکت میں قائم ہوتی ہے نہ ہو سکتی ہے اور یہ اسلام کو مطلوب ہے
ابن اسلام نے جس مساوات کو قائم کیا ہے وہ قانونی معاشرت اور ادارے
حق کی مساوات ہے اسلام کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا حق و برتری طریق کار کے
تحت جس شخص کے جتنے حقوق متعین ہو جائیں انہیں حاصل کرنے کے قانونی
تعمد اور معاشرتی حقوق میں سب برابر ہیں اس بات کے کوئی معنی نہیں ہیں
کہ ایک امیر یا صاحب یا مہم منصب انسان اپنا حق عزت کو سمجھتا یا مائے
حاصل کر لے اور غریب کو اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے وہ بدر کی
خواریں کھائی پڑیں اور ذلیل و حقیر ہو جائے۔ قانون امیر کے حقوق کی
حفاظت کرے اور غریب کو بے بار و بار چھوڑ دے اسی کو حضرت ابو بکر

خدا پر عطا فرمایا کہ اسی اللہ ہی اس نے اپنے جلی خاندان سے رحمت کے بعد
جبرئیل کے ہاتھ سے اس کے لئے فرشتے بھیجے جنہوں نے فرشتے کے ہاتھ
سے پہلے جو انبیاء نام نے بھیجے تھے ان سے روایت ہے کہ اس نے اس کے
اسم کے لئے فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے
انہی کو اللہ نے اپنا رسول بھیج دیا۔ یہ اسم ان سے روایت ہے کہ اس نے اس کے
اسم کے لئے فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے۔

رسول کا مطلب (اے اللہ کا رسول) اس کے لئے فرشتے بھیجے جنہوں نے
اس کے لئے فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے۔

سوال کرنے کا ایک اور مطلب

خداوند ربیم سلام سے یہ چھٹا فرشتہ بھیج دیا کہ اس نے اس کے
اسم کے لئے فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے۔

انبیاء کے چھٹوں میں تو حید کی تعلیم

موجود ہے کہ اس نے اس کے لئے فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے
فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھٹے میں ہے۔

اس کے لئے فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے۔

اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے چھٹے میں ہے کہ اس نے اس کے لئے
فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے۔

اور حضرت یونس علیہ السلام کے چھٹے میں ہے کہ اس نے اس کے لئے
فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھٹے میں ہے کہ اس نے اس کے لئے
فرشتے بھیجے جنہوں نے اس کے لئے فرشتے بھیجے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ

وہ ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے

یہ کہ تو میرے پاس آج میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا
جہنم کا ہے اور میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا جہنم کا ہے۔

وَسَوْفَ تَسْأَلُونَ

اور آگے تو سے پوچھو گے

قرآن کے بارے میں پوچھو گے

یہ کہ تو میرے پاس آج میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا
جہنم کا ہے اور میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا جہنم کا ہے۔

یہ کہ تو میرے پاس آج میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا
جہنم کا ہے اور میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا جہنم کا ہے۔

وَسْأَلُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

اور پوچھو گے کہ میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا جہنم کا ہے۔

مَنْ أَرْسَلْنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ

میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا جہنم کا ہے۔

الرَّحْمَنِ إِلَهًا يُعْبَدُونَ

یہ کہ تو میرے پاس آج میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا جہنم کا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کوئی اور بھی نہیں

یہ کہ تو میرے پاس آج میں نے تجھے آزمایا کہ کیا تیرا رب حق ہے یا جہنم کا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمہارا انبیاء کا افتتاح

وہ ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے

فَلَوْلَا أَلْقَىٰ عَلَيْهِ سُورَةُ مِّنْ ذَهَبٍ

پھر کیوں نہ آپ نے اس پر نکلنے والے کے

اَوْجَاءَ مَعَهُ الْهَلِكَةُ مُقْتَرِنِينَ

یا آتے ان کے ساتھ فرشتے بڑا ہتھیار کر رہے

اہل مصر کا دستور یہ کہتے ہیں کہ وہ نور جواہرات کے نکلنے پر پڑتا تھا اور اس امر و ہذا پر ہر ماں ہوتا سونے کے نکلنے پر پڑتا تھا اور اس کے سامنے فوج بڑا ہتھیار کر لیتی ہوئی تھی۔ مطلب یہ تھا کہ ہم کسی کو عزت دیتے ہیں تو ایسا کرتے ہیں۔ کیا تھا کسی کو اپنا ہتھیار کر لیتے تو ایسے ہتھیار سونے کے نکلنے اور ہتھیار فوجوں کی فوج بھی نہ ہوا۔ (تفسیر ابن کثیر)

مجاہد نے کہا اہل مصر کا دستور تھا کہ جب کسی شخص کا ہاتھ مارا جاتا ہے تو اس کو سونے کے نکلنے اور فوج پر پڑتا ہے پھر سوار ہونے کی یہ عادت تھی اسی لئے فرعون نے کہا کہ موسیٰؑ کے رب نے جب موسیٰؑ کو باپ کا ملاصحت ہزار چاہتے تو اس کو سونے کے نکلنے کیوں نہیں پڑتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

فَالسَّخَفَ قَوْمَهُ نَطَاغُهُ أَنَّهُمْ

پھر عقل کو وہ اپنی قوم کی پھر ایسا کہتا ہوں مقرر

كَانُوا قَوْمًا فَسِيقِينَ

وہ تھے لوگ باغیانہ

فرعون کی عیاری وہ اپنی اپنی اہل قریب و اقرب سے قوم کو ادا کیا وہ سب افسوس کی بات ہوتے تھے حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کی عقل میں خدا کی باطنی عقل سے بڑی عقل تھی کہ انھیں کو عقلیت کا پتہ نہ ہو گیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

فَالسَّخَفَ قَوْمَهُ کا معنی: اپنی قوم یعنی قبیلوں کو جاہل یا بزدلان کو سبک سزاوار جاہل ہونے پر آمادہ کیا۔ اس کا تفسیر دے کسی کی رائے کو بے دلیل، ٹھٹھا اور سبک راست سے دہرایا۔ بعض علماء نے کہا فرعون نے قوم سے اپنی اطاعت میں غفلت (اور بیعت) کی خواہش کی چنانچہ موسیٰؑ سے جو لوگوں نے ایمان کا وعدہ کیا تھا فرعون کے حکم کو ان کو ادا نہ ہوا۔ (تفسیر ابن کثیر)

فَلَمَّا أَسْفَوْا

پھر جب ہم کو کھو دیا

وَلَمَّا كَذَبُوا كَذِبًا ۖ فَعِلُوہُمْ شُرَكَاءَ ۚ فَهَدَاهُمُ اللَّهُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَحْمَتِهِ ۖ فَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ الَّتِي ظَلَمْتُمْ ۖ إِنَّهُ مُخَذَّكٌ بِذُنُوبِكُمْ ۚ

اپنے قول و قرار سے پھر گئے تو پھر کھو دیا اور کیا ہی نہ تھا۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ

اور پکارا فرعون نے اپنی قوم میں بولا

يَقَوْمِ إِنِّي كُنْتُ مَلِكٌ مِّنْ قَبْلِهِ

اے میری قوم پہلے میرے (تجربے میں) ملکوت مسخر کیا اور یہ

الْأَنْهَرُ تَجَرَّىٰ مِن تَحْتِیْ أَفَلَا

نہریں چل رہی ہیں میرے محل کے نیچے کیا تم

تُبْصِرُونَ

نہیں دیکھتے ہو

حاکم مصر وہاں اس گرد و پیش کے ملکوں میں مصر کا حاکم بہت بڑا سمجھا جاتا تھا اور غیر اسلامی نے بھی ان کے ملک کا پانی کاٹ کر اپنے باغ میں ادا کیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ ان مسلمانوں کی موجودگی میں کیا وہاں وحشت اُڑی ہے کہ موسیٰؑ علیہ السلام جیسے معمولی وحشت والے آدمی کے سامنے ان پر ہتھیاریں نہ اُتر رہی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

یعنی مذہب اور ہونے کے بعد فرعون نے قوم کے مجمع میں پکار کر کہا کہ لوگو! اس کو اور زیادہ لوگوں کی شخصیں ایمان نہ لے آئے۔

نیل کی نہریں: نیل سے متعدد نہریں نکلی تھیں جن میں ہمارے بڑی تھیں۔

تُبْصِرُونَ: دیکھو تو انہیں اور پہلا۔ (تفسیر ابن کثیر)

أَمْرًا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي مَوْحِیْنٌ

ہمارے میں وہی بہتر ان شخصوں سے جس کو کچھ عزت نہیں

وَلَا يَكْذِبُونَ

اور سچا نہیں بولتے ہیں

فرعون کا تجزیہ: یہ یعنی موسیٰؑ علیہ السلام کے پاس نہ درویشی نہ بے عزتی نہ حکومت نہ عزت نہ کوئی خاص برتری نہ تھی کہ بات کرتے ہوئے بھی زبان چوری طرح صاف نہیں نکلتی۔ (تفسیر ابن کثیر)

میں سے نہ لے کر کم کم اللہ ہی ہم سے قرآن کی یہ بات چاہی
 اَللّٰهُمَّ وَفَعَلْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَاصْفَحْ عَلَيَّ اَوْ اَمْسِكْ عَنِّي
 کہ خدا کی صفحہ سے کچھ یہ ملامت کی مراد کرتے ہیں۔ یہ خدا
 سے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے بڑا گناہ کیا ہے، کیا یہ اس پر ملامت ہے جس نے
 ہم کو گناہ سے روکا (معاذ اللہ) آیت کے بعد اس کا اصل یہ کہ
 ہمارے جو بھی گناہ ہیں، چھٹی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے مرتبہ پر ابولیس احد بعد من دون اللہ علیہ صبر کہنے سے ان کی
 میں بھی آئی کہ ہمارے بھی گناہ ہیں کہ آیت کے بعد ہمارے گناہ کی تلافی
 ان کا غلط کام ہے جو ہم سے اعلیٰ قرآن کی پرستش کو کرتے ہیں
 اور وہ ان کو اس سے بھی روکتے۔ دوسری روایت کا ترجمہ میں کرتے ہیں کہ
 میں نے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کی پرستش کی ہے کہ ان کو ملامت میں اس نے
 بابت دیکھ کر کہتے ہیں کہ ان کے لئے جو ہم نے غلط کیا ہے، ہم نے بھی کئے
 تھے کہ اس غلط کام کو آپ بھی ہی طریق نام سے ہی پرستش کر رہے ہیں
 یہ نہ کہ ان کی عظمت کی تعریف یا ان کی تعریف میں بھی کئے ہیں کہ ان کے
 کہہ رہے ہیں کہ ان کی عظمت کی تعریف میں ان کی پرستش کی ہے کہ ان کے
 جس کو ان کے گناہوں اور مختلف گناہوں میں ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے
 گناہوں کو ان کی کتاب دیکھ کر ان کے گناہوں سے بھی ان کی پرستش کی ہے کہ ان کے
 پرستش کرتے ہیں کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے
 ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے

مَا ضَرَبُوهُ لَكَ الْاَجْدَرُ اَنْ يَكُونَ

یہ مثال ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

هُوَ قَوْمٌ خَصِيصُونَ اِنْ هُوَ

یہ مثال ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

اَلْاَعْبُدُ اَعْمَنَّا عَلَيْنَا وَجَعَلْتَهُ

آپ کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

مَثَلًا لِّبَنِي اِسْرَءِیْلَ

یہ مثال ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

شرعیہ کی بات ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے
 یہ ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے
 ان کی پرستش کی ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے
 ان کی پرستش کی ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

انجیل کے بارے میں
 انجیل کے بارے میں
 انجیل کے بارے میں
 انجیل کے بارے میں

اَلتَّقَاتِ مِنْهُمْ فَاعْرِضْهُمْ

قرآن میں ان سے یہ بات چاہی کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

اَجْمَعِينَ فَجَعَلْنَاهُمْ سُلَافًا

ان کو آپ کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

وَمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ

یہ مثال ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

عبرت دینا چاہی کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے
 انجیل کے بارے میں
 انجیل کے بارے میں
 انجیل کے بارے میں

وَلَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مَرْثَمَ مَثَلًا اِذَا

ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ وَكَانُوا

قرآن میں ان سے یہ بات چاہی کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

اَلَا يَهْتَنَّا خَيْرُ اَمْرِهِمْ

یہ مثال ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے

شرعیہ کی بات ہے کہ ان کے گناہوں سے ان کو ملامت کی ہے کہ ان کے گناہوں سے
 انجیل کے بارے میں
 انجیل کے بارے میں
 انجیل کے بارے میں

الْأَجَلِ لَا يَكُمِّنُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

جیسے دوست ہیں ان میں ایک دوسرے کے دشمن نہیں ہوتے

عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ

مگر جو لوگ ہیں تو دالے ہو

قیامت کی حیثیت پر ان دنوں دوست سے دوست بھاگنے لگا کر اس سے سب سے کٹ رہے ہیں۔ بڑے جانوں۔ دنیا کی مہربانیاں اور محبتیں متعلق ہو جائیں گی۔ آدمی بچنے کے لئے کہ ظلم شرارتوں سے دوڑتی کیوں کی جی ہو اس کے آسمان سے آج گرفتار سمیت ہو جاؤ، ہفت روزہ کرکٹس خیریت محبت کی صورت رکھنے سے چار ہوگا، بہت جن کی محبت اور اللہ کے واسطے گی اور اللہ کے خوف پرستی ہو گا کہتا ہے کی۔ (تفسیر حنفی)

آج بھلا اور میرے دوست! انہی سے اس آیت کے ذیل میں حضرت علی کا ارشاد نقل کیا ہے آپ نے فرمایا دوستوں سے دوستی اور دوست کا فرماتے ہیں ایک شخص سر جاتا ہے دو فرض کرتا ہے اسے میرے وہ بھلائی شخص جسے تیری اور میرے رسول کی اطاعت کرنے کا مشورہ دیتا تھا مجھے نیک کام کرنے کا مشورہ دیتا تھا اور میرے کام سے روکتا تھا اور مجھ سے جانتا تھا کہ ایک دن مجھے میرے سامنے آجائے گا میرے سب سے میرے بعد تو اس کو گراؤ دے گا اور مجھے تو نے مجھے دادا دوست پر چلنے کی قیامتی دینی ایسی ہی اس کو بھی چاہیے کہ تم بھلائی اور جس طرح تو نے میری عزت افزائی کی اسی طرح اس کی بھی عزت افزائی کرنا چاہیے اس کا دوست مر جاتا ہے تو بھلائیوں کو نکال کر لے گا، آتا ہے تم دونوں ایک دوسرے کی قرینہ کہ چنانچہ ہر ایک دوسرے کے حلق کرتا ہے یا چھوٹا کھائی جاتا جھڑپ سے جتا چھڑا کر لے۔

یہ وہ سب دھوکے کاٹوں سون میں سے ایک مر جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے اسے میرے وہ بھلائی شخص جسے تیری اور میرے رسول کی اطاعت سے منع کرتا تھا میرے کام کرنے کا مشورہ دیتا تھا اور میرے کام سے روکتا تھا اور مجھ سے کہتا تھا کہ مجھے میرے پاس آنا چاہیے ہے وہ وہاں کی دوست اور اسامی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ فرمائے گا میری محبت والی زندگی کے ساتھ یا ہماری ہی کرنے والے ہیں یا ان میں سے ایک اپنے سینے میں لیں گا آج میرے ساتھ کے لگاؤ کوئی سائیکس۔ (حدیث)

اللہ کیلئے محبت کر لیا ہے: حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی کہہ دے وہ نہ ہے (مجموعہ) تو نے دالے ہو اس ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں۔ اللہ قیامت کے دن ان دونوں کو یک ہی نہ کر دیا اور فرماے گا میں دو شخص ہے جس سے تو

فائل ہوئے۔ پھر خدا کی آئے بل کر کرنا ہے میں مجھے کوئی حضرت سکا طیر السلام کو خدا کا چہرہ تھا ہے کوئی ان کو تمیں خداؤں میں ایک کوٹا ہے کوئی کہہ کر کہتا ہے حضرت سکا طیر اسلام کی امتی تعلیم پر ایک ہی نہیں۔ (تفسیر حنفی)

مست نہیں ہر فرقوں میں ہٹ گئی پاس ملیم سے بیرون اور بیسائوں کا مجموعہ ہوا ہے۔ غویں میں بی بی بدکت (اور فریانی) ہے۔

تفسیر معنی:

قَوْلُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ

م فرقہ ہے لڑکھو دل کو آفت سے ایک

يَوْمِ آيَنَّهُمْ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا

دالے دن کی اب کیا ہے کہ رونا دیکھتے ہیں

السَّاعَةِ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ

قیامت کی کہ آگزی ہو ان پر چاہیک اور ان کی

لَا يَشْعُرُونَ

خبر بھی نہ ہو

منکرین کی ہلاکت کا اعلان ہوا ہے ایسے کلمے یہ بات اور واضح روایت ہے یا جو بھی غور میں آئے تو فوراً کہے کے منتظر ہیں۔ ان کے دواں کو کچھ پر ہی کیا جاتا ہے اس قیامت ایک دھان کے سر پر آگزی ہو جب انہیں کے جانگاہ اس وقت کا زمانہ کام نہ دے گا۔ (تفسیر حنفی)

لَّذِينَ ظَلَمُوا: ان لوگوں کے لئے جنہوں نے خواہشات کی پیروی کو لے لے وہ کتاب وسنت کو ترک کر کے خوار اپنے اور پر غور کیا۔

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْاَلَمِ: یعنی آتش جہنم۔

یہ فرقہ اہل سنت والجماعت سے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم جہنم جہنم میں رہتی بات آئے گی جوئی اسرائیل یا آلہ گری اسرائیل میں سے کسی سے ملی: ملان ایہ اس سے آگیا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا کہ سبائی اسرائیل ہر فرقوں میں ہٹ گئی میری امت ہر فرقوں میں ہٹ جائے گی کہ سوا ایک فرقہ سے سب فرقے دور میں جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ (جوئی کہات یافت) کوسا کہ وہ کہ فرمایا جس امت پر چلا ہوگا جس پر شیعہ ہو میرے صحابی ہیں۔ (حدیث ترمذی)۔ (تفسیر معنی)

چنانچہ علمورہین کے ساتھ شیخ فرشتہ طہارہ اہل بیت سے نماز و احکام کے تمام مسائل و مسائل سے نوٹ بہت ہی میں داخل ہے۔ بلا حاشیہ میں (مصر)

يُغَيِّرُ الْأَخُوفَ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ وَلَا
اے خطا میرے تار ہے تم پر آج کے دن اور تم
اَنْتُمْ تَخْزُونَ
تمہیں ہر گز

جو کچھ خدا کے کاہن کہے گا وہ سب سچا ہے۔ (تفسیر جلد ۱)

توئی ترسید۔ یہ عبادت جو ستمناہ ہے بقول فضل خداوند ہے
توئی اذہان توئی، کچھ دالے دوسوں سے فرمائے گا اسے میرے بندہ آج
تم کو کوئی خوف ہے۔ لیکن ہو گے۔

مومنوں کیلئے ایمان: ستم برائے میلین نے اپنے باپ کی رویت سے
پہن کیا ستم کے باپ نے کہا میں نے تارے سب لوگوں کو قبریں سے اٹھایا
جائے گا تو یہ ایک عجیب و غریب ہوا اس وقت (توئی طرف سے ایک سدا سدا کہ
ہوئے اذہان توئی، کچھ دالے دوسوں سے فرمائے گا اسے میرے بندہ آج
تم کو کوئی خوف ہے۔ لیکن ہو گے۔

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَكَانُوا صَالِحِينَ
ہو یقین لائے بھاری باتوں پر اور جو ستمناہ

ایمان والے اسلام بنے ہیں اول سے یقین کیا اور ہر جگہ سے ان کے علمورہ
ہوئے۔ یہی ہے ایمان اور اسلام کا فرق ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں
میں اس کا مصلح بیان ہوا ہے۔ (تفسیر جلد ۱)

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
پہلے جا بہشت میں تم اور تمہاری عورتیں
تُخْبِرُونَ يَطَافُ عَلَيْهِمْ بِرِجَالٍ
کہ تہوی عزت کریں۔ لے پھر میں کے آنکھ چار نکلیں
مِنْ ذَهَبٍ وَكُلُوا
سنے کی اور انکھوں سے

جو کچھ ایمان لائے پھر میں سے۔ (تفسیر جلد ۱)

ہم نے اسے بہت ہی گھرا رہا ہے۔ اس کی سب وہاں اور پھر یہی
دو کی اور حقیقت وہی سے جو اللہ کے لئے ہو

اس آیت نے یہ بات کھول کر بتا دی کہ یہ دوستانہ تعلقات جن سے
انسان دنیا میں گزارے گا اور جن کی خاطر حال و حال ایک کر دیا ہے
قریب کے۔ وہ نہ صرف یہ کہ کچھ نہ آئیں گی بلکہ عداوت میں تبدیل ہو
جائیں گی۔ چنانچہ خداوندی کفر نے اس آیت کے تحت حضرت علیؑ کو یہاں
مصلحت ہو کر اہل ایمان کی حاکم کی روایت سے نقل کیا ہے کہ اور دوست
مومنوں کے اور اور کفر میں اور دوستوں میں سے ایک کا انتقال ہوا اور اسے
بنت کی تو کفری نہائی کی تو سنا خداوند سے پاداش نے عاقبت کی پالہ
میرا فلاں دوست بھڑے پائی آپ کے رسول کی امت کی تار کہتے کہانی
کاظم و جاہل اور ان سے روئے خداوند یہ پاداش دیتا تھا کہ بھڑے پائی آپ
کے پاس حاضر ہوتا ہے کہ خداوند! انکو میرے بعد کر دے کچھ جائے وہ بھی
(بنت کے اور اور کفر میں سے آپ نے بھڑے پائی بھڑے پائی آپ میں
طربان کچھ سے رہتی ہوئے ہیں اس طرح اس سے بھی ماضی ہو جائیں۔ اس
ذخا کے جواب میں اس نے کہا: بھڑے پائی کچھ نہیں معلوم ہوئے کہ میں
نے تہا ہاں اس دوست کے لئے کیا جزا دیا ہے۔ کچھ ہے تو خود کہ اور اس
ذخا۔ اس کے بعد جب دوسرے دوست کی وفات ہو گئی تو دوسری کی
اور ان میں ہوئی نہائی تار میں سے پاداش کے کفر میں سے ہر کفر میں سے
تحریر کرتے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کے بارے میں یہ تو کفر کہہ
پھر یہی ہوتی ہے پھر یہی ماضی اور پھر یہی دوست ہے۔

اس سے یہ مطلب سب دکا کفر دوسوں میں سے ایک کا انتقال ہو گا اور
اسے جانا جائیگا کہ اسکو قسم میں دیا جائے گا کہ اسے بھی اپنا دوست ہوتے گا
اس وقت دیکھا کہ اسے کو کچھ پاداش میرا فلاں دوست بھڑے پائی آپ کی اور آپ
کے حوالہ دیا تو یہی ترسید کہ خداوندی کفر میں سے پاداش ہوا ہے۔ اور خداوند
اور کچھ سے کہا کہ خداوندی کفر میں سے آپ کے حضور حاضر نہ ہوگا۔ خداوند! اس کو
میرے بعد پاداش نہائیے گا تاکہ وہ بھی (اور اس کے اور اور کفر میں سے جہاں
نے بھڑے پائی بھڑے پائی آپ میں طربان کچھ سے رہتی ہوئے ہیں اس طرح
اس سے بھی بد حال ہوں۔ اس کے بعد دوسرے دوست کا بھی انتقال ہو جائیگا تو
دوسری کی دوسری کفر میں سے کہا کہ خداوندی کفر میں سے ہر کفر میں سے
اپنے کفر میں سے کفر میں سے کفر میں سے ہر ایک دوسرے کے بارے میں
کہے گا یہ تو کفر میں سے پاداش ہو جائیگا اور پھر یہی دوست ہے۔ (ایک کفر
۱۳۴۴ھ) اسی لئے دنیا و آخرت دونوں کے لحاظ سے پھر میں اور اس کے
مذہب کے ہوئے۔ جن مسلمانوں میں صرف اللہ کے لئے محبت ہونے کے
بڑے فتنے ادا ہوتے ہیں اور وہ ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ وہ
مذہب میں یہ کفر اللہ کے عرش کے منہ میں ہو گئے وہ اللہ کے لئے محبت کا
مطلب یہ ہے کہ دوسرے سے اس کا پھر یہی ہو کہ وہ اللہ کے کفر میں سے کفر میں سے

تکائیاں ہو جی حضرت مہدی علیہ السلام کے ذریعے شلاکھیں وصول کی گئیں
ان کا مال کا سچا کر و خیر و ملک۔ (تفسیر جلی)

إِنَّ هَؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۖ إِنَّ هِيَ
بِعَدَّتْ كِبَرَهُنَّ وَفِرَّطَنَّهُنَّ
إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ
بِأَشْخَرِينَ ۚ
التفسیر جلی

انکار بعثت ہو۔ میں میں حضرت مہدی کی قوم کا زراعت ہوگا، کیا عقیدہ
میں ہر حضرت مہدی علیہ السلام کی قوم کا ترکہ رہتا ہے، یعنی یہ کہتے ہیں کہ ہماری
آخری حالت میں یہ حق ہے کہ موت آجائے موت کے بعد جب حضرت مہدی
آئیں گے وہاں مہدی کی قوم کوئی نہیں، کہاں کا حشر اور صاحب کتاب۔ (تفسیر جلی)

فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ۚ إِنَّ كَذِبَكُمْ فَتَنِ
بِهِ سَاءَ فِتْنَةٍ ۚ
تفسیر جلی

اہل کفر کی دہلیز میں جلیں جلیں، سو میں سے کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے
عقیدہ میں سچے ہو تو میرے کے بعد اور ہر مذہب کے جانیں گے اور اپنا
موت ہوئے آپ دعا کہہ دینا کہ وہ لوگ کھاتے ہیں ہم جانیں۔ (تفسیر جلی)

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ بُنَيٍّ
وَدَاوُدَ ۚ
تفسیر جلی

بُنَيٍّ جو "بنی" لقب تھا جس کے بادشاہ کا جس کی حکمت "سبا اور
موت وغیرہ سب پر مبنی" حق بہت گہرے ہیں۔ اللہ نے یہاں کھانا
دیا ہے۔ یہ رسول ان کا ظاہر و گہاں کی قوم بہت قوت و جبروت والا تھی جو
انہی سرگرمی کی بدولت چلائی گئی۔ ان کی طرف سے اس سے قوم سب کو دانی ہے جس
کا ذکر سورہ سب میں مذکور چلائے۔ (تفسیر جلی)

بادشاہوں کے القاب: یہ قوم بنی عرب تھا جس سے اب کہ قریش
عرب مدائن تھے بنی کنان کے بادشاہ کا لقب تھا جس کا کفری شاعر نے
کہا کہ قیس بن مرہم اور فرعون بادشاہ مصر کا اور اوشی شاہ حبشہ کہتے تھے

اس کا سوال کسی نے نہیں کیا۔ مگر یہ سب سے کہنے والے ہیں جس کی کفری کفر
ہوئی ہے اور ایک کفر سب میں اس کے کفر کے چنے کی جاتی ہے اور آل
فرعون کے ایک کفر میں ہے اس سے کہنے والے ہیں کہ فرعون پر روٹی تیار سب کا
پر روٹی تیار اور انہیں دیکھ کر کہنے والے ہیں کہ یہ کفر نہیں۔ (تفسیر جلی)

وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۖ وَلَقَدْ جَعَلْنَا
أَبْرَاهِيمَ إِسْرَءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ
فِي الْمَوَاقِلِ ۚ وَلَقَدْ جَعَلْنَا مِنْ
فِرْعَوْنَ ذَرْوًا ۚ
تفسیر جلی

یہ کفر فرعون کا جو ایک کفر نہیں تھا۔ (تفسیر جلی)

إِنَّهُ كَانَ عَلِيًّا قَبْلَ الْفِرْعَوْنِ
بَلْكَ دَوَّارًا ۚ وَبَعْدَ سَبْعِينَ
سَنَةً ۚ
تفسیر جلی

وَلَقَدْ اخْتَرْتَهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَىٰ
اللَّهِ ۚ
تفسیر جلی

الْعَالَمِينَ ۚ
تفسیر جلی

بنی اسرائیل کی فضیلت کا بیان اور بنی اسرائیل کی کفر والی کفر
جو کہ معلوم نہیں ہے، جو ان کو ہم نے اس زمانہ کے کفر والوں کے فضیلت دی۔
اور میں انہیں دیکھتا ہوں جو ان کے کفر کو کفر نہیں دے سکتا ہے
بے شمار ان کا کفر میں ان کا کفر۔ (تفسیر جلی)

وَأَنذَرْتَهُمْ قُرْآنَ الذِّكْرِ ۚ
وَلَقَدْ جَعَلْنَا مِنْهُمْ
تفسیر جلی

کافروں کی ذلت اور یعنی تو وہ ایسی ہے جو دنیا میں بڑا معجزہ و کرم بھی چاہتا اور اپنے گمراہ ذات کی کفر کا عقاب و جزا دے اور سرداری کہاں کی۔

(تفسیر خازن)

ذوق: یعنی عذاب اپنے والے نہیں گئے اس عذاب کا جو دیکھو تو اپنے خیال میں بڑی عذاب اور بڑی دھار کا دیکھو جس نے متحمل ہو کر قبول کیا ہے کہ وہ اس کا عذاب کافر کے سر پر لینی عذاب گئے گا کہ کفر سے توبہ نہ کیا ہے گئے گئے۔ پھر اس نے اندر لکھا کہ کفر کون ہوا پانی ڈالے گا اور کفر کا: دُفِیْ اِلَيْكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ۔ ابو جہل کفر کا کرتا تھا میں اس وادی (کفر) کا سب سے عزت والا اور سب سے شمس والا اور تو جہنم کے طور پر گناہ تھا یہ ہیں اور اس کے گناہ سے۔ (تفسیر طبری)

ابو جہل کا دعویٰ اور اس کی تذلیل

اس نے دعویٰ میں کہہ دی کہ وہ اپنے گناہ سے بے گناہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل سے ہے اور فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ سے کہوں۔ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ دُفِیْ (مجھے لئے جا کہ وہ جا کہ وہ) ابو جہل نے اپنے گناہ سے بڑا گناہ اور کہا کہ اور میرا بھی (یعنی خدا کا) ابو جہل نہیں کر سکتا تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ کے تو میرا شہر میں سے زیادہ طاقتور ہوں اور میں بھی سب سے بڑا گناہ اور عزت والا ہوں اور تو جہنم میں بڑا گناہ اور اللہ نے اس کو قبول کیا اور اس کے زہری و دھوکے، مار دالی اور قہر دلی دُفِیْ اِلَيْكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ۔ اس نے کفر سے توبہ کی روایت سے بھی یہ تصدیق طرح نقل کیا ہے۔ (تفسیر طبری)

اِنَّ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿۱۰﴾

یہ وہی ہے جس میں تم جو کچھ میں پاتے تھے ﴿۱۰﴾

کافروں کی ذلت اور یعنی تو وہ ایسی ہے جو دنیا میں بڑا معجزہ و کرم بھی چاہتا اور اپنے گمراہ ذات کی کفر کا عقاب و جزا دے اور سرداری کہاں کی۔ (تفسیر خازن)

اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ اَمِينٍ ﴿۱۱﴾

بلکہ اُن کے والے گھر میں ہیں جہنم کے ﴿۱۱﴾

اللہ سے ڈرنے والے: یعنی جو یہاں اللہ سے ڈرتے ہیں وہ ان جہنم سے اور یہ ان کی طرف کا قہر اور غم نہ آئے گا۔ دیکھو خازن و جنت میں ایسی نعمتوں کا عالم ان کا ان کا جنت میں دہشت و شہرہ ہے۔

ابو جہل فرشتوں اور لوگوں کو تعجب کر رہا ہے کہ میرا جہنم۔ (تفسیر خازن)

شان نزول: سعید بن مسعود نے کہاں اور کہاں بیان کیا کہ ابو جہل کچھ اور دھوکے لگا کر آج اور (مناظرین سے) کہ تم تو قوم کفار اور قوم میں ہیں اور اس کے سر پر شمس کو لگا کر کفر کو کہتے تھے ابو جہل اور قوم سے کہ تم کو اس سے کہیں اس پر اس سے کہیں اولیٰ۔ (تفسیر خازن)

المتَّقین: یعنی وہی عبادت و عمل کی کالی پگھلت (جہنم) بھی المتَّقین: یعنی کافروں کے جہنم میں۔

ذوق کی تذلیل

ابو جہل نے دعویٰ کیا کہ وہ اپنے گناہ سے بے گناہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل سے ہے اور فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ سے کہوں۔ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ دُفِیْ (مجھے لئے جا کہ وہ جا کہ وہ) ابو جہل نے اپنے گناہ سے بڑا گناہ اور کہا کہ اور میرا بھی (یعنی خدا کا) ابو جہل نہیں کر سکتا تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ کے تو میرا شہر میں سے زیادہ طاقتور ہوں اور میں بھی سب سے بڑا گناہ اور عزت والا ہوں اور تو جہنم میں بڑا گناہ اور اللہ نے اس کو قبول کیا اور اس کے زہری و دھوکے، مار دالی اور قہر دلی دُفِیْ اِلَيْكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ۔ اس نے کفر سے توبہ کی روایت سے بھی یہ تصدیق طرح نقل کیا ہے۔ (تفسیر طبری)

تجووی: کُتِبَ دُفِیْ اِلَيْكَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيمٍ۔ عذاب کی انتقام گیری طرف ۱۹ اور ۲۰ دہانے کے لئے کمال کمال اس طرح تھا۔ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ دُفِیْ اِلَيْكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ۔

ذوق اِلَيْكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿۱۱﴾

یہ جہنم کی ہے ۱۱ جنت والا مرد ۱۱

هَزُوا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

عظیم ہلاکت والا یعنی یہ قرآن عظیم الشان وایت ہے جو سب طرح کی

مُهِينٌ

ہے آ

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ

اللہ ہے جس نے تم میں آ کر تمہارے اندر کیا

لِتَجِدَی الْفُلْکَ فِیْهِ بِأَمْرِہ

کہ تم میں اس میں ہذا اس کے حکم سے ہے

تخیر کا ناکارہ یعنی سہولتوں کو اس کے حکم کرنا یا کرنا ہے لطف
اور تم میں اور ہذا اس میں لے جاتے ہیں ان کی گواہیوں کو پڑا ہے
اور لطف ہے وہ ہذا اس میں

وَلِتَسْتَغْوِیْرَ مِنْ فَضْلِہِ وَلَعَلَّكُمْ

اور تاکہ تلاش کرو اس کے فضل سے اور تاکہ

تَشْكُرُوْنَ

تم میں مانو

اور تاکہ تلاش کرو اس کے فضل سے اور تاکہ
سب میں مانو اس کے فضل سے اور تاکہ
دل اور قلب و قلب سے لطف اور لطف

وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

اور لطف میں اس کے فضل سے اور تاکہ

الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِنْہٗ

زمین میں سب کو اپنی طرف سے ہے

اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ

اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ

اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ

مِنْ وَاٰرَآءِہُمْ جَحَنَّمُ وَلَا یُعْزِیْ عَنَہُمْ

پس ان کے اور ہے اور لطف سے اور تاکہ

فَاٰکَسِبُوْا شِیْئًا وَّلَا مَّا اتَّخَذُوْا مِنْ

اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ

دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ

اللہ کے اور تاکہ

کوئی چیز کام نہ آئے گی اور لطف سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۙ هٰذَا هُدًی

اور ان کے اور ہے اور لطف سے اور تاکہ

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِآٰیٰتِ رَبِّہُمْ لَاہُمْ

اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ

عَذَابٌ مِّنْ رَّجْزِ الْیَمِّ

طاب ہے ایک ہذا اور تاکہ

اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ
اور تاکہ اس کے فضل سے اور تاکہ

عاجی اکثر اہل حق یعنی یہاں نہایت سعادت یافتہ تھے۔ لیکن وہ جہادِ باطنی طرف سے تھے ان سب چیزوں کو اپنی طرف سے نظر رکھنا ہے۔
یہی مطلب ہے کہ یہ سب چیزیں ان کی طرف سے ہیں۔
حضرت ابن عباسؓ نے جملہ فتنہ کی تشریح میں فرمایا: یہ سب چیزیں اللہ کی طرف سے بہت ہیں نہ انہی نے کہا یہ سب چیزیں اللہ کی طرف سے صریحاً ہی ہیں۔ (تفسیر علی)

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْتَبِرُونَ ﴿۱۵﴾

اس میں نشانیاں ہیں جن کو لوگ دیکھ کر سمجھ سکیں اور جان سکیں کہ وہ کون ہیں؟

غور کرو: آیہ وحی ان کے تو سمجھ سکتے تھے کہ یہ چیز اس کے اس کی وحی محض اللہ کے فعل اور اس کی قدرت کا منہ سے یہ انبیاء و ائمہ کے کام میں آگئی ہوئی ہیں تو انھوں نے نہ کہ کسی کی کام میں لگنا چاہتے دو کام یہ ہیں کہ اس معجزاتی اور عظیم علی الاطلاق کی فرمانبرداری اور اطاعت کو ان کی میں اپنی سیات مستعار نہ کیا ہے صرف کریں تاکہ کچھ دیکھ کر ہمارا ایمان درست ہو۔ (تفسیر علی)

قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا وَلِلَّذِينَ لَا

کہو اے ایمان والوں! تم کو گناہ کریں ان سے جو امید نہیں

يَرْجُونَ آيَاتُ اللَّهِ

یعنی اللہ کے دلوں کی بات

آیام اللہ: آیہ ۱۴ آیات اللہ (اللہ کے دلوں) سے مراد وہاں ہیں جن میں اللہ اپنے رحمتوں کو کوئی خاص سزا دے دیتے فرمانبرداری کو کسی مخصوص ایمان و اکرام سے سزا دے گا۔ لہذا "لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ آيَاتُ اللَّهِ" سے مراد وہ ہیں جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہو کر اللہ سے غافل ہیں۔ (تفسیر علی)

شانِ نزول: (۱) نبوی نے حضرت ابن عباسؓ اور عقیلہ کا بیان نقل کیا ہے کہ جب ایک عفارقی شخص نے حضرت عمرؓ کو کالی دی حضرت عمرؓ نے اس کی کچھ (یعنی اس پر غصہ) کرنے کا ارادہ کیا۔ ان پر آیت نازل ہوئی۔

(۲) نبوی نے قرنی اور مدنی کا قول نقل کیا ہے کہ ہم جہاد سے پہلے کہ میں مسلمانوں کو مشرک قتل اور جیسی دیتے تھے۔ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا قصہ کیا اس پر آیت نازل ہوئی۔ پھر آیت جہاد سے اس آیت کا علم منسوخ کر دیا گیا۔

یغفر ذنوبہ یعنی آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے عاف کرو اور آپ ان کو

عاجی کا قصہ یہاں کے وہ واقعات کریں گے۔

لا یزیدون: جو امید نہیں کرتے اور خوف نہیں کرتے۔

آیام اللہ: یعنی ان واقعات سے جو اللہ نے اپنے بندوں کے ساتھ کئے۔ مطلب یہ کہ ان اوقات کے آئے ہیں ان کو امید بھی نہیں ہو اللہ نے انہوں کی نصرت و حمایت کے لئے مقرر کر رکھے ہیں۔

(۳) نور: ہر عقلی کے مقدر پر اللہ علیہ السلام نے علم ہر آپ کے

صاحب نے فرمایا کہ آپ کے قریب یہ آیتیں اور آیتیں کا ہر بار اللہ ان

آپ کی مسلمانوں کے فطری مشاغل میں انہوں نے اپنے نام کو کہیں سے پائی

پھر اس لئے کیا آئے وہاں میں ہر ہو گئی ہے اللہ انہی کے لئے چاہی تو اس

نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا ایک سلام کو میں سنا کہ اللہ نے یہ عطا فرمایا ان میں سے کسی

کو اس وقت تک پائی پھر اس کی سیادت نہیں اس باب تک کہ حضرت علیؓ

علیہ السلام حضرت ابوبکرؓ کے مختصر نہیں پھر گئے۔ اس پر اللہ انہی کے لئے یہ کہا

"تم یہ رہیں لوگس پر تو وہی مثل صادق آتی ہے۔" سفین کلک یا کلک

(اپنے لئے کوہا کہ وہاں کوہا جانے کا) حضرت عمرؓ کو اسکی اطلاع ہوئی تو وہاں

سنبھل کر اللہ انہی کی طرف چلے آئے یہ آیت نازل ہوئی ان واقعات کے

مطابق یہ آیت نازل ہوئی (روایت احمدی) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

ورگہ رکھا یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا

عاقبت اللہ انہی کی نئی آیتیں میں ہی اختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

یہ عمرؓ کا اسلام میں سے تھا کہ مسلمان فطری انہوں اور ان کی تعلیم کریں اور

ہرگز نہ کہ میں اس میں کتاب سے بھی نہ کہ مائدہ میں کتاب میں نہیں

اسلام سے قریب ہو گئیں۔ لیکن سب کا رہیں اس صورت میں فتنہ کا کوئی اثر نہ

ہو جائے وہ پہلے سے زائد وہاں بھی رہتے تھے کہ وہاں کا حکم نازل ہوا تھا وہاں

حضرت عمرؓ کے انہی سے کہی مقول ہے کہ عمرؓ نے ان کا موقف دیکھا

لَيَجْزِي قَوْمًا يَمَّا كَانُوا لَا يَكْسِبُونَ ﴿۱۶﴾

تاکہ وہ سزا دے ایک قوم کو جو ان کا جو کما کرتے تھے

صبر و تحمل کا صلہ یعنی مسلمان آپ ان سے بدل لینے کی فکر نہ کریں اللہ

پر چھوڑیں اور ان کی شرارتوں پر کافی سزا اور دشمن کے صبر و تحمل اور

اور ان کا مناسب سزا دے گا۔ (تفسیر علی)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ

جس نے بھلا کام کیا تو اپنے واسطے اور جس نے

خوابشات ہیں۔ ہاں اگر تم ان کی مخالفت کرو تو یہ بیماری ہی تہذیبی (دعا بھی ہے) سے سب روایات قرآنی سے لی گئی ہیں (اصول علمی علم)۔
اُفْرِیْتُمْ قرآن سے پہلے ایک جملہ مذکورہ ہے ہر اکابر اس طرح تھا لیا آپ اس کو باریت کرنا چاہتے ہیں اور آپ نے کوئی کیا کیا ہے کہ اس نے اپنی خوابشات کو اپنا دستور بنا رکھا ہے ایسے آدمی کو کون باریت کر سکتا ہے۔ یہ اللہ کے واسطے ہر آدمی کو اس کے اپنی نفسانی خوابشات کے پیچھے پڑا ہوا ہے مگر اس نے خوابشات کو اپنا دستور بنالیا ہے۔

حضرت لای مانت، مسیح اور عقاد نے آیت کے مطلب کی توضیح اس طرح کی ہے اس کا ترجمہ ہے اپنا دین نفسانی ہوا آدمیوں کو بنا رکھتا ہے ہاں اس بات کی خواہش ہوتی ہے اس کو اختیار کرنا ہے کیونکہ اللہ ہے اس کا ایمان نہیں وہ خدا سے راتا نہیں اور اس کا علم ہے اللہ نے اس کو اپنے آپ سے اس سے کیا نہیں۔

بعض لوگوں نے یہ مطلب بیان کیا ہے اس نے اپنا دستور ہوا اور اس کو بنا رکھا ہے بلکہ انسانی خوابشات کی پیروی کرتا ہے۔

شمسی نے کہا کہ آدمی کو اللہ اس سے کہا جاتا ہے (کہ آدمی کا عقلی ہے) اذکا (یعنی علم) اور خوابشات اپنے پرستار کو اور اس میں گمراہی ہیں۔

علی علیہ السلام نے اس کی ترجمہ اور (فہمی) استعداد کی طرف اشارہ کیا کہ اس بنا رہا اس کو کہ کوئی یہ مطلب ہے کہ اس کو کیا کرنا ہے اللہ کو علم تھا کہ یہ کر ہوگا۔

علم کی وجہ سے صحابی رضی اللہ عنہ کا خوف

حضرت ابو عبد اللہ صحابی کی عبادت کے لئے لوگ تھے تو آپ کو درد ملا۔ اور اذیت کیا آپ کیوں دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ اپنی باتوں سے خود پرہیز کیا جب کہ اس نے کے بعد (کہو آ کر ملو) حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ یہ تو ہے لیکن یہ بھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ نے اپنی امان میں بھی (دعوت کو) اپنا ہر کچھ (دعوت) کو کہا میں اٹھ کر بھی میں آیا اور فرمایا یہ اس کے لئے (یعنی جنت کے لئے) ہیں اور اس کے لئے (یعنی جہنم کے لئے) ہیں اور میں (سب سے) ہے یہ وہاں اب مجھے حکم نہیں کہ میں کسی بھی میں تھا۔ (مفسر طبری)

وَحْتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ

اور میرا دیکھنے کان پر اور دل پر اور عقل دینی

عَلَى بَصَرِهِ غَشْوَةٌ فَمَنْ يَهْدِيهِ

انہی کی آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ چلائے اس کو

مَنْ بَعْدَ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

اللہ کے سوا کسی کو خور نہیں کرتے ☆

چاند چنریں دین کی اصل ہیں۔ دستور یعنی میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چاند میں یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی بنا رکھی ہے جو ان سے جنت چاہے اور ان پر عامل نہ ہے وہ خدا سے فاسق اور کافراقت کر سکتا ہے۔ چاند کا یہ کہ وہ چاند میں ہے یا نہیں یا فرمایا یہ کہ کامل متبرہ ہو سکے کہ عدالت دین و حکم و دنیا آخرت ہے یہ دونوں صرف خدا کی اختیار میں ہیں۔ اس کے عدالت کو عدالت اور اس کے تمام بات سے جو اس کو تمام باتوں کے عدالت کو عدالت میں اور اس کی تعمیر یہ باتوں کے متبع کے ہونے کا اصول سے باز آتا اور عدالت و حرام اور حلال کا تفسیر اس کی ہر باتوں کی بدین کی اصل ہے۔ (مفسر طبری)

والنحوی۔ اللہ کی امتیازی فی قدرت جس سے اللہ اور مسلمات کا علم ہے دستور اور اس بات کا منہ ہے اور یہی فرض ہے کہ یہ فعل اس کے لئے کاہل میں چاہے۔ کسی حکم نہ ہو کہ اس کی کارو گناہ کو طاب یہ جرم سے باز ہو طاب نہ ہو چاہے کہ کسی کے ثواب میں کسی کی جانتی۔ (مفسر طبری)

اُفْرِیْتُمْ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهًا هَوَاهُ

ہذا دیکھ تو جس نے تمہارا لیا اپنا عالم اپنی خواہش کو

وَأَصْلَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ

اور اس نے پہلے اپنا اصول اللہ نے چاہا کہ جنت والا

جو بخت راہی اللہ پر تھا کہ اس کی استعداد نہ رہا ہے اور اس کا عقل ہے کہ اسے ہی راہ سے اور اور عقلی ہے۔ یہ مطلب ہے کہ وہ بدعات میں رہنے کے اور وہ بدعات دیکھنے کے بعد کہ وہ بدعات (مفسر طبری)

شان نزول۔ انی جزیرہ اور انی اولیٰ وکایان ہے اور انی نے بعد میں انہی کی طرف بھی ان بیان کی نسبت کی ہے کہ عربی چھوڑ کر اس کو سونے چاندی کی پوجا کرتے تھے سب کوئی چھوڑ چیلے اسے چھوڑ چیلے چھوڑ چیلے دیتے تو فرماتے (اور اس کو) چھوڑنے لگے اس کی جانتی ہوتی۔ (مفسر طبری)

سب سے بڑا نیت۔ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہاں ایمان نہیں ہے یہ وہاں کی عبادت کی تھی ہے ان میں سب سے زیادہ وہ جس نے اللہ کے نزدیک ہوتی ہے یعنی قرآن و انسانی۔

عقل مند کون ہے۔ حضرت ابو عبد اللہ انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ جس سے ہوا ہے اس کو وہ میں رکھے اور ماحولیت کے واسطے مل کر اسے اور اس سے جو ہے جس کو اس کی خواہش کے پیچھے چھوڑ دے اور اس کے باوجود اللہ سے قدرت کی بھلائی کی جانتا کرتا ہے۔

ایک بیماری جو خود اپنی دوا بھی ہے

حضرت علی بن عبد اللہ مسرتی نے فرمایا کہ تہذیبی بیماری تہذیبی نفسانی

اور سرے کان سے کان دہی۔ (عجمی دہلی)

قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تو کہہ چلا دیکھو تو جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا

اَرُوْنِي مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ

دکھاؤ تو مجھ کو انہوں نے کیا بنایا زمین میں

اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ

یا ان کا کچھ ساکھ ہے آسمانوں میں ؟

زمین و آسمان کس نے بنائے: یہ یعنی خداوند قدوس نے تو
آسمان و زمین اور کل مخلوق بنائی کیا چے دل سے کہہ سکتے ہو کہ زمین کا کوئی
کھدائی آسمان کا کوئی حصہ کسی اور نے بھی بنایا ہے یا نہ کیا ہے۔ (عجمی دہلی)

مشرکین کے سب دلائل بے کار ہیں ان آیات میں مشرکین
کے دھوکے ترک کو باطل کرنے کے لئے ان سے اگلے دعوے پر دلیل کا
مطلب کیا گیا ہے کیونکہ کوئی دعویٰ بغیر شہادت و دلیل کے مقول یا شرعاً قابل
عمل نہیں ہوتا پھر ایسی قسمیں و اہل کی ہو سکتی ہیں سب کو فتح کر دیا ہے
اور ثابت کیا ہے کہ تمہارے دعوے پر کسی قسم کی بھی دلیل و شہادت موجود
نہیں اس لئے اس بے دلیل دعوے پر قائم رہنا گمراہی ہے۔

والا کی قسمیں: والا کی اس آیت میں قسمیں کی لگی ہیں۔ ایک
مقلی دلیل جس کی لگی کے لئے فرمایا اَرُوْنِي مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
تَدْعُوْنَہُمْ فِی السَّمٰوٰتِ دوسری قسم دلیل لگی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے معاملے میں دلیل لگتی ہوئی مستبر ہو سکتی ہے جو جو حق تعالیٰ کی طرف سے
آئی ہو جیسے آسمانی کتابیں تو راست و سچ ہیں اور قرآن و تفسیر وہاں ان حضرات کے
اقوال ہیں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول و نبی منتخب کیا ہے۔ (اصناف حق و علم)

قلی۔ یعنی اسے مسلم علی علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے۔
لَوْ كُنْتُمْ بِمَا تُقْرٰوْنَ بِیْہِ یعنی مخاطب کو قرآن پڑھاؤ کہ مضمون ہے۔
مَا تَدْعُوْنَہُمْ یعنی جن چیزوں کی تم عبادت کرتے ہو اس سے تم مر رہے۔
من الارض۔ یہ آ کا بیان ہے یعنی کیا زمین کو انہوں نے پیدا کیا ہے۔
فی السموات۔ یعنی آسمانوں کو کیا انہوں نے بنایا کیا ان کی شریعت اور دلیل ہے۔
ایک باطل گمان کی تردید: ایک گمان کیا جاسکتا تھا کہ جابر علی بنی

جو انہیں اس کی نواب میں عبادت کر ساس کی قسم یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کا
نارہان ہو گا لیکن آخری امر میں اس کو اجماعی تو پاس ہو گی۔

يٰۤاَيُّهَا الشُّعْرٰۤا وَبَشَرُ مِمَّنْ خَلَقْنَا اَرٰىكُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

اے شجر و انسان! اے وہ جس میں ہم نے مخلوق سے ایشی چیزیں پیدا کر دی ہیں

يُسْمِعُ اللّٰهُ الرّٰحِمِیْنَ الرَّحْمٰنِ

اللہ رحیم رحیم کے نام سے جو پھر ہمیں اپنی رحمت سے پہنچاتا ہے

حَمْدًا تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ

آجرات کتاب کا ہے اللہ زبردست

الْحَكِیْمِ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

عزت والے کی طرف سے ہم نے جو بنائے آسمان اور زمین

وَمَا بَیْنَهُمَا اِلَّا بَعْدُ وَاَجَلٌ مُّسَمًّیٰ

اور جو ان کے بچے میں ہے وہ ایک کام پر اور ایک غیر سے وعدہ پڑتا

کارخانہ کائنات بے مقصد نہیں

ہاں ہی آسمان و زمین اور سب کا خالق اللہ تعالیٰ نے پکار نہیں دیا بلکہ کسی خاص
غرض و مقصد کے لئے پیدا کیا ہے تاکہ مہین و موعود اور غرض کے لئے وعدہ کر سکے
پس ہی چن کر آسمان کا خالق و خالق ہوا کی آخرت کہتے ہیں۔ (عجمی دہلی)

کائنات کا پیغام حال: یہ ساری کائنات تاریکی ہے کران کا ایک
ٹائٹل والا ہے جو کہ ہم نے اور حرکت والا ہے۔ یہ سارا جہان یہ بات بھی بتا رہا
ہے کہ حسب غرض و مقصد و انصاف سارا جہان اپنے لئے انسانوں کو
اور روز و رات کرنا چاہتا ہے۔ (عجمی دہلی)

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا

اور جو لوگ منکر ہیں وہ ڈار کو سن کر

مُعْرِضُوْنَ

منہ پھیر لیتے ہیں

کافروں کی بے فکری: یعنی جسے انہماک سے ڈرتے ہیں،
اور آخرت کی چار دیواری نہیں کرتے۔ جب آخرت کی بات کسی ایک کان سے سنی

گروہ ہے ہیں۔ (سیدنا ابوالفضلؓ و امیر مومنینؓ)

قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْدِكُونَنِي

تو کہہ اُتر میں جو بھلائیوں تو تم میرا ہوا نہیں

بِإِذْنِ اللَّهِ شَيْئًا

۱۔ مجھے اللہ کے سامنے ذرا بھی ۱۱

پہرستان کا جواب ہوا یعنی خدا پر جھوٹ لگانا انتہائی جرم ہے۔ اگر باطنی محال میں ایسی حسرت نہ کرے تو کچھ جاننا ہو کہ اپنے کو اللہ کے غضب اور اس کی سخت ترین سزا پہلے پیش کر دیا ہوں۔ بھلا خیال کرو جو شخص ساری عمر خدا پر جھوٹ لگانے اور اڑانا سے معاملہ میں اللہ کے خوف سے کانچ ہو گیا وہ ایک دم جیسے بچائے اللہ پر جھوٹ ملو فغان ہاتھ کر اپنے کو ایسی عقیم ترین آفت و مصیبت میں پھنسانے کا جس سے بچانے والی اور بڑھانے والی کوئی طاقت دنیا میں موجود نہیں۔ اگر میں جھوٹ سچی بنا کر پیش کروں تمہیں اپنا تابع کر لوں تو کیا تم اللہ کے غضب و رحم سے جو جھوٹے وعیدان نبوت سے رہتا ہے بھوکے نجات دے سکے گا؟ اور جب اللہ بھوکے کو اپنی پہچان چاہے گا تو میرا کچھ بھلا کر سکے گا؟ قرآن مجید سے جلیل مقامات و دعائیں سے لے کر قرآن مجید تک جانتے ہو کہ میں اس قدر بے خوف اور بے باک نہیں ہوں اور تیرا سب سے بڑا دشمن نہیں۔ بعض اہل نون کو خوش کر کے خدا اللہ خداؤں کا قصہ من لوں۔ یہ حال اگر میں عذاب اللہ کا سب سے سختی نہ ہوں تو اس کا دل بھی بھڑکے گا۔ (محمد علی)

هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ كَفَىٰ

اس کو خوب خبر ہے جن باتوں میں تم لگے رہے ہو وہ کافی ہے

بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

3. علی والا میرے اور حمزہ کے

اللہ سب کو خوب جانتا ہے۔ یعنی جو بات حق کے شروع کرنے کی
 جس انسان کو بھی خوب جانتا ہے لہذا اللہ اور انکار، خطا اور جہود کو اپنے
 انبار میں لے کر اور گندہ کے پے رسول کو جہود اور مفتی کو کہا تو ان کو انہیں
 کیا جو کہ خدا پر میری اور تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ وہ اپنے طرح و محیط
 کے واقف ہر ایک کے ساتھ معاملہ گتے کا میں اسی کو اپنے اور تمہارے
 و رسولان کو امیر بنائیں وہ اپنے قول و فعل سے تیار رہے اور انہیں بتا دے
 کہ کوئی حق پرست اور کون جھوٹ بول رہا ہے اور اگر مانتے۔ (عظیم جلی)

وہ محمودانِ پندار ہوں گے دشمن ہو جائیں گے۔ فاعلم پہچانے کی جگہ ضرور
ہونے کا ذریعہ بن جائیں گے اور ان پندار ہوں گی جو پاکی کا مذہب کریں گے
اور جس کے لئے عائدِ انعام سے بڑا چیز ہے یہاں نہیں ہوتے تھے (بلکہ اپنی
خدا ویش کی پستی کرتے تھے) مطلب یہ کہ ان کے محمودانِ دنیاوی ان کے کام
آ سکتے ہیں اور آخرت میں جگہ آخرت میں تو ضرور سامانِ آخرت ملنے کا ذریعہ
ہو جائیں گے بلکہ ایسے محمودان کی جو پاکی کے دلائل اور اس کی مایہ نسیج کا ذریعہ
حبیب کی عبادت کو ترک کرنے والوں سے بنادیا اور کون گروہ اور سکھ ہے۔

بعض اہل تفسیر نے آیت کو کلمہ کبریاٰ کے معنی میں لیا ہے کہ معبودانِ باطل کے یہ چاندی قیامت کے دن باطل معبودوں کی یہ چاندی گرتے سے مٹ کر ہو جائیں گے اور ان کو کھسکے جسم سے معبود باقی کی جودارو رب سے ہم مشرک نہیں تھے۔ (عبدعزیزی)

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمُ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ

اور یہ شہابی عامر ان کو ہار دیا جس کی کھلی کھلی

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا

کے وہ منظر گاہیات کو

حَآءُ هَمْ هَذَا السَّعْدُ قُمْصَانُ

4. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

[illegible]

اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَا
کہا کرتے ہیں یا تو نے بھڑکایا ہے؟

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ

کیا کہتے ہیں یہ وہاں لوگ؟

بہتان طر از می : یعنی ہادو کہنے سے زیادہ قبیح و شنیع ان کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن مجید آپ کو بخلائے جس اور جموع حوٹان خدا کی طرف منسوب

اں ابو پنے دل پر بھی کرتے تھے اور نہ کہہ سکتے تھے۔ (غیر مطبوعہ)

وَمَا أَدْرِى مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ

اور مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے؟ مجھ سے اور تم سے

إِنْ أَتَيْتُمْ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيْنَا وَمَا أُنَا

میں آئی ہے چتا ہوں جو غم آتا ہے مجھ کو اور میرا کام

الآنذير قُبِينٌ ﴿٩٠﴾

تو یہی سے ڈرنا ہے کھول کر دیکھو

[illegible]

مُشَانِ نَزُول: علماء کرام ایک جماعت نے کہا کہ آیت مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ جس چاند کو ہم دیکھیں میرے ساتھ کیا گیا جائے گا اور وہ میرے ساتھ کیا جائے گا۔ یہ آیت کا معاملہ تو ظاہر ہے کہ نزول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت میں ہو گا اور وہ جس میں ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ صحابہ پر لکھا ہے کہ وہ سب اللہ کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی خواب دیکھا جیسے سنا اور وہی خواب دیکھا ہے کہ ایک بار (غیر حذرہ) ازمنہ ہے جس میں مجھ کے وقت میں ہوا ہے کہ وہی وقت کے اس کی طرف گئے ہیں۔ جو خواب سن کر صحابہ نے عرض کیا آپ جرات کر کے وہاں گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اس پر آیت مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذْهُ وَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُغْضِ الْاُذُنَ میں نہیں جانتا کہ میں ہی جگہ جگہ ہوں گا یا نہیں تو میری ہے لہذا اس میں میں نے چلے جائیں گے میرے سامنے (خواب میں) لائی کی تھی۔ (تفسیر مرقی)

آیت کا حاصل: اسوۂ قیامیہ کا علم مجھے صرف وحی کے ذریعہ ہوا کہ ہے جس
حادثے کے حصول وحی سے مجھے علم ہوا ہوا وہی نبی کی ذات سے حلقہ ہوا امت

فَوَاصِلٌ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشَاءُونَ يَوْمَ تَأْتِي السُّحُبُ بِالْمَاءِ يَخَالُفُونَ فِيهِ أَبْوَابُ مُقَدِّسَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوُجُودِ ۚ

تجلیاتی کیفیت و تخیل: میرزا اور تہا سے درمیان میں تہاوت دیتے کے لئے، یعنی قزاق اور تہا کے لئے میرزا کی اپنی اپنی شہادت دی اور تہا سے جو ملے ہوئے کی۔ اور اسی کی شہادت کافی ہے کہ میرزا قزاقوں کے لئے شہادت ہے کہ وہ اس کے لئے تہا کی ہے۔ (تجلیاتی کیفیت)

وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٠﴾

اور وہی ہے بگڑنے والا مہربان

تباہی سے بچنے کا موقع ہوا یعنی اب بھی ہمارا آؤ تو بچنے کا وقت اور یہی
 اسی مہربانی اور روزگاری حکموں کا وجود جو ہم پر مطلع ہونے اور کامل قدرت
 کے لئے کام کو روزانہ کے نیکان کر رہا ہے۔ (تفسیر مہربانی)

وَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَائِي أَفَرَأَيْتُمُ الْمَظْهَرَاتِ
 ہے جو کہ کہیں اور الجھان سکتے تھیں۔

آیت میں اور یہ اشارہ ہے کہ اللہ بڑا عظیم ہے کہ ہمارے بڑے مجرموں کے کافروں کو غوراً غور اسے نہیں دیکھتا (عظیم شہری)

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ

۴۰ کہ میں تم کو بتا رہا ہوں کہ تم

میں کوئی انوکھی چیز نہیں لایا یا پھر اپنی ہر باتوں سے اس قدر کہے گئے کہ وہ ہمیں کوئی انوکھی چیز کہہ کر نہیں آیا۔ مجھ سے پہلے بھی دنیا میں مسلمانوں نے درگاہ کا چادر، بابتہ دیکھی تھی کہ ان کو ان سب رسولوں کے لئے جو رسول اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے جس کی شہر پہلے رسول دیتے پہلے آئے ہیں ان مشیر سے کہی جاتی تھی کہ نہ ہی جگہ ہے نہ پانی نہ درگاہ کا صداقت آج سامنے آ گیا ہے جس کے سامنے میں افعال کیا ہے۔ (الکرم علیہ السلام)

آنحضرت کی نبوت کے بے شمار دلائل موجود ہیں

براع اور جلع اولیٰ ام حق ہیں جسے نصیب اور نصیب۔ یعنی میں پرانا خطیب
 نہیں ہوں کہ جو دعویٰ تھے سے پہلے کی خطیبی نہیں کیا وہ میں کہہ کر ہوں تھے
 سے پہلے بہت عظیم ہو چکے ہیں ہر ایک ایک میری ثبوت کا لاکھیاں کرتے ہو
 جب کہ ان کے اسی میری ثبوت کی تصدیق کر رہے ہیں۔ یہاں یہ مطلب ہے کہ
 میں اولیٰ ام حق نہیں ہوں کہ تمہارے احکامات میں اور مطلب پر غرض پیش ہوری کہ

وَشَهِدَ شَاهِدًا مِّنْ بَنِي

اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی

إِسْرَءِيلَ عَلَى مِثْلِهِ قَامَنَ

اسرائیل کا ایک ایسی کتاب کی بھر دو یقین لایا

وَأَسْتَكْبَرُوا تَعْرَانِ اللَّهُ لَا يَهْدِي

اور تم نے غرور کیا، بیشک اللہ راہ نہیں دیتا

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

ظالموں کو

علمائے یہود کی گواہی ہے اس زمانہ میں عرب کے جاہل مشرکین خدا اور ان کے علم فضل سے مرعوب تھے جب حضور علیہ السلام کی نبوت کا جرح ہوا تو مشرکین نے اس زب میں حلف کیا اسرائیل کا حضور لینا چاہا غرض یہ بھی کہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں نہ گئے تو ایک بات اچھا آجائے کہ یہ گواہی علم اور اہل کتاب بھی ان کی اقدار کو مجبور کرتے ہیں مگر اس شخص میں مشرکین بیٹھ کر کام دے، خدا تعالیٰ نے ان کی اور اس کی زبانوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق جاری کر دی، ان صرف ان ہی بات سے کہ وہ لوگ بھی قرآن کی طرح تورات کو اپنی کتاب مانتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح حضرت موسیٰ کو بھی کہتے تھے اور اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوائے رسالت اور قرآن کی کوئی انکار نہیں رہتی بلکہ اس طرح کہ بعض علماء نے یہود نے صریحاً اقرار کیا اور گواہی دی کہ بے شک ہمارے ہی اس ملک (عرب) کے ایک حکیم الطیور رسول اور کتاب کے آئے کی خبری نقل ہے اور یہ سب وہی معلوم ہے ہمارے یہ کتاب بھی طرح کی ہے جس کی خبر وہی نقل کی گئی۔ علماء یہودی شہادت میں فی الحقیقت ان چشمن گوئیوں پر بھی جرح و جرح ہوا، ہر جرح و جواب دہی کے لئے بھی تورات و غیرہ میں موجود جلی آتی ہیں جن سے یہ جرح ہوتا ہے کہ نبی اسرائیل کا سب سے بڑا گواہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نیز وہی جس پہلے خود گواہی دے چکا ہے کہ نبی اسرائیل کے اقارب اور بھائیوں (یعنی اسمعیل) میں سے ای کی مثل ایک رسول آئے والا ہے اِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ رَسُولًا فَذَكَرْنَا لَكَ خُبْرًا عَنْكَ تَنْفَعُكَ أَنْتَ فَقَالَ هُوَ الَّذِي ذَكَرْنَا لَكَ الْوَحْيَ وَكَرَّرْنَا لَكَ بِهٖ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَّعَلَّكَ تَعْقِلُ

کے مومن و کافر کو اس سے اور خود وہ حاملہ دنیا کا اور آخرت کا ایک جیسے پتہ دے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق میں جو کہہ رہا ہوں اس کا سبب وہی عالمی سے کہتا ہوں۔ ہر طرح قرآن کریم میں خود ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے غلو علم اور سیر فیہ کے متعلق بھانپا ہے میں نے بتایا ہے کہ انھوں نے اپنے گواہوں کو گواہی کا یہی مذهب ہے۔ امور آخرت کا ذکر جس جنت حساب کتاب اسرارہ سے متعلق تو سبب اس حدیث میں جو کہہ رہا ہوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہیں جس سے ثابت ہوا کہ خدا کا عامل صرف اللہ ہے کہ میں امور فیہ کے علم میں ہیں خدا تعالیٰ کی طرح نہیں دیکھتا کہ میں علم میں خود دیکھتا ہوں، بلکہ اللہ کے واسطے ہی خدا تعالیٰ کو جو کچھ اللہ ہی جانتا ہے وہ میں ذکر کر رہا ہوں۔

تفسیر راجع الیہ میں اس قول کو نقل کر کے لکھا ہے کہ صراحتاً یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے اسی وقت تک فرصت نہیں ہوئے تب تک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور آخرت اور دنیا میں قیامت آئے۔ ان تمام معاملات سے جو خود پر ابھی باخبر نہیں کر دیا گیا۔ رہا انھیں اور افرام کے جزوی تفصیل حالات و معاملات کا علم کہ یہاں تک کہ کام کرنا اور دنیا انجم کیا ہو گا، مگر کہ یہ صریح میں کہی گیا کام کر رہے ہیں یا کہ نہیں ہے ان امور فیہ کا علم نہ کوئی کمال ہے نہ انھیں گھٹے ہوئے سے کوئی نبوت میں کوئی فرق آتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب

کے متعلق تقاضائے ادب

مناہ رسوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق تقاضائے ادب یہ ہے کہ میں نہ کہنا چاہئے کہ آپ غیب نہیں جانتے تھے بلکہ میں کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سور غیب کا بہت بڑا علم دیا تھا جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں ملا۔ اور بعض حضرات مشرکین نے جو یہ فرمایا کہ اس آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسورہ نے یہ سے متعلق ہے آخرت کے متعلق علم غیب کی آیت اس میں شامل نہیں (تساؤ کہہ افری) انہوں نے بڑا بڑا لین لکھ لکھ لکھا۔ کہ جسے اشتہار قرار نہیں دیا اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا کہ اس شخص فرمایا دیکھ آخرت کے متعلق کلمہ پر آپ نے بتایا دیکھ کہ فرود رخ میں اور عین خست میں ہائے کا۔ (تعبی مری)

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْ مِنْ

تو کہہ دیکھ تو اگر میں آؤں

عِنْدَ اللَّهِ وَكَفَرْتُ بِهٖ

اللہ کے یہاں سے اور تم نے اس کو نہیں مانتا

تین باتیں جن کا علم نبی کے علاوہ کسی کو نہیں ہو سکتا
حضرت عبداللہ نے عرض کر دی تھی آپ سے تین باتیں دریافت کرتا
ہوں جن کا علم نبی کے علاوہ کسی کو نہیں ہو سکتا۔ قرأت کی سب سے پہلی نشانی
کیا تھی؟ اہل امت کو سب سے پہلے کون سا کلمہ پڑایا جائے گا؟ اور آپ نے
ہاں کی طرف کیوں تھکتے تھے؟ (یعنی باپ یا ماں کے ہم جنم لگیاں ہوتی ہے)
اور (چوتھی بات یہ کہ آپ کا نام کس سے پیش کیا گیا تھا؟)
عنصر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ابھی خبر تک نہیں تھی کہ حضرت
عبداللہ نے کہا ہمارا نکلنے سے پہلے آپ نے فرمایا اے عبداللہ! یہ تو میری بیویوں
کا دشمن تر فرشتہ ہے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرأت کی اس طرح کی نشانی
ایک آگ ہوگی جو مشرق سے برآمد ہوگی اور لوگوں کو مغرب کی طرف لائے
گی۔ اور اہل جنت سب سے پہلے چلے جائیں گے۔ اور پہلی کے ساتھ ہی ایک
دھواں ہوگا۔ اور ہر کابالی غالب آتا ہے تو پہلے کوئی شعلہ کی طرف متوجہ کیا جائے
اور عورت کا پہلی غالب آتا ہے تو پہلے کوئی چاہے متوجہ کیا جائے۔ اور وہاں سے
چاند میں ستاروں کی جہ سے کہ یہ دونوں سورج (یعنی چاند اور سورج) تھے اللہ نے
فرمایا ہے۔ وَجَعَلْنَا الْقُرْآنَ وَالْجِبْرِ وَالْحَقَّ وَالْحَقَّ وَالْحَقَّ وَالْحَقَّ وَالْحَقَّ وَالْحَقَّ وَالْحَقَّ
مگر یہ (یعنی اللہ نے) نبی کی ایک چمک ستارہ ہے (حضرت عبداللہ نے کہہ کر فوراً
ہل آئے) انھیں ۱۰۰۰ سالہ ۱۰۰۰ سالہ ۱۰۰۰ سالہ ۱۰۰۰ سالہ ۱۰۰۰ سالہ ۱۰۰۰ سالہ ۱۰۰۰ سالہ
کر کر جا کر سب کو سلطان ہو جانے کا مشورہ دیا۔ سب گھروا گئے مگر مسلمان
ہو گئے۔ لیکن اس وقت آپ نے اپنے اسلام چاہنے سے انکار کیا۔
پھر کچھ وقت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ہوں اور
ان کے سردار کا بیٹا ہوں اور ان کا سب سے بڑا عالم ہوں اور سب سے بڑے
عالم کا بیٹا ہوں مگر یہ لوگ تیرے بڑے بھوتے آپ پہلے میں سے ہوئے متعلق
وہ یا نہ کریں اگر آپ نبی اور یا نہ کر کے سے پہلے ان کو میرے مسلمان ہو
جانے کا علم ہو جائے گا تو یہ مجھ پر دروغ پالی کریں گے اور میرے اندر وہ
محبوب نکالیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مجھے آپ
اپنے گھر سے بخدا کی کوکری میں چلے جانے کی اجازت دیجئے مگر ان کو کلمہ وکر
میرے متعلق دریافت کیجئے۔

حضرت عبداللہ بن مسلمان کی انھیں بات:
انھیں نے لکھا ہے کہ حضرت سعید بن ابی وقاص نے فرمایا میں نے
نبی شاکر صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے
دین پر پہنچے والے نبی (زندہ) کے متعلق فرمایا کہ وہ کمال جنت میں
سے ہے۔ عبداللہ بن مسلمان کے متعلق یہ روئے دین پر پہنچے والے نبی (زندہ) کے
جہیز دہلی سے تعمیر مغربی

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا
اور کہنے لگے عسکری ایمان والوں کو
لَوْ كُنَّا خَيْرًا لَّأَسْبَغُونَا الْيَسْرَ
اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ دوسرے دین پر ہم سے پہلے ہوتا
کافروں کی خود رائی دین میں کفر و زلل اور لودھی نظام مسلمان

حضرت عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو اپنے گھر کے اندر ایک کافری میں
مہربان جانے کی اجازت دے دی کہ پھر یہودیوں کو طلب فرمایا یہودی آگئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے گمراہ یہود! اللہ سے در رحم
ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم لوگ جانتے ہو کہ میں اللہ
کا رسول ہوں حق دین اور شریعت ہے کہ کیا میں تم مسلمان ہو جاؤں؟ (ہاں ہوا)

کافروں کی خود رائی دین میں کفر و زلل اور لودھی نظام مسلمان

کرنے کے لئے اہل ایمان اپنی غفلت و غافیت سے خارج کر دیتے۔ (نہج)

وَلَكِنْ دَرَجَاتٍ مِّمَّا عَمِلُوا

اور فرقہ کئی ہے، جسے چاہے کئے کاموں کے موافق ہو

اہل جنت و اہل فوز و فتح کے درجات بہت ہیں وہیں کے سعادت کی حد
سے اہل دشت کئی ہے، چاہے اہل طہر و اہل دُشہ کے مگر نہ درجہ

مسلمان ہونے میں تقدیم و تاخیر کا اعتبار

یعنی بڑے کمالات کو حضرت ن مہمان نے فرمایا کہ وہ جس کے ہر پہلو پر اسلام و ایمان
یہود و مسلمان ہونے والے سے افضل ہے۔ خود یہ تقدیم و تاخیر کی نعمت کی ہے۔

اور یہ ہے اس آیت کی تشریح میں کہا، روزِ نبیوں کے لئے، ہر دم
(اچھے) جزا میں، ان آیت کی طرف ملاحظہ کریں گے اور اہل جنت کے
درجات ان کو ہم پر واضح کریں گے۔ (نہج، ص ۱۰۷)

وَلْيُؤْمِنُوا بَعَمَّا أَعْمَا لَهُمْ وَهُمْ

اور تاکہ جو دے اُن کو کام اُن کے اُن پر

لَا يُضِلُّوْنَ

گمراہ نہ کرے

بلکہ وہ کسی گمراہ کو قیام نہ دے گا نہ کسی گمراہ کو راستہ سے زبردستی
جائے گی۔ (نہج، ص ۱۰۸)

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى

اور جس دن لائے جائیں گے عکس آگ کے خار و بر

النَّارِ أَذْهَبَتْكُمْ طَبِيبَتْكُمْ فِي حَيَاتِكُمْ

خارج کے تم نے اپنے مرنے والے کی زندگی میں

الدُّنْيَا وَأَنْتُمْ مَعَهُمُ يَهُاءَ

اور اُن کی بہت سے تھے

کافر کی زندگیوں کا اجر بہت کم ہے کہ ایک کافر میں دوزخ کی درجہ نہیں
ہوتی۔ جس کو موت اور دوزخ پہنچا دیا ہے۔ اس کا نالی نہیں ہے اور جس کی نالی

فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا سَأْطِرٌ

پھر کہے گا یہ سب ظلمیں ہیں

الْأَوَّلِينَ

پہلوں کی

یہ یعنی اہل کفر ایسا بہت ہی بڑا پائے اُنوں کے قصے ای طرح مشہور
ہو جائے ہیں اور ان میں ان کے صدق کو نہیں دیکھا جائے گا

أُولَئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ النَّارُ

یہ وہ لوگ ہیں کہ جن پر بہت بڑی ہمت ظالم کی تلاش

فِي أَمْرٍ قَدْ حَكَّتْ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور لڑائی میں جو کدہ چلے ہیں ان سے

مِنْ أَعْيُنِ وَالْأَشْ

پہلے اُنوں کے اور وہ دوسرے کے

یہ بحثوں کا انجام یہ ہے کہ بہت ہی بڑا دھماکا جنہوں میں
الجنة والخاص جمعین "الجنة" دوزخ میں یعنی جس طرح بہت ہی
معاذ میں ہیں اور یہ کہ ان سے پہلے ہم کو "نار" ہو چکی ہے یہ بہت
کئی اس میں ہیں۔ (نہج، ص ۱۰۸)
حلی۔ (ادب) دوزخ ثابت ہو کر رہا
یعنی انہیں۔ (نہج، ص ۱۰۸) کے بارے میں۔
نہج، ص ۱۰۸)۔ یہ امر کا بیان ہے۔ اس آیت میں ان لوگوں کو
جن کا کدہ ہوئی ہے کہ ان سے دوزخ میں دوزخ ہو گا اور یہاں دوزخ ہے
کہ انہیں دوزخ میں لایا جائے اور ان میں سے اس لئے آپ کے متعلق ہے
کا دوزخ میں لایا جائے۔ (نہج، ص ۱۰۸)

لَهُمْ كَانُوا خَيْرِينَ

بلکہ ان سے بہتر ہیں نہ دوزخ

یہ بحثوں کا افسانہ بہت ہی دلچسپ ہے، اہل رحمت سے ہر آدمی کے دل میں
نہج کی طرح ہر آدمی میں اس حد تک ہے کہ انہیں افسانہ میں ان بحثوں نے خراج کر دیا
اس سے بہتر اور دوزخ میں لایا جائے اور ان میں سے اس لئے آپ کے متعلق ہے

کردکھا جس پر وہ چترہ سے تھے نہ ٹہری نہ کہا یہ حدیث غریب ہے۔
مسلم نے روایت عبد الرحمن بن بیان کیا۔ عبد الرحمن نے کہا میں حضرت
عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میں آدمی آپ کے پاس آئے اور عرض کیا
ابو عبد اللہ! ہم اگلے بے طاقت ہیں نہ ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ ہمارا
ہے نہ کوئی سامان ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہ تم کو چاہیے ہو
تو ہمارے پاس آؤ واللہ نے میں سچ کی آپ لوگوں کے لئے ہم کو تو فی وی وہ
اسے سنیں گے۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارے والد کا سلطان سے ذکر کریں اور
اگر چاہو تو میری دین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے
دن تمہارا مہاجرین و دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جسے میں جاؤں
گے۔ ان لوگوں نے کہا تو اب ہم میری دین سے کوئی چیز نہیں آتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاذ کو نصیحت

ابو عبد اللہ نے حضرت معاذ بن جبل کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کا حکم بنا کر بھیجا تو فرمایا میں جنتی سے جتنا
اللہ کے بندے میں پرست نہیں ہوتا۔ سچائی کے شعبہ (ایمان) میں حضرت علی
کی روایت میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تمہارے
سعدی کو پکارتے یا دشمنی دیکھتا ہے (اس کے) گھوڑے میں اس کی ہڈی۔

یعنی کہ بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کا روز قاتل ہوا تو آپ
کے سامنے کھانا لایا گیا فرمایا معاذ بن جبل میرے شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بچر
تھے تو ان کو زندہ چار کاٹھن لایا گیا اور ان کی چھوٹی جھکی (سر) کاٹا جاتا تھا
تو پاؤں نکل جاتے تھے اور پاؤں پھینا نہ جاتے تھے تو سر نکل جاتا تھا۔

راوی نے کہا یہ اذیال ہے (کہ حضرت عبدالرحمن نے یہ بھی فرمایا) اور
حضرت حذیفہ بن یمان نے اور وہ کھیت سے پھر تھے ہمارے لئے یہ کیا روایت
گئی جتنی بھی پہلے کی تھی یا فرمایا ہے ہم کو نہ یاد ہے وہی گئی ہم کو یاد ہے کہ نہیں
ہماری (ساری) تقریبوں کا بدلہ (میں) جلد ہم کو دے دیا گیا ہو یہ کہہ کر
دے دیئے گئے اور کہا موقوف کر دیا۔

حضرت حذیفہ بن عبداللہ راوی ہیں کہ حضرت عمر نے میرے ہاتھوں میں
گوشت لگا دیا دیکھا تو فرمایا جاؤ یہ کیا ہے میں نے عرض کیا گوشت ہے۔
گوشت کو میرا دل چاہتا تھا اس لئے خرید کر لایا ہوں فرمایا میری تمہارا دل
چاہتے کہ خرید لو کہ کیا تم کو آیت لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ خَلِيفَةً لَهُمْ
خوف نہیں۔ ایک روایت میں حضرت جابر کی حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ
(حضرت عمر نے فرمایا) کیا تم میں کوئی شخص اس بات کی کوشش نہیں کرتا کہ
اپنے سامنے اور اپنے چپے کے نیچے کے لئے خود کو کا رہے۔ پورا بعد حضرت
ابن عمر کی روایت کہ وہ حدیث میں آیا ہے۔

اور میں نے زید بن اسلم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت
عمر نے پینے کے لئے پانی طلب کیا۔ پانی عیش کیا گیا مگر اس میں شہد ملا ہوا تھا
(یعنی شہد شربت تھا) فرمایا بھگے یہ کیا ہو ہے لیکن میں سن رہا ہوں کہ اللہ
نے ان لوگوں سے (جنہوں نے اپنی خواہشات کو پورا کیا) طبیعت کی گلی کر
دی اور فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ خَلِيفَةً لَهُمْ اَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ
ہماری تقریبوں کا بدلہ دے دیا ہے۔ یہ بیان فرمانے کے بعد حضرت
عمر نے وہ شربت نہیں پیا۔

حضرت عمر کی حالت: سالم بن عبداللہ بن عمر راوی ہیں کہ حضرت عمر
فرماتے تھے لذات زندگی سے ہماری مراد (صرف) یہ ہی نہیں ہے کہ ہم
اپنے حکم سے بکری کے چموتے بچوں کا گوشت بریان کر لیں امید ہے کہ
روایں ہمارے کھانوں میں غلبہ انگور (کشمش حقیقی) اور دیگر مگوں میں چاند
چھوڑ کر آٹھ کی طرح ہو جائے مگر ہم ان چیزوں کو کھائیں جیسے ہم چاہتے
ہیں کہ اپنی لذتوں کو آخرت کے لئے (باقی) رکھیں کیوں کہ ہم نے سن لیا ہے
کہ اللہ فرماتا ہے لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ خَلِيفَةً لَهُمْ۔

یعنی وہ نے کہا ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے اگر میں
چاہتا تو ہم سب سے زیادہ لذت کھاتا اور سب سے اعلیٰ نرم لباس پہنتا
لیکن میں اپنی لذتیں آخرت کے لئے باقی رکھتا چاہتا ہوں۔

بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر جب شام میں تشریف لائے تو آپ کے
لے لیا کھانا چاہا کیا گیا جیسا آپ نے بھی نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا یہ
(لذت کھانے) ہمارے لئے چار کے گئے ہیں) ان تین مسلمانوں کے لئے
کیا ہے جن کو سر سے تک پہنچ کر بکری کو روٹی بھی نہیں ملی حضرت خالد بن
ولید نے عرض کیا (ان کے لئے) جنت ہے۔ حضرت عمر کی آنکھیں ابڑھا
گئیں اور فرمایا اگر ہمارا سر یہ حقیر ہے تو وہ جنت ہے اور وہ جنت کے مالک
ہیں تو وہ سب سے بہتر ہے اور (بہت آگے) ہو گئے۔ عیدین جلال کا بیان ہے کہ
عقین ان کو شام کو حضرت عمر کے پاس پہنچے تھے لیکن جب کھانا سامنے لایا
چاہا تو آپ کھانے سے انکار کر دیتے حضرت عمر نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم
ان کھانوں کو کھاتے رہتے رہتے ان سے جواب دیا میرا انہیں میرے گھر والے
کو کھانا نکال کر دیتے ہیں وہ آپ کے کھانے سے زیادہ نرم (زیادہ لذت) ہوتا
ہے میں آپ کے کھانے کے ساتھ پیے میں اس کو چند کرتا ہوں فرمایا جی ہاں
چھوڑ دے۔ اگلی صبح میں اس کو کر میں چاہوں تو ایک مونا بناؤ بکری کا چپہ
اور اس کے آگے اگلی اگلی بالوں سے صاف کر کے یہ چان کالوں پھر
کپڑے میں بیچے ہوئے اس کے چپا تھیں بالوں اور ایک صاب کشش (یا
حقیقی) اسے (کھانا) میں بھونے کا حکم دوں اور ان کی دیر پیچا رکھوں کہ

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ

کہا ہے غیر تہ اظہار عنی کو ہے

وَأَيُّكُمْ مَا تُرْسِلُ بِهِ

۱۰. میں نے پہلے ہی بتا دیا کہ یہ کون سا کھجور ہے۔

وَلَكِنِّي أَرَىٰ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿١٠﴾

لیکن میں دیکھتا ہوں کہ لوگ ہوا میں گرنے لگے ہیں

مطالعہ کا جواب دہ یعنی اس قسم کا مطالعہ کرنا تنہا ہی آسانی اور جہالت ہے۔ میں خدا کا شکر ہوں جو ہر عام سے فائدہ بخش گیا اور پیچکار ہمارے اس سے زیادہ نیک محکم نے اختیار کیا۔ یہ علم خدا ہی کا ہے۔ جو تو ہم کو اس وقت زندگی سزا کی مستحق بنائی ہے کہ اس وقت تک اس سے بہت ملتی جا رہے۔ (ظہیر حقی)

لہذا یہی وقت مناسب کا علم۔

پہنچتے تھے۔ یعنی عذاب مقرر وقت پر آئے گا۔ اگر اس وقت تک نہیں آتا تو اس سے پہلے ہی نہیں کہ جس پر عذاب آنا ہوتا ہے مجھے عذاب دینے میں کوئی دخل نہیں کہ چاہنا ہے کہ عذاب کا عرصہ گزر جائے۔

وَابْتَغُوا فِی الْاَنْعَامِ لَعَلَّكُمْ تَتَدَبَّرُوْنَ۔ یعنی چارہ خریدو، تاکہ تم سمجھ سکو کہ اللہ تعالیٰ نے کون سا دین چاہا ہے۔

[illegible]

استہزاء کا نتیجہ ۱۰۰ جہنمی میں مذاب بنی اس را اپ کرتے تھے وہاں پرانی ہو
جھڑت شروع ہوئی لیکن یہ کہ ان اہل ایمان نے گواہی دی تھی کہ یہ ایک
میں تھا یہ تھے جو میں نے ان سے سنا کرتے ہیں کہ یہ سنا کر ہرگز

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ الْقُرَىٰ

اور ہم نے انہیں جو ہم نے تم سے بنائے تھے ان میں سے کئی قریوں کو

قوم محمود اور قوم لوط و انسانی ہمارے ۱۰۰ آدمی ہمارے قوم ہمارے اور
جہنمی میں اس طرح تھیں جو جہنم میں تھے۔ ان میں سے کئی قریوں کو
وہاں تھے ان قریوں میں ان کا گناہ تھا کہ ان کی طرف سے قتل کیا گیا تھا

وَصَرَفْنَا الْأَيَّاتِ لَعَالَهُمْ

اور ہم نے ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو

يَرْجِعُونَ

واپس آجائیں

ان آیتوں کے لیے بھیج دیں کہ ان کو

مشرکین کو عبرت کی دعوت اور ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

ماحول تک۔ ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

پھر ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا لِزِينَةٍ

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

اب جو ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

مذہب کو ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَلَقَدْ مَكَنَّاكُمْ فِيهَا

اور ہم نے تم کو ان میں سے کئی قریوں کو

إِنْ مَكَنَّاكُمْ فِيهِ

جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

کفار کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو
جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَابْصَارًا

اور ہم نے ان کے لیے سنا دیا اور ان کے لیے دیکھ دیا

أَفِدَّةً فَمَا اتَّخَذُوا

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَلَا ابْصَارًا لَهُمْ وَلَا أَفِدَةً

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَلَا ابْصَارًا لَهُمْ وَلَا أَفِدَةً

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَلَا ابْصَارًا لَهُمْ وَلَا أَفِدَةً

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَلَا ابْصَارًا لَهُمْ وَلَا أَفِدَةً

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَلَا ابْصَارًا لَهُمْ وَلَا أَفِدَةً

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَلَا ابْصَارًا لَهُمْ وَلَا أَفِدَةً

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَلَا ابْصَارًا لَهُمْ وَلَا أَفِدَةً

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

وَلَا ابْصَارًا لَهُمْ وَلَا أَفِدَةً

ان کے لیے آیتیں بھیج دیں کہ ان کو جہنم میں تھیں کہ ان کو

تھوے کہا ہوں کہ تو اپنی کوئی کجی اور کجی فرما۔ اس نے کہا کہ اچھا میں جانیے کہ تو نے مجھ کو ان کا کیا حکم قاضی سے پانچ برس میں جو سب سے زیادہ قیوب چیز خریدی اور دینے میں کس ایک مرتبہ ہزار میں ہزار عمارتوں اور گماہ اور کت گھبراہٹ میں خوار کیے گئے گا تو تو نے جس کی روٹی کھائی اور ان کا پیچھے کے ہمدست جانا اور ان کی ذمہ داری سنبھالی؟

حضرت عمرؓ کی گواہی: حضرت عمرؓ نے مجھے یہ ایک مرتبہ مسکن کے خزانے میں سوائے اہل قلعہ شخص نے وہاں ایک چھڑا دیو کی کتابوں ایک سجدہ بزرگ اور آرائشی کتب کی کوئی چیز بلکہ نور کثرت و لامیں سے کوئی نہیں سنی۔ اس نے کہا کہ اسے مسجحات دینے والا امر چاکا قلعہ شخص نے جو بیخ بن سے لاکھ لاکھ خلی ساری کر رہا ہے۔ سب لوگ اسے دے دے کے جانے لگے ہیں میں وہیں بیٹھا رہا کہ کبھی اسے خیر ہے یا کدو اور کھانسی مر رہی ہے یا نہی وہی کہہ رہا ہے وہی کہہ رہا ہے کچھ ہی دن گذرے تو مجھے وہی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی آہوں سے دھڑکنے میں پڑے تھیں۔ اسے روایت کے ظاہر و باطن سے قوی معلوم ہے کہ وہ حضرت داؤدؑ کے بایا جازاں یا شامیہ گھڑت سے تھی اور ایک غریف روایت میں سرخ حور پر بیٹھی تھی جیسے کہ تھی اور انہیں یہ تلاوت بھی کر رہی تھی کہ ان سے اپنے کو کیسے سننے کا ایک واسطہ بھی کیا کہ اللہ ہم پر سلام بھیجے کہ میں کہا ہوں کہ میں گھبراہٹ میں قلعہ کا امصار بن کر قریب قندھار قلعہ میں قلعہ کی پوری تحصیل کرنا چاہتا ہوں میری کتاب یہ ہے کہ لوگوں کے ہاتھ لگاؤ اور ان کے اندر بھی لڑائی کے ہیں چکیں۔ وہاں کوئی ساری کار نہیں رہا کہ میں گھڑت میں ہے۔

سواہر بن قنارب کے اسلام لانے کا واقعہ

حضرت عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہم نے حضرت نبویؐ پر ایک مرتبہ فہرستہ لکھا ہے کہ تھے اسی میں پوچھا گیا سواہر بن قنارب یہاں سواہر میں نہیں رہا۔ چار سال تک ان کے پاس نہیں تھے اس کے سال آپ نے ہجر ہو چھا تو حضرت داؤدؑ کو سواہر بن قنارب کہنا ہے ان سے کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس نام لانے کا قصہ عجیب و غریب ہے انکی یہ باتو کہ جی رہی تھیں جو حضرت سواہر بن قنارب تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا سواہر اپنے اسام کا اللہ الٰہی قصہ کہہ دو۔ آپ نے فرمایا ان کے میں بندو کہ ہوا تھا کہ اسامی جن ایک رات میرے پاس آیا کہ میں اس وقت سو رہا تھا مجھے اس نے جگا دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو چھو رہا تھا۔ وہی جی تو میں اور کچھ سے اور سوچ لے قبول لائی کہ میں غالب میں سے خدا کے رسول حضرت محمدؐ کے بیٹے ہیں۔ میں بدلتے ہی میں اور ان کے پورے ہمدست بننے پر قیوب کر رہا ہوں کہ وہ غالب روایت ہے کہ وہ ان کے طرف کھینچ کر لے گئے کہ وہ ہجر اور ہجر میں یہاں نہیں تھے جلدی ہوا ہوا ہم شرم کے اس دار سے کے سواہر مگر سے

کی تہ نہ اور یہ کہ جب جہات کا دارام نہ کیا تو ان کے سواہر والوں نے کہا کہ سواہر میں قنارب اور ہجر کے آپ کا کھلی تکلیف سے پہچانتے ہوں تو آپ نے فرمایا کہ سے یاد ہو مجھے کوئی چاہئے والا نہیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ اس رات حضورؐ کی شادی ہو کر آپ کا کام بہت ہی مختصر ہے اور تمام دلوں میں گھبراہٹوں میں طاعون پڑا ہے۔ تھے اور ہمدست میں ہے کہ حضورؐ میں غلبہ ملنے فرمایا آیت رات میں جہات کو تر آن جاتا رہا اور ان میں سے ایک شخص میں رات گئے۔ ان کے درمیان حضرت مرثدہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں میں سے جو ہے آیت رات جہات کے امیر میں سے ماحور ہے۔ جس میں سواہر ہو گیا۔ آپ مجھے لکھتے ہیں کہ جب کہ شریف کے لکچے اسے صدر میں پہنچے تو آپ نے پہنچے ہونا سے ایک دفعہ لکھی ہوا اور مجھے سے فرمایا میں میں سے وہ ہجر ہے وہ ایک ہند کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا شریف کی کجی اور ہمدست جہات کو آپ کے اور کھڑے لکھ کر لکھی ہوئی کہ میں تو آپ کے فرات سننے سے میں رہا ہوں۔ ہجر میں سے ایک کجی میں طرح اور کے کھڑے پہنچے ہیں اس طرح اور ہجر ہمدست میں سے ایک رات میں کہ اب بہت قہار ہے اور مجھے میں حضورؐ کی اللہ صبر و حلم کی کج وقت ظاہر ہونے اور آپ وہیں سے ہمدست ملے اور حاجت سے کھڑے ہو کر میرے پاس کھڑے لا۔ کج ہجر پہنچے گئے وہ اپنی کے کہیں ہیں؟ میں نے کہا کہ میں میں سے آپ نے ان کی پوری اور ہمدستی۔ ہجر آپ نے مسلمانوں کو انہوں جہات میں سے مسلمان کرنے سے منع فرمایا۔

مصحفین کے جنم: کہہ دیجئے ہیں یہ جہات تعداد میں رات میں حضرت مصحفین کے تھے۔ انہیں رسول اللہؐ کی ہدایت و علم سے تھیں کہ انہوں میں سے کہا اور وہ کوئی مصحفین سے ان کے کہ یہ ہیں جن میں اسامی سواہر بن قنارب اور یمن کی قوم ہجر و یمن لڑائے ہیں انہیں ہمدستی پانچ کہتے ہیں یہ قیوب جہات کے اور قیوب سے تعداد میں بہت زیادہ تھا اور پانچ میں سب کے کجی شریف لانے جانے تھے ہمدستی میں سے مفسر میں سے تھے۔

ایک کا کہن کی گواہی: کج ہمدستی شریف کی یہ روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ میں نے کجی کی نسبت پسند نہیں کی کہ میرے بیان میں یہ اس طرح ہوئی کہ وہ ہمدستی اس طرح لکھی۔ ایک مرتبہ آپ بیٹے ہونے سے کیا کہ میں قلعہ گنداب۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ میرا میں قلعہ ہوا ہے جس سے جہات کے گنداب سے مسلمانوں کا کجی تمام ہزار سے لے گا وہ اب وہ آیت تو آپ نے لکھا ہے یہ خیر ان میں سے ظاہر فرمایا۔ وہ کہنے کا مسلمانوں میں اس اہمیت و وقعت کا کوئی شخص آج تک ہجر کی نظر سے نہیں گذرا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اب میں

وَاتَّبَعُوا تَقُولُهُمْ

اور ان کو اس سے لگا کر چلا گیا

سچائی کی برکت

سچائی کے ساتھ چلنے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی روز بروز جاہلیت میں قید کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی سوجھ بوجھ پر نیز گمان کی بنیاد سچی ہوتی ہے (عمرہ خالی) اور جو لوگ راہِ حق میں اللہ ان کو راہِ ہدایت دیتا ہے اور ان کو ان کے انوکھی کنوٹی کی توجیہ دیتا ہے۔

یَا ذُرِّيَّتُ عَلَيَّ السَّلَامُ یعنی اللہ اپنے رسول کے پیغمبر کی وجہ سے ان کے اعداء پر امن ہے اور شرعِ معبود پر صلوات ہے۔

یَا ذُرِّيَّتُ عَلَيَّ السَّلَامُ یعنی صبر سے موافق عمل کرنے کی ان کو توفیق دینا کرنا ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہ شرع سے محفوظ رہنے کے طریقے ان پر واضح کرو دینا ہے۔ امید میں جس نے یہ مطلب بیان کیا کہ اللہ ان کو ان کی پیغمبری کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (عمرہ خالی)

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ

اب یہی انتظار کرتے ہیں قیامت کا کہ آنکڑی ہو

تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا

ان پر ایسا کہ سو آنکھیں ہیں ان کی نشانیاں

فَأَنذَرْتُهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرُهُمْ

پھر کہاں نصیب ہوگا ان کو جب وہ آنکھیں ان پر کھینکے گا

قرآن کے وعظِ تبلیغ کے بعد کس چیز

کا انتظار ہے؟ قیامت آنے کو ہے

یہ یعنی قرآن کی نصیحتیں، گواہی، اقوام کی ہر تاک و مٹائیں اور ملت اور دور کے معدودہ غیہ سب ان کے آپ دہانے کے لئے وقت کا انتظار ہے۔ یہی کہ قیامت کی گھڑی ان کے سر پر اچانک آنکڑی ہو سو قیامت کی آنکھیں تو آنکھیں اور جب قیامت آنکڑی ہوگی، اس وقت ان کے لئے کچھ حاصل کرنے اور ماننے کا موقع نہیں باقی رہے گا۔ یعنی وہ کھٹکا اور مانگا ہے کارہ ہے لیکن اس پر ٹھٹھا نہیں ہو سکتی۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے یہی نشان قیامت کی راہ سے نبی کا یہ ارشاد ہے سب کی خاتم الخلق صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا الَّذِينَ

جب ہمیں جیسے پاس سے کہتے ہیں ان کو جن کو

أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ أَنْفَا

معلم دے گیا کیا تم ان شخص نے ابھی

مناظر کا نام ہے وہ جس اور ان کو قیامت کا حال نہ کر تھا۔ ایک قسم کا قیامت کی وہ ہے قیامت کہتے ہیں جنی علم میں اسلام کا موقع اور باطن میں اس سے انوکھا اس آیت میں اس کا ہے یعنی یہ لوگ بظاہر علم کی بات سنتے کے لئے کان رکھتے ہیں مگر دل تو یہ ہے نہ کھنکنا یا جب ہمیں سے اللہ کی بات ہیں تو اسی علم سے کہتے ہیں کہ اس شخص (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) نے ابھی ابھی کیا بیان کیا تھا۔ شاید اس دریافت کرنے سے مقصود (عمرہ خالی) کہ وہ کلام تو ان کی بات کو ان کی آغوش نہیں گھسنے نہ تو یہ سنتے ہیں۔ (عمرہ خالی)

مومن کا منہ اور منافق کا منہ

ابھی اللہ نے مومن اور منافق ان جہت بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مومن اور منافق سب کی طرح ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے مومن تو اس کو (کان لک) سنتے اور یاد رکھتے تھے اور منافق سنتے تھے مگر یاد نہیں رکھتے تھے (دل میں جگہ نہیں دیتے تھے) پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منافق نکل کر آتے تو مومنوں سے پوچھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی کیا فرمایا تھا۔ (عمرہ خالی)

أُولَئِكَ الَّذِينَ تَبِعُوا اللَّهَ عَلَى

یہ وہی ہیں جن کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اللہ

قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ

نے اور چلے ہیں اپنی خواہشوں پر

مناقت کی سزا یعنی ایسی باتیں جن کو اکثر یہ ہوتا ہے کہ اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے۔ پھر سچی کی توفیق دیتا نہیں، اسی شخص خواہشات کی پیروی نہ جاتی ہے۔ (عمرہ خالی)

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادْهُمْ هُدًى

اور جو لوگ راہِ حق میں تھے ان کو اور زیادہ سچی راہ سے سوچ

شیطان کے درکام شیطان کی طرف روک سہی کی بہت کم تھی۔ آپ
تو علی رضی اللہ عنہ کے شیطان کے جبر کو توئی چڑھ گئے۔ کوئی کی کہوں
شیر اپنا اور حریف کو دے۔ دوسرا دیکھیں جس کے علی پہل اور ملت دینے
کے چہرہ میں بے کوشیہ نے دل تو اٹھ گئے تھے۔ اہل زبان کی نگاہوں
میں اپنا اور حریف کے دے دیا۔ یہاں تک کہ کوئی غول آہ وہاں اور فسادوں
میں ایجاد پاؤں کی ہے نہ اسی کی۔ (زبداتِ حق ص ۱۸)

ذٰلِكَ يٰۤاَهْلَ الْبَيْتِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

یا اہل بیت! تمہارے گناہوں کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

یا اہل بیت! تمہارے گناہوں کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

یا اہل بیت! تمہارے گناہوں کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا

مناقول کا یہو: یوں سے گناہوں کو جوڑنا

یہاں جو شخص نے یہود و نصاریٰ کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا
نہی اس طرح کے گناہوں کو جوڑنا ہے۔ بلکہ سوائے گناہوں کے جوڑنا
وہ گناہوں کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا ہے۔ (نور ص ۱۸)

یہاں شیطان کی طرف سے یہاں اسی طرح کے گناہوں کو جوڑنا

یہاں شیطان کی طرف سے یہاں اسی طرح کے گناہوں کو جوڑنا

یہاں شیطان کی طرف سے یہاں اسی طرح کے گناہوں کو جوڑنا

یہاں شیطان کی طرف سے یہاں اسی طرح کے گناہوں کو جوڑنا

یہاں شیطان کی طرف سے یہاں اسی طرح کے گناہوں کو جوڑنا

یہاں شیطان کی طرف سے یہاں اسی طرح کے گناہوں کو جوڑنا

یہاں شیطان کی طرف سے یہاں اسی طرح کے گناہوں کو جوڑنا

یہاں شیطان کی طرف سے یہاں اسی طرح کے گناہوں کو جوڑنا

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّيْتُمُ الْمَيِّتَ يَصْطَرِبُونَ

پھر کیسی حالت میں ہوگا جب تم کو جاننا ہوگا کہ ان کے گناہوں کے گناہوں کو جوڑنا

وہاں جو شخص نے یہود و نصاریٰ کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا
نہی اس طرح کے گناہوں کو جوڑنا ہے۔ بلکہ سوائے گناہوں کے جوڑنا
وہ گناہوں کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا ہے۔ (نور ص ۱۸)

لَا تَزِدْهُمْ مِّنْهُنَّ شَيْئًا ۚ وَاعْلَىٰ اَذْبَارِهِمْ

یہاں جو شخص نے یہود و نصاریٰ کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ

یہاں جو شخص نے یہود و نصاریٰ کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا

الشَّيْطٰنُ سُوْلٌ لَّهُمْ وَاٰمِلِ رَبُّهٖ

یہاں جو شخص نے یہود و نصاریٰ کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا

مناقلین شیطان کے پکار میں ہیں

یہاں جو شخص نے یہود و نصاریٰ کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا
نہی اس طرح کے گناہوں کو جوڑنا ہے۔ بلکہ سوائے گناہوں کے جوڑنا
وہ گناہوں کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا ہے۔ (نور ص ۱۸)

یہاں جو شخص نے یہود و نصاریٰ کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا
نہی اس طرح کے گناہوں کو جوڑنا ہے۔ بلکہ سوائے گناہوں کے جوڑنا
وہ گناہوں کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا ہے۔ (نور ص ۱۸)

یہاں جو شخص نے یہود و نصاریٰ کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا
نہی اس طرح کے گناہوں کو جوڑنا ہے۔ بلکہ سوائے گناہوں کے جوڑنا
وہ گناہوں کے گناہوں کو گناہوں سے جوڑنا ہے۔ (نور ص ۱۸)

وَجُوهَهُمْ وَأَذْبَارَهُمْ

ان کے منہ پر اور پیچھے پر

نفاق کا مزہ دینا یعنی اس وقت موت سے کیونکر بچیں گے۔ چنانچہ اس وقت نفاق کا مزہ پھینکے گا۔ (تفسیر جلالی)

وَلَقَدْ أَهْنَمْنَاهُمْ بِمَثْوًى سِدِّيقٍ (پس) توبہ سے پہنچے گی یہ کیا توجہ کریں گے جب کہ بلا لگنے ان کی راجس فیض کریں گے (توبہ کے مستحقوں اور گنہگاروں سے) ان کے چروں اور فضیول پر چہنیش لگائے ہوئے۔ (تفسیر طبری)

ذَلِكْ يَأْتِيهِمُ أَتَّبِعُوا مَا أَسْخَطَ

یہ اس لئے کہ وہ اپنے اسی راہ جو جس سے

اللَّهُ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَالْحَبِطَ

اللہ پر اور اپنی اپنی خوشی پھر اس نے ان کا

أَعْمَا لَهُمْ

کرو چھانگے گئے کام

اعمال عبادت کرنے والا راستہ

یہاں یعنی اللہ کی خوشنودی پسند کیا اسی راہ پر چلے جس سے وہ ناراض ہوتا تھا اس لئے موت کے وقت یہ ایسا نہ سالن دیکھنا پڑا اور اللہ نے ان کے کلمہ طیبان کی بدولت سب مٹلے نہ کر دیئے۔ کسی مٹلے ان کو اور ان کی زندگی میں فائدہ نہ پہنچایا۔ (تفسیر جلالی)

ذَلِكْ۔ ایسا اس وجہ سے ہوا کہ یہ اس بات پر چلے جو اللہ کی ناراضی اور غضبناکی کی موجب تھی۔ حضرت ان مٹلے نے فرمایا یعنی تو رہے گی صورتوں کو انہوں نے چھپایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا انکار کیا۔ وَكَرِهُوا۔ اور ایسے کاموں سے نفرت کی جو اللہ کی خوشنودی کے موجب ہیں یعنی ایمان بجا اور دوسری طاقتوں سے نفرت کی۔ اسی وجہ سے اللہ نے ان کے اعمال کو فائدہ نہ پہنچایا۔ (تفسیر طبری)

لام اعظم ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے کہ جو اعمال صالحہ ابتداءً فرض یا واجب نہیں تھے مگر کسی نے ان کو شروع کر دیا تو اب انہی کی تکمیل اس آیت کی رو سے واجب ہو گئی تاکہ بطلان عمل کا مرتبہ نہ ہو اگر کسی نے عینہ میں شروع کر کے باطلہ کے چھوڑ دیا یا قصد اٹھا کر یا تو وہ ناجائز ہو گا یا ناجائز اور اس کے ذمہ قتل بھی لازم ہے۔ (مدارج علیٰ علم)

أَمْ حَصِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ

کیا خیال رکھتے ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں مرگ ہے

أَنْ لَّنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْعَانَهُمْ

کہ اللہ ظاہر نہ کر دے گا ان کے کھینچنے

منافقوں کا خبیث باطن ظاہر ہو کر رہے گا

یہاں یعنی منافقین اپنے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جو عداوت اور دشمنی اور کین رکھتے ہیں کیا یہ خیال ہے کہ وہ دلوں میں یہاں تک رہیں گے کہ اللہ ان کو نکالتے یا نہ کرے گا اور مسلمان ان کے شرک فریب سے مطلع نہ ہوں گے؟ یہ گڑبگ نہیں۔ ان کا خبیث باطن ضرور ظاہر ہو کر ہے گا اور ایسے امتحان کی جہلی میں اسلے جائیں گے جہاں کوہا کہ باطن اٹھ نہ جائے گا۔ (تفسیر جلالی)

أَمْ حَصِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ۔ اور معتقد ہے کام سابق سے اور مرض پر دلالت کر رہا ہے اور انتہام اسلام کی ہے۔ مرض سے مراد ہے منافق یعنی منافق خیال کرتے ہیں۔

قُلُوبُهُمْ لَمْ يَلْعَنَهُ اللَّهُ۔ لکھنا ہے کہ ان مسلمانوں میں (منافقوں) کے دلوں کے اندر جیسے وہ کھینچنے ظاہر نہیں کر دے گا۔ (تفسیر طبری)

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلا تَعْرِفَهُمْ

اور اگر ہم چاہیں تو خود انہیں دکھا دیں وہ لوگ تو تو پہچان تو نہ پاتے

بِسَيِّئِهِمْ وَلَتَعْرِفَهُمْ فِي لَعْنٍ

ان کو ان کے چرہ سے اور آگے پہچان لیا جائے گے

الْقَوْلِ

اصح سے ۱۲

اللہ تعالیٰ کے علم اور غیب کے

نو فرماست سے منافق چھپ نہیں سکتے

یہاں یعنی اللہ چاہے تو تمام منافقین کو ان کا تمام مضمین کر کے آپ کو دکھا دے اور نام عام مطلع کرے کہ گھٹنے میں ظان تھاں آدمی منافق ہیں مگر ان کی حکمت یا حکمت اس وہ لوگ اظہار کو مقصود نہیں کرتے۔ ایسے اللہ نے آپ کو بھی اوجہ کا نور فرماست دیا ہے کہ ان کے چرہ سے بشر سے آپ پہچان لیتے ہیں۔ اور آگے چل کر ان لوگوں سے فرما دیکھو تو آپ کو طرح کی شناخت ہو جائے گی۔

یہاں ایک فقیر قلیل عرصہ تک پانچواں صدی تک اس سے بھی کھٹک کر رہا۔
 جسے ۱۲۰۰ھ میں شریعہ کرمی اہل اسلام نے کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 کرم سے وہ فرقہ بنتے تھے جس کا مطلب ہے عابدت کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 خود بخود بخود کرم سے (بے توفیق) لکھا ہے، ایسا ہی ہے جو ان کا کرم
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔

<p>لَا تَسْأَلُوهُمَا فَيُخْفِكُم بِمَا لَكُمْ وَتُخْرِجُوا أَضْفًا لَكُمْ</p>
<p>اور نہ پوچھو کہ تم سے کیا ہے اور نہ پوچھو کہ تم سے کیا ہے</p>

اللہ تم سے مال طلب نہیں کرتا

یعنی اگر خداوند تعالیٰ تم سے مال طلب کرے گا تو تم سے مال طلب کرے گا۔
 یہ فقیر مراد میں ہے کہ وہ مال اور مال سے پوچھتا ہے جس سے تم پر حکم ہے ایک
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 فرقہ کرنے کے وقت اس کے مال کی عقل، ہر ماہ پر ہوا ہے کہ۔ (میرزا)
 لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔

یہ فقیر مراد میں ہے کہ وہ مال اور مال سے پوچھتا ہے جس سے تم پر حکم ہے ایک
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 فرقہ کرنے کے وقت اس کے مال کی عقل، ہر ماہ پر ہوا ہے کہ۔ (میرزا)
 لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔

<p>هَآأَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُفَقُّوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ</p>
<p>اللہ کی راہ میں</p>

اللہ کے دینے میں مخصوص حصہ خرچ کرو

یہ فقیر ایک حصہ دے دے ہوئے مال کا جس سے اسے رات میں پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 (میرزا)

یہ فقیر مراد میں ہے کہ وہ مال اور مال سے پوچھتا ہے جس سے تم پر حکم ہے ایک
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 فرقہ کرنے کے وقت اس کے مال کی عقل، ہر ماہ پر ہوا ہے کہ۔ (میرزا)
 لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔

<p>لَا تَسْأَلُوهُ الدُّنْيَا يُغِبُّ وَكَفُّوا تَوْبَتَكُمْ وَتَقُوا يَوْمَكُمْ أَجْرَكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ أَمْوَالَكُمْ</p>
<p>اور نہ پوچھو کہ تم سے کیا ہے اور نہ پوچھو کہ تم سے کیا ہے</p>

دنیا پرست نہ ہو توفیق اختیار کرو

یہ فقیر مراد میں ہے کہ وہ مال اور مال سے پوچھتا ہے جس سے تم پر حکم ہے ایک
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 فرقہ کرنے کے وقت اس کے مال کی عقل، ہر ماہ پر ہوا ہے کہ۔ (میرزا)
 لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔

یہ فقیر مراد میں ہے کہ وہ مال اور مال سے پوچھتا ہے جس سے تم پر حکم ہے ایک
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 فرقہ کرنے کے وقت اس کے مال کی عقل، ہر ماہ پر ہوا ہے کہ۔ (میرزا)
 لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔

یہ فقیر مراد میں ہے کہ وہ مال اور مال سے پوچھتا ہے جس سے تم پر حکم ہے ایک
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 فرقہ کرنے کے وقت اس کے مال کی عقل، ہر ماہ پر ہوا ہے کہ۔ (میرزا)
 لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔
 کرم سے لکھا ہے، اس میں ۱۲۰۰ھ میں صرف کرم کا پانچواں صدی میں سے لکھا ہے۔

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

۱۱) وہ ہے نیاز ہے کہ تم صاف ہو

انہوں نے اس طرح کی قسم اٹھائی کہ وہ جتنا بھی ضرورت محسوس ہوگی اسے اپنی کتاب میں لکھیں گے۔ یہ سب کچھ وہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر اس وقت تک نہیں لکھیں کہ وہ ۱۹۷۱ء میں اپنے سفر نامے کی کتاب کو مکمل کر لیں۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ - یعنی اللہ کو تمہاری عبادت و حمد کا حق ہے۔

یوں ہی ہے۔ اور تم دنیاؤں آخرت میں اس کے حکمت پر اس لئے اس نے
یوں ہی ہے۔ (تفسیر مطہری)

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَةَ

اور شرک والے مردوں اور شرک والی عورتوں کو بلا

منافقوں اور مشرکوں کے لئے سرِ اچھ یعنی منافقین کے دلوں پر
صلح کی طرف سے اطمینان پیدا کر کے اسلام کی بڑی مضبوط گہری اور اسلامی
قوتوں و تفرقات کا روزِ اذکورہ کو بڑی طرح سزا ملے گا۔ (تفسیر حلی)

الْفَٰكِرِينَ بِاللّٰهِ ظَنَ السَّوْءِ

جو انھیں کہتے ہیں اللہ بڑی انھیں

منافقوں کی انھیں "جہا" بڑی انھیں "یہ کہہ دیتے ہیں وقتِ مباح
(بجواب ایک جہنم جس کے) مسلمانوں کے ساتھ نہیں آئے یہاں تک کہ ان کے پیچھے
رہے۔ دل میں سوچا کہ یہ بظاہر ضرور ہو کر رہے گی یہ مسلمان لڑائی میں جہادوں
کے ایک بھی زندہ واپس نہ آئے گا کیونکہ وہ ظن سے دور فوج کم، اور جہادوں
دیکھ کر ہر کچھ ہم کیوں کے ساتھ اپنے کو ہلاکت میں ڈالیں اور کفار مکہ لے یہ
خیال کیا کہ مسلمان بظاہر "فرستے" کے نام سے آ رہے ہیں اور قریب و دُعا سے
چاہتے ہیں کہ کچھ دُعا سے ہم سے بھیجیں لیکن۔ (تفسیر حلی)

عَلَيْهِمْ ذَا بَرَةِ السَّوْءِ

انہی پر ہے بھیرِ مصیبت کا جہا

ان کی بیش بندیاں پر کار ہیں جہا یعنی زمانہ کی گزشتہ مصیبت کے پھر
میرا کہ جس کے گہاں تک سبیا نہیں اور بیش باندیاں کریں گے۔ (تفسیر حلی)
دوسرا مطلب: مسلمانوں کے متعلق جو ان کا گمان ہے اور مسلمانوں
کی جہا کے وہ فخر ہیں اس بدگمانی اور امیدِ جاہل کا پھر انہیں پر پڑے گا۔

وَعَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ

اور غضب ہوا اللہ اُن پر اور لعنت کی اُن کو

وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

اور تیار کی اُن کے واسطے دوزخ اور بُری جگہ بنیے

وَبَلَّغَهُ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ

اور اللہ کے ہیں سب لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے

ہذا کرتا ہے جسے "ہذا" "افزائے" اور "تعمیل" وغیرہ میں کی۔ اور اگر مسلح
کرے اور قتال سے رکھے کا حکم دے تو اسی کی تعمیل کرے۔ یہ خیال نہ کرنا کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کو سزا دینی اور قتال کا حکم دیا جہاں تو ہم ان کو
ہلاک کر دیتے۔ کیونکہ ان کو ہلاک ہوا جو حکم پر موقوف نہیں ہم چاہیں تو اپنے
دوسرے لشکروں سے ہلاک کر سکتے ہیں۔ بہر حال دُشمن و دشمن کے لشکروں کا
بالک اگر مسلح کا حکم دے گا تو ضرور اسی میں بھڑکی اور سخت ہوگی۔ (تفسیر حلی)

لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ

تا کہ پہنچیں وہ جہنم والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

پے بہتی ہیں اُن کے جہنم ہمیشہ رہیں

فِيهَا وَيُكْفَرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ

اُن میں اور اتار دی اُن پر سے اُن کی بدکاریاں ہوتی

صحابہ کیلئے انعام ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم "انا فتحنا لک فتحاً
مبشراً" لکھ کر پڑھا تو انہیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ہمارے اور غرض کی اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں یعنی اللہ نے ایمان والوں
کیلئے ہمارے جہنم میں ایمان والوں کو ہمارے جہنم میں اتار دیا اور ہمارے جہنم میں
ہم داخل کر دیا اور اُن کی بدکاریوں کو معاف فرما دے۔ حدیث میں ہے
کہ ان صحابہ نے حدیث میں یہ حدیث کی کہ ان میں سے ایک آدمی دوزخ میں داخل نہ
ہوگا۔ (تفسیر) انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے اپنے بھائی مراد کو ہلاکت کی کی گنت اور
انہوں نے اس طرح نہیں جانتی انہوں نے یہ حدیث ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
ان میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک میں۔ (تفسیر حلی)

وَكَانَ ذَٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا

اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد ملتی ہے

نفل صوفیوں کی تردید یہ بظاہر بعض صوفی یا کوئی مقلوب اہل
بزرگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ جنت طلب کرنا ہماروں کا کام ہے یہاں سے
معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں یہ بھی بڑا کمال ہے۔ (تفسیر حلی)

وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ

اور بنا کر عذاب کرے دوزخ میں مردوں کو اور دوزخ میں عورتوں کو

یاد رہے کہ اس کی طرف سے ایک خاص قسم کی طرف داری کی اور اس کی وجہ سے یہاں تک کہ اس نے اپنے اس وقت کے تمام یہودیوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے وطن کو چھوڑ دیا تھا۔ یہودیوں نے اس کی یہ حرکت بہت برا قرار دی اور اس کے نتیجہ میں وہیں کی حکومت نے اس کے خلاف ایک عدالت چلائی اور اس کے خلاف ایک مقدمہ چلا دیا۔

پھر اس نے اپنی طرف سے ایک ایسی حرکت کی کہ اس نے اپنے اس وقت کے تمام یہودیوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے وطن کو چھوڑ دیا تھا۔ یہودیوں نے اس کی یہ حرکت بہت برا قرار دی اور اس کے نتیجہ میں وہیں کی حکومت نے اس کے خلاف ایک عدالت چلائی اور اس کے خلاف ایک مقدمہ چلا دیا۔

آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے اس وقت کے تمام یہودیوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے وطن کو چھوڑ دیا تھا۔ یہودیوں نے اس کی یہ حرکت بہت برا قرار دی اور اس کے نتیجہ میں وہیں کی حکومت نے اس کے خلاف ایک عدالت چلائی اور اس کے خلاف ایک مقدمہ چلا دیا۔

یہودیوں کی طرف سے ایک ایسی حرکت کی کہ اس نے اپنے اس وقت کے تمام یہودیوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے وطن کو چھوڑ دیا تھا۔ یہودیوں نے اس کی یہ حرکت بہت برا قرار دی اور اس کے نتیجہ میں وہیں کی حکومت نے اس کے خلاف ایک عدالت چلائی اور اس کے خلاف ایک مقدمہ چلا دیا۔

اور اس نے اپنے اس وقت کے تمام یہودیوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے وطن کو چھوڑ دیا تھا۔ یہودیوں نے اس کی یہ حرکت بہت برا قرار دی اور اس کے نتیجہ میں وہیں کی حکومت نے اس کے خلاف ایک عدالت چلائی اور اس کے خلاف ایک مقدمہ چلا دیا۔

آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے اس وقت کے تمام یہودیوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے وطن کو چھوڑ دیا تھا۔ یہودیوں نے اس کی یہ حرکت بہت برا قرار دی اور اس کے نتیجہ میں وہیں کی حکومت نے اس کے خلاف ایک عدالت چلائی اور اس کے خلاف ایک مقدمہ چلا دیا۔

یہودیوں کی طرف سے ایک ایسی حرکت کی کہ اس نے اپنے اس وقت کے تمام یہودیوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے وطن کو چھوڑ دیا تھا۔ یہودیوں نے اس کی یہ حرکت بہت برا قرار دی اور اس کے نتیجہ میں وہیں کی حکومت نے اس کے خلاف ایک عدالت چلائی اور اس کے خلاف ایک مقدمہ چلا دیا۔

اخراج کر چھاپا لیکن ہے تو کون نے کیا طریقہ وہیں خبر مرود نے کیا لافند دکر ہی تو تو نے اپنے سر برتن کی حماست دیکھا جس میں جھولی ہے، ہر بیٹھ کے لئے تو نے غی فی الخلف کی حماست دلائے اندر، چھپا کر دی ہے۔ واقعہ یہ تھا کہ حضرت علیؓ مرود اور جلیس میں بلکہ وہاں کے سرگرم تھے سو فیہ یا کر آپ نے ان کو گھر کر دیا اور ان کا دل دیا پھر آ کر مصطفیٰ ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام تو تو میں قبول کر دوں لیکن میں دل سے ہر کوئی خلق نہیں دیکھتا اس کا امداد نہیں اس کے بعد مرود آیا، انھوں نے صحابہ پر تمام حماست کا مشاہدہ کرنے لگا اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاک کی میز پر بیٹھتے ہیں اس کو زمین پر گر نہ سے پیسے کوئی صحابی اپنے ہاتھ پر لے کر نہ دلا جلد پہل لیتے ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چاکر کا کھڑے ہوتے ہیں تو ساری باتیں کا کھڑے کرنے کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کرتے ہیں تو خدا کا تعالیٰ اپنی لینے کے لئے سوالی ویسی چھینا لیکن کرتے ہیں جیسے، ہر بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہتے ہیں لوگ اپنی آواز میں بدست کر لینے ہیں اور تنقید ہر ایک کے لئے نظر انداز کر آپ کی طرف منہ نہ کیجئے۔

مرود کی اپنے رفقاء کی طرف واپسی اور تاثرات

یہ دیکھ کر مرود اپنے رفقاء کے پاس لوٹ کر آیا، کہا کہ میں مرود ملا تھا وہی قسم میں اور شاہوں کے پاس میں، قیصر مرود کس کی اور غاش کے درباروں میں بھی حاضر ہوا لیکن خلیفہ اسی کے ساتھیوں کو اپنے اور وہی ایک تنظیم کو کسے شکر دیکھا جیسے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمی مصلحت علیہ اذہم کی کرتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہ کسی دوسری چیز پر بیٹھتے ہیں تو وہ درمیں پر پہلے سے پہلے کسی صحابی کے ہاتھ پر پڑتی ہے پھر وہ اس کا ہاتھ پر سار دلا جلد پہناتا جب اور جب کسی کام کا شکر دیتے ہیں تو ان کے ساتھی اس کام کے کرنے کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں اور جب وہ بانسو کرتے ہیں تو حضور کا استقبال اپنی لینے کے لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ پرانے سار دلا جب وہ بدلت کرتے ہیں تو ان کے ساتھی اپنی آواز میں چنگی کر لیتے ہیں اور تنظیم کی جہت سے ان کی صرف نظر اٹھا کر شکر دیکھتے انہیں نے اب ایک جگہ بات نہیں کی ہے تم اس کو گول کر لو قریش نے جواب دیا نہیں، میں دس سال حقان کو دیکھتا کہ مرود اور رسول دولت کرتا ہے نہیں اور مرود نہیں اور مرود نے کہا تو مجھے یہاں نظر آتا ہے کہ تم یہ سمجھتے آج نے غی، الی ہے کہ مرود اپنے ساتھیوں کو نہ لکھا کہ تو انہیں چلا گیا۔

جلیس بن علقمہ کی طرف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آد اور واپسی

خلفہ قبائل کے حضور، مرود قریش کی حماست کے لئے آئے تھے ان کی

جماعت کا کمانڈر اس روز جلیس بن علقمہ قریش کے جانے کے بعد اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوں کو تیار کیا تو قریش نے اپنے لوگوں میں سے جہت قریش کے انہوں کی وہی تنظیم کرتے ہیں اور خدا پرست ہیں تو لوگ اس کے سنے سے قریش کے انہوں کو لے کر گزرو کہ وہ دیکھ کے جب جلیس نے قریش کے چاروں کا سیلاب وادی کے عرض سے آگاہ کیا کہ وہاں بھی لوگ خدا کے ان کی کر رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچا تو نہ تو قریش کے پاس چلا گیا جو ان سے کہا اسے مرود قریش میں دیکھ کر قریش کے جانوروں کی گردنوں میں قریش کے فکدہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا تھے تھان کو کہ وہ قریش۔

جلیس اور قریشیوں کا یا اسی تھانہ قریش نے کہا اپنے ہاتھ سے جے جو تھانہ میں اس بات پر ملین کو فضا کیا اور اسے مرود قریش میں اس بات پر ہم نے تم سے صحابہ نہیں کیا تھا وہ یہ ہوا کہ انھوں نے جو خانہ کسی تنظیم کے لئے آئے گا تم اس کو کہہ دو گئے تم میں کسی جس کے ہاتھ میں جلیس کی جان ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حضور دیکھ رہے ہیں اس میں اس ساری قبائل کی پہلی جماعت ایک ایسے ہر جگہ جاتیں جلیس میں اس ساری جماعت کو لے کر چلا جاتیں جہاں قریش نے کہا جلیس خاصوں جو جادار و معلوم میں اس نے ہاتھ سے جہت پر ہند کر رہے تھے کسی کو گھبرا کر رہے۔

مکرر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ جانا ایک شخص جس کا نام محمد بن خلف تھا، وہاں وہاں دیکھتے ان کے پاس جانے کی اجازت دلا لوگوں نے ام ذلت سے، کی کر دلا دیا اور گیا جب صحابہ کے ساتھ پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ محمد ہے یہ خدا تو ہی ہے باقرہ دیا یہ کہ رات ہی ہے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو حضور نے اس سے وہی فرمایا جو قریش اور مرود سے فرمایا تھا کہ نہ تو کر اپنے ساتھیوں کے پاس چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ جواب دیا تھا اس کی اطلاع دے دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریشیوں

کے پاس اپنا قاصد بھیجنا

محمد بن خلف کو محمد بن عمرو وغیرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو خطاب کیا یا تھا قریش میں میرے کو کہہ کر کے سربراہان قریش کے پاس بھیجا تاکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی عرض معلوم ہو جائے کہ میں اپنی جہل نے انہیں کو کہیں کا خدا نہیں اور قریش کو کہیں کا خدا نہ تھا

[illegible]

حضرت ابراہیم کا جاننا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے شرطنوں پر
صلی اللہ علیہ وسلم کی مشرکوں کا سامنا سے جو کچھ نکتہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ
کر مل جائے گا آپ سب کو اپنی شرکوں کو اے دیں۔ گناہوں سے مسلمانوں میں
سے جو کچھ مشرکوں نے کیا ہے وہ جانے گا وہ مسلمانوں کو کوئی نہیں دینا ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیکھیں آئندہ سال داخل ہو چکیں گے اور تین
روز باقی آج نہ دیکھیں گے اور نہ میں داخل ہوں گے تو اس طرح تو ان کو ان کا غیر و مخالف
ہو جائے گا کہ داخل ہوں گے۔ فریقین میں معاشرت ہوگی اور یہ شرما ہوگی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فریقین کے درمیان یہ چاہو نہ ہو نہ ہندو وہی ہو گا
جس میں ہندو ہی جیسے کوئی حرکت ہوگی نہ ہندو۔

قبائل کی حمایت: جرمنوں (اوس صحابہ کی برہمنوں سے) اور مسلمانوں (عربوں سے) کے درمیان میں جانا پڑا کہ وہ دو جو مسلمانوں کی حمایت میں آئے اور جو جرمنوں سے فوجا ہے وہ ان سے ساتھ شامل ہو جائے اور ان کی فوجوں کو کر ساسکتے ہیں اور یہ مجھ کے ساتھ ہیں اور وہ داری میں شامل ہیں اور ان کی ہر ایک بات میں قریش کے عہد اور داری میں ہیں جب سے پہلے اور ان کے خیر کے اور ان کی کامیابی میں رہا۔

نے مروان بن نعم کے خلاف سے بیان کی ہے کہ جب حاکم اور ان کے ساتھی مدینہ تھے تو کمال بن عیاد اور طلبہ اور کثرت کفر و فساد کے سبب مدینہ سے اڑے۔ جو اڑے لوگوں نے مدینہ کی حالت سے بخیر و بدعت کی فحش ملامت کی کہ اچھے لوگوں کے ہاتھ کسی اطلاع و فحش کو بھی نہ پورے کفر و فساد کی گواہی اور ان میں سے جو اہل ایمان تھے انہیں سب کے سب تکلیف پہنچا دیا۔ یہ کہ جو کچھ علی الفداء علیہ السلام سے حکم شرط پر سنا کر لی جائے تو اس سال ۱۰۰ھ میں چھ ماہ تک مدینہ تک پہنچیں تاکہ جن میں سے ان کے آنے کی خبر کی ہے وہ پہلے ہی میں اس کی خبر نہ لیں۔ علیہ السلام کو حکم دیا کہ چند سال وہ قریحین و ذوق قریحین اور قریحی بنی مراد اور جوت مانیں۔ سب کا حقوق الہی ہو گیا۔

صانع کی شرائط اور صلح نامہ۔ جس میں کہ، خود کیا کیا کہ، دو جاگہ ای شریعت
میں تشریف لے کر سنا کر کے شیخ میں شریعت اور دو جاگہ میں سال نہ کرنا
داکل نہ ہوں گے۔ عرب۔ یہ کہ تھیں کہ کہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر ہر ہر
دعویٰ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
اسم نے (صحابہ نے) کہ، دو جاگہ صلح نامہ کے خلاف۔ یہاں سے صلی اللہ علیہ وسلم نے
صلح نامہ کے بعد کہ۔ یہاں سے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
قوان نامہ کیا کہ وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو وقت ہوئے تھے کہ
پچھلے عہد میں ہر روز صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
حضرت ابراہیم سے کہنے کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
اللہ علیہ وسلم سے بات شروع کی اور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
ابو ذر اور ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
کہہ سنے۔ وہ چلی رہی تھی کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
میں (صلح نامہ) تو یہ کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
حضرت حاکم کی روایت سے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
جہاں کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
بہت سے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
ہے بلکہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
نظر علی کہ وہ کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
تو آپ کہ کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
آپ کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
نہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی
نہیں۔ وہ کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی

عَقُولًا رَحِيمًا

عقلاً رحیم

یہ عقول اور عقلیں ہوتی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو عقل و شعور عطا کیا ہے۔ ان کی عقلیں رحیم ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

یہ عقول رحیم ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

سَيَقُولُ الْكَافِرُونَ إِذَا تَلَّكُمُ الْقُرْآنَ أَفَيَسْمَعُ أَوْ لَا يَسْمَعُ

کافر کہیں گے کہ جب تم کو قرآن پڑھتا ہے تو وہ سنا دیتا ہے یا نہیں

مَعْلَمٌ لِّمَنْ يَّعْلَمُ الْغُيُوبَ ۚ

یہ علم ہے ان کے لئے جو اس کی بات کو سمجھتا ہے

يُؤَيِّدُونِ أَنْ يَبَيِّنَ لَكُمُ الْآيَاتِ الْكَلِمَ اللَّهُ قَوْلُ

یہ کہتا ہے کہ وہ تم کو مدد دے کہ وہ تم کو بتا دے کہ وہ تم کو بتا دے

لَنْ تَسْمَعُوا لَكُمْ قَوْلَ اللَّهِ مِنْ

تم نہ سناؤ گے کہ وہ تم کو بتا دے کہ وہ تم کو بتا دے

قَبْلُ

پہلے

یہ عقول رحیم ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ هُدَاهُمْ أَتَيْنَ

اور ایمان لانے والے ہم نے ان کو ہدایت دی

ذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ وَظَنُّهُمْ ظَنَّ الضُّلُوعِ

ان کے دل میں گھس گھس اور ان کی فکر میں گھس گھس

وَلَنْتَمَنَّ قَوْمًا يُّؤْمِنُونَ

اور تم تمنا کرو کہ وہ ایمان لائے

یہ عقول رحیم ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی عقلیں ان کو اپنے رب سے پہچاننے اور اس کے احکامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

اور جو کسی نے اللہ اور اس کے رسول کو نہیں مانا

فَإِنَّا نَعْتَدُ لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۚ

پھر ہم ان کے لئے جہنم کی آگ کو تیار کر رہے ہیں

لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ

ان کے لئے جو نماز سے غافل ہو گئے

يَتَّبِعُونَ آيَاتَ اللَّهِ وَيَتَّبِعُونَ آيَاتَ اللَّهِ

ان کے لئے جو اللہ کے احکامات کو ماننے سے غافل ہو گئے

دھمکی دیتی تھی جیسے پہلے ”مدہج“ جانے سے بچے ہٹ گئے تھے اگر آنسو
ان سرکوں سے چھپے ہوئے اللہ سخت دردناک سزا دے گا شاید آخرت سے
پہلے دنیا ہی میں مل جائے۔ (تحریر حلی)

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمُرِيضِ حَرَجٌ
تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف

☆ یعنی جہاں اللہ اور لوگوں پر فرض نہیں۔ (تحریر حلی)

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا اس کو
جنتیں بخشنے میں سے ہوگا جن کے نیچے سے نالیں بہتی ہیں
وَمَنْ يَتَوَلَّ يَوعَذِبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا
اور جو کوئی پیٹ جائے اس کو عذاب دیا دردناک

☆ یعنی کلام اور سرور و سعادت میں عام ضابطہ ہے۔ (تحریر حلی)

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ يَبْذُرُونَ مَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
جب یہ بھٹکے اپنے مال کو اللہ کے راستے میں
وَمَنْ يَبْذُرْ مَالَهُ يَرْجُلْ أَجْرًا كَثِيرًا
اور جو بھٹکے مال کو اللہ کے راستے میں

بیعت رضوان نامہ لکھ کر کاروبار سے باہر ہیں قابل۔

”لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ“ اس طرح مانے کی وجہ سے حق سے اس بیعت کو بیعت
راضیہ کہتے ہیں شروع سورت میں امام فضل اللہ لکھ کر دیا۔ (تحریر حلی)
صحابہ کی تعریف: اس آیت سے حضور صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور دعا
پروردگار کی شکر کام سے اپنا کام سمجھتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے
میں نے اللہ کی تعریف کی ہے کہ اللہ کی تعریف سے فرمایا اللہ تعالیٰ

کے یہ پند و اندیشہ اس طرح حضرت عثمان غنیؓ نے بعد از حق تعالیٰ سے کہا کہ اگر
اللہ کے لئے جبکہ تمہیں نے وہاں سے بادشاہ سے جنگ کی تھی وہاں کو
بلایا۔ اور یہ اللہ کی مشیور ہے یہ تمام نصیحتیں ایسی سرگودہت کر رہی ہیں کہ وہ
بلایا میں کاؤ کر آئے ہیں میں سے وہ انہی خلفاء کے لئے ہے اور ان میں سے
ہر ایک خلیفہ اللہ سے ان کی طرف سے جہاد کی دعوت کو شریعتاً ہی ان کا حکم
کا کرتا ہے فیصلہ جس پر اگر کوئی دھمکا کر لیا اسان کے حکم کی خلاف ورزی
عقاب خداوندی کا سبب تھا۔ (مدونہ کائنات)

جنگجو قوم سے مراد: حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں اس سے مراد نہ لوگ
ہیں۔ بلکہ سرورِ مدینت میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت
کا وقت ہوگا جب تک کہ تم ایک ایسی قوم سے نہ ملو گے جس کی انہیں پہچانی ہو
ہوئی ہو اور ان کی بھی پہچانی ہوئی ہو ان کے ساتھ شریعت ہے وہ ان کے ساتھ
ہے۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں اس سے مراد لوگ ہیں۔ کیا وہ مدینہ میں
ہے کہ جس میں ایک قوم سے جو کہ پانچ کے گن میں جو چاہیں یا ان اور ہوں گی۔
حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں اس سے مراد لوگ ہیں۔ (تحریر حلی)

جنگجو قوموں سے مقابلے اور مخالفت میں ہونے

ارشاد فرمایا سَلَفُ غُلَامِ الْفَرَسِ لَوْ لَمْ يَلِدْ لَوْ لَمْ يَلِدْ یعنی ایک ایسا وقت
آئے وہ ہے جبکہ تمہیں جہاد کی دعوت دی جائے گی اور یہ جہاد ایک بڑی سخت
جنگ قوم کے ساتھ ہوگا اور اس میں اسلام شہید ہے کہ یہ انھیں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد جہاد میں قتل نہیں آیا کیونکہ خلافت آپؐ کے پاس کے بعد
جہاد کی کوئی ضرورت نہ تھی کہ نہ جہاد نہ تھی نہ جہاد نہ تھی نہ جہاد نہ تھی
سے جہاد کی نہیں، ہاں جس کے بعد ہوں وہ سخت ہو گا قرآن نے ذکر فرمایا ہے کہ
فرود ہو کہ میں اگر چہ جہاد کی قوم سے جہاد نہ تھی نہ جہاد نہ تھی نہ جہاد نہ تھی
ایجادیت ہے اور نامیں قال کی نوبت آئی کہ کہ مقابلہ آج کل ہے اور نہ
ہے اور یہ مقابلہ ہے نہیں ہے اسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صحابہ غیر قتل
کے باقی آئے اور وہ ان میں سے کسی کو دعوت دینا دعوت ہے اور نہ اس
دعوت مقابل کوئی ایک قوم کی دعوت اور نہ اس میں ہلکا ہے۔ (مدونہ کائنات)

وَأَنْ تَتَوَكَّلُوا كَمَا تَوَكَّلْتُمْ قَبْلَ
اور اگر چاہتے ہو تو جیسے پہلے کرتے
قَبْلَ يَوْمَ يُدْعَىٰ بِكُمُ الْعَدَاوَةُ
پہلے کہ تم کو ایک عذاب دردناک

ہے کہ یہ قلندر اسماعیل کا قصہ تھا مسلمانوں نے تمہارا ازبک اس کا حاضر ہو گیا۔

نقدی سامان کی فہمت اور وہی کی قبولیت

ابنِ دلق نے قبلہ اسم کے ایک آدمی کے حوالہ سے ارادہ بن مرنے سے پہلے اس کی بیابان سے نقل کی ہے جسکی شخص نے کہا ہمارے قبیلہ اسم کے والدین کو سخت جھگڑنے سے پہلے تھا یہ ایک کرم خیر میں چچا اور بی بی راتیک حسن نے (۱۰۰) کے واسطے آپ سے رہے لیکن کوئی ایسا تمام جہاں کھانے کی دلی چیز ہوئی حق شکر ہوا کہ اس نے سارا بن حارث کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ ہمارے فرض کی بارگاہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ والوں نے آپ کو سلام کیا ہے اور عرض کیا ہے کہ ہم سخت جھگڑنے کی تکلیف میں مبتلا ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بعد میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ میں ان کو کھانے کے لئے اس کو بھیج فرمایا اسے اللہ سب سے بڑا قلعہ جس میں سب سے زیادہ جاتی ہو باغ کرم سے یہ دعا کرنے کے بعد جھنڈا اٹھایا یہ بن سنا کہ وہاں فرمایا اور ان کو جواب کے جھنڈے کے نیچے میں دوسرے کی دولت دلی راہی کا بیان ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے اس نے بھی نہ کچھ کے لئے معصوب بن معاذ کے قدر کی حق حاجت کروئی خیر میں اس سے بڑھ کر خدا کی رسولی خدا اور چلی دلا کوئی قلعہ نہیں تھا۔

دو بدو مقابلہ: حجاب کا مقابلہ کرنے کے لئے بیٹا بیوی اور بدو تھا موب نے اس کو نقل کر دیا پھر بال نقل کر کے اس کو ہمارا ہی حقہ نقدی نے چاہا اس پر لوگوں نے کہا اس کو جو بچا کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر کوئی گناہ مانو نہیں رہتا (کہ اس نے حجاب کے خلاف کیا تھا) سب سے پہلے ہی نقل کر دیا کہ اس نے جو کرنے کا اس کا کھل کا کھل متاثر ہے۔

حصب قلعہ سے غزوئی اشیاء کا ملنا: محمد بن عمر نے حضرت جابر کی روایت سے یہ نقل کیا کہ حصب کے قلعہ کے اندر مسلمانوں کو قاتل کثرت سے کھانے کی چیزیں تھیں جن کا ان کو کبھی بھی نہیں تھا جو بھروسہ سے تھی شہزادہ زہرا کا تیل اور تہا (بزرگوار باسلام محمد آئی) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستادی نے خدا کی کھانا اور دے لوگس اپنے ساتھ لانا سے بھیج دیا اس سے اتفاقاً کوئی بیٹوں میں ملے گا۔

قیصر کا حاضر ہوا اور یہودی کا فتح کے لئے راست بتاتا

نقی نے محمد بن عمر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ یہودی حسن نام اور حسن معصوب نے قلعہ پر قلعہ سے پہلے مجھے (یہاں کی) دہلی جو حضرت شہزادہ کے حصہ میں آئی تھی معصوب سے وہی چلی رہا ہے اس چلی پر ایک قلعہ مسلمانوں نے اس قلعہ کا حاضر کر دیا اور شہزادہ حاضر ہو گیا۔

تہا سے آ رہے ہیں لیکن وہ نہیں مانتے تو ان کو گل کو ڈرا ہا تھا ہے ان کی منبری کی ہوئی ہے لیکن وہ نہ دیکھ کر کہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز جہاد کے بعد اس سے کیا۔ مسلمانوں کی سبب شہزادی کی اور ان کی صحبت کروئی کہ یہی جہاد سے پہلے آئی شہزادہ نہ کرنا۔

کافرمان کے لئے جنت نہیں ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کے لئے پہلے بی بی عائشہ نے کہا کہ یہودی پر مل کر دیا میں یہودی نے مسلمانوں کو نقل کر دیا لوگوں نے کہا لا اس شخص شہید ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ کی میں سے مسامتہ کروئی تھی اس کے بعد میں حضور سے یہودی پر مل کر دیا مسلمانوں سے کہا کہ یہی پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدد کی کچھ دیا کہ وہ نہ کرے کسی طرف سے لئے جنت حلال نکلا۔

عافیت کی دعا مانگو: طبرانی نے حضرت جابر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سے جنگ میں آنا نہ کرو اور نہ سے عافیت کرو اور اگر میں تم کو مسلمان نہیں کرے (جنگ میں تم) کو کیا صورت پیش آئے گی ہاں سب نہ بھیج رہی جائے گی تو وہ ہرگز وہی لہذا ہمارے اور ان کے ایک دوسرے اور ان کی بی بی عائشہ سے یہ نصیحتیں ہیں تو اس کی نقل کرتے جا پھر میں سے چھ کر دیا جاؤ اور جب وہ تم پر مل کر دیا تو وہ نہ کرنا۔ ہوا اللہ اعلم بحال۔

سب سے پہلے کا حاضر ہوا: اکابر جلیل اور محمد بن عمر بن حارث کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈے کے قیصر کر کے دے دے کہ ایک جھنڈا مقرر کر دیا اور لوگوں کو لانے کی قیادت دے دی اور اس سے دے دی کی تھیں دی۔ سب سے اول جس جھنڈا کا حاضر ہوا وہاں ہم ملے قلعہ پر پہنچے جھنڈا جھنڈا ہوئی اہل قلعہ سے شہزادہ بن جنگ کی شہزادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیج کر لوت آئے اہل طرفین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھنڈے سے لے کر قلعہ پر تھے اور تمام کواہیں آ جاتے تھے اور اللہ نے دیکھ کر کواہیں۔

بخارا اور اس کا علاج: حبشی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت ہے کہ جب مسلمان خیر میں پہنچے تو ان میں عام شہزادہ میں بھی مسلمانوں کو ان کے کھانے سے بڑھ کر کیا لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا بی بی عقیقہ میں کھانا اور کھانا اور ان کے دوسرا ہم نہ کر کے پانی (پے) رہا مسلمانوں نے حکم کی قبول کیا (فرما دیا ہے) ہستہ کے جیسے ایک جوشی اور وہ کھانے کی (جو پانی کا زور نہ کھانے کی) ہستہ جیسی کھانا کھانے ہو گیا۔

دوسرا کا حاضر ہوا: حبشی فتح کے بعد مسلمانوں نے معصوب کا معاذ کے قلعہ کا حاضر ہو گیا۔ محمد بن عمر نے ابو ہریرہ کی روایت سے یہ بیان کیا

اسلم کے خلفاء، جانے دیا نہیں اور اولاد اس کے ساتھ ابھری ہے۔ ایسی ہی ایک بات ہے کہ قرآن آج بھی عامی زبان کا ہے۔ یہ فرق مراتب کرنے سے بہت مفید ہے۔ اہل حق کو اس کا ذوق ملتا ہے۔ (تجربہ دار)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام جس طرح

حیات مبارکہ میں تھا اب بھی ضروری ہے

اعادیت میں ہے کہ ایک مرتبہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد میں دو شخصوں کی آواز سنی تو ان کو خبر فرمائی اور یہ بھاگ کر آگے گئے کہ وہ عظیم ہمارے ہیں۔ ان کا نائب ہیں تو کیا کریں۔ میں نے اپنے کے باشندے ہیں تو ان کو تم کو سزا دینا (اسلم کی بات ہے کہ تمام اہل حق و سزا میں ملکہ نور ہے جو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس حدیث سے علماء و محدث نے یہ حکم لیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام آپ کی حیات مبارکہ میں تھا اسی طرح کا احترام و توقیر اب بھی لازم ہے کیوں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم مبارک میں نبی (زندہ) ہیں اور جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعویٰ حیات مبارکہ میں نہ تھا تو انہوں نے ہلاکت کی حرمت و حرمت ختمی اسی غرض اب بھی ہے۔ اب کے قیام مبارک کے پاس بندہ آواز سے بات کرنا اور غصہ نہ کرنا اور کلمہ لا ایلہ الا اللہ اور تھمہ حکم کو پڑھنا اور سزا دینا ہے۔ (تجربہ دار)

مجلس نبوی کا ادب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی

آواز سے زیادہ آواز بلند کرنا جائز ہے۔ اس طرح منکر کرنا بھی جائز ہے۔ ایک اور سے ہے بھلا کیا کرتے ہیں جب تمہاری بات اہل حق کی ہے چنانچہ اہل حق سے بڑھ کر اس کے سامنے نہ کرنا یہ حال اور کہا کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تم تک آپ سے ان طرف سے لوں گا جیسے کوئی کھڑا ہو رہا ہو اور سزا دینا اور حضرت عمرؓ سے اقتدار آہستہ آہستہ لے لے کر بعض اوقات دوبارہ پوچھا کہ کیا کوئی ایسا شخص ہے کہ وہ حضرت طاہر بن حکم کی طرح بہت بڑھ کر آواز دے گا تو فرمایا کہ وہ شخص ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی بہت بلند

آواز سے سلام و کلام کرنا ممنوع ہے

قاضی ابوبکر بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور

ادب آپ کی وفات کے بعد بھی ایسی ہی واجب ہے جیسا حیات میں تھا اسی لئے بعض علماء نے فرمایا کہ آپ کی قبر پر ایسا کمرے کی طرح زیارت و بلند آواز سے سلام و کلام کرنا آپ کے خلاف ہے۔ اسی طرح جس مجلس میں رسول اللہ

جس دعا کا خلاف نہ ہو۔ اگر اس میں آدھ گھنٹہ کا عذر ہو تو اس میں کھانے کے لئے تو دوسرے کا عذر دینا اور اس کے لئے کھانا چھوڑنا ان کے حکام کو آگے کے کھانے کی اہمیت ان کو اپنی اندرونی خواہشات و اغراض کی تحصیل کے لئے ایک حیلہ اور آلہ کا ہونا ہے۔ سو یاد رہے کہ جو زبان پر ہے اللہ کے خلاف جو دل میں ہے اسے جانتا ہے مگر وہ کھانے سے فریب کیسے چلے گا نہ کہ وہی اس سے دور کیا کرے۔ (تجربہ دار)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ

اے ایمان والو! بلند نہ کرو اپنی آوازیں

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ

نبی کی آواز سے اونپر نہ ہو اس سے نہ بولو نہ آواز کر

يَا قَوْمِ كَجْهَرُ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ

پیسے نہ بچے ایک دوسرے پر کبھی افادت نہ ہو جائیں

أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

تمہارے کام اور تم کو خبر بھی نہ ہو ۵۷

مجلس نبوی کے آداب

جس مجلس نبوی کے آداب: مجلس میں شور نہ کرو اور جیسے آپ کی مجلس میں ایک دوسرے سے بے تکلف چہ نہ بات کرنا کہات کرے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ طریق اختیار کرنا خلاف ادب ہے آپ سے خطاب کرنا تو نرم آواز سے شکر و احترام کے جذبہ میں ادب و شائستگی کے ساتھ۔ اور کھانا ایک مہذب پڑنا چاہئے۔ آپ سے لائق شکر و ستائش کے کلمے برائی نہ کہتے۔ اور آپ سے اپنی اپنے اثر سے کسی طرح بات نہ کرتے۔ جو خبر کا مرتبہ تو ان سب سے کہیں زیادہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے وقت پہلی اعتبار رکھیں گے۔ پہلے بولیں گے اور آپ کو خبر دے دیں گے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کے بعد مسلمان کا فحشا کہاں ہے۔ انکی صورت میں تمام اہل عالم شائع کرنے اور ساری محنت کا وقت نہ گننا اور یہ ہے۔

اعادیت کی مجلس اور روضہ نبوی کے آداب

(جمعہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعادیت سننے اور پڑھنے کے وقت بھی یہی ادب ہے کہ اگر بے قرقر حرفت کے پاس حاضر ہوں وہاں بھی ان آداب کو رکھنا کہ نہ آپ صلی اللہ علیہ

اصلاح کی چوری کوشش کرو تاہم یہی صلح اور جنگ کی ہر ایک حالت میں ملحوظ رہے کہ وہاں میں کی لڑائی اور ہجرتوں کی مصالحت ہے دشمنوں کا فروغ کی طرح نہ کہ کیا جائے جب وہاں تو میں میں لڑ جائیں تو میں ہی ان سے حال میں نہ چھوڑو بلکہ اصلاح و امان کی ایسی کی چوری کوشش کرو اور ایسی کوشش کرتے وقت خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ کسی کی بے جا فرقہ واریت یا کسی چیز سے کام لینے کی نیت نہ آئے۔ (تفسیر حاشیہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی تمام مومنوں کی اصل ایک ہے یعنی مسیح کو دشمن نہ کہلایا ان سے اور ایمان کی حیات اور کام نہ جب ہے۔ اس لئے تمام اہل ایمان بھائی بھائی ہیں۔ اور جنگ میں اصل کی پیداوار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گروئی ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مومنوں کے باپ ہوتے ہیں مگر وہاں تمام مسلمانوں کی بائیم گروئی نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی اس امید پر توئی کہ کاغذ ہو کہ ہم پر تم کیا جائے گا جنگ کا نام نہ تو اللہ تعالیٰ محبت اور امان میں نہیں کرتے کہ جب توئی سے اور توئی کی محبت نہ تو اللہ کی رحمت کا سوچ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ فرمایا۔ اللہ اپنے نام کرنے والے بندوں ہی کو نام کرتا ہے (راوی) اچھے و اچھیں میں آج آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر رنج نہیں کرنا اللہ اس پر ہم نہیں کرتا یہ روایت حضرت جبریل علیہ السلام کی ہے۔

مسیح نبی و رسول: یعنی نبی نے لکھا ہے۔ جب یہ بیت اہل نبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کر مٹائی تو سب مسلمانوں نے باہم صلح کر لی اور ہر شخص دوسرے کے ساتھ رہنے سے منع کیا۔

معنی میں حضور و اہل جبریل نے حضرت یوحنا کی روایت سے بیان کیا ہے کہ وہ مسلمانوں میں باہم گالی گھڑی ہوگی۔ جس کی وجہ سے ہر ایک کا قلبی دوسرے پر کڑھانے اور ہاتھ پیرا ہونے سے مار پیٹ شروع ہوئی۔ اس میں یہ بیت اہل نبی و رسول نبی و رسول کے ہاتھ کا ہونے کا کیا کیا ہے۔

ان جبریل میں اہل حاتم نیز نبی نے صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ایک انصاف کی ہے۔ جن کو عمر بن ابی جاحظ ان کی یہی ام نے اپنے مانگے جانے کا ارادہ کیا۔ شوہر نے روک دیا اور ایک ہلا خانہ پر حملہ کر کے روک دیا۔ محبت نے اپنے مانگے کو خیر کر دی وہاں سے اس کا قبیلہ اگلے آگئے اور محبت کو بلا خانہ سے بچے اور کریمانے گئے۔ شوہر پہنچا اور اٹھانے سے اپنے کہنے والوں سے مدد طلب کی۔ اس کے بچے آگئے اور محبت کو لے جانے میں حاضری کی تو وہ دونوں فریقوں میں اٹھ کھڑے ہوئے گواہ اور جنوں سے لڑائی شروع ہوئی۔ انہیں کے متعلق یہ بیت اہل نبی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہی اور سب اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔

نبی و غیرہ نے جو مصالحت سالم بیان کیا کہ سالم کے والد یعنی حضرت

خدا اللہ نے بیان کیا کہ نبی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اس کی حق تلفی نہ کرے نہ گالی دے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت (چوری کرنے) میں لگا رہتا ہے تو اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی حق تلفی در در کرے یا اللہ وہ قیامت کی سختیوں میں سے کوئی حق تلفی در در کر دے گا۔ جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

مسلم نے حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اس پر ظلم نہ کرے اس کو بے حد نہ چھوڑے اور اس کی قلعی نہ کرے نہ کسی طرف اشارہ کرے نہ ہونے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: توئی میں ہوتا ہے۔ آؤں گا یہ شر لائی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حقیر کرے۔ مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے۔ اس کا خون بھی اس کا مال بھی اور اس کی توہم بھی۔

باغی گروہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا

وہاں وہ تین دلائل کرتے ہیں کہ باغی گروہ (داعیہ و ایمان سے خارج نہیں ہوتا) اس پر جو حکم کا حکم کیا گیا تھا ہے۔

نبی نے لکھا ہے کہ ہر دھارہ کا ہے۔ وہ اثر جو مارے اور نہ جان کیا ہے کہ حضرت علیؑ سے درایت کیا گیا کہ جنگ میں اور میں میں جڑ لوگ آپ کے مطالب تھے کیا اور مشرک تھے؟ فرمایا نہیں۔ شرک نہ تو اہل ہاک کر اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ سوال کیا گیا۔ تو کیا وہ منافق نہ تو فرمایا نہیں۔ منافق تو نبی یا دشمن کرتے۔ عرض کیا گیا تو پھر وہ کون تھے فرمایا: وہ ہمارے بھائی تھے۔ جنہوں نے ہم سے خلاف بیعت کی تھی۔

باغی گروہ کے قلع قمع کے مسائل

مسئلہ: اگر مسلمانوں کا کوئی گروہ نام (ظلم) کے خلاف جمع ہو جائے اور اس کے پاس ایسی ہی بات ہو تو بلائے (اہل خلافت بھی وہ ظلم کو جانے کہ اول اس کا خلافت کی رحمت سے اور ان کے محض انصاف کو کہہ کرے پھر اگر وہ کوئی ایسا جو ظاہر کریں جس کی وجہ سے انہوں نے اسلام کے خلاف منہ آؤں گی کہ ہے۔ مشرک نام نے ان پر جان کے علاوہ اور میں پر ہر حکم کو لیا تو اسے لوگوں سے دھکے کرئی امام کے لئے جو شخصوں بلکہ مسلمانوں ہی لازم ہے کہ ان میں ہندوستان بھارت کی حد کریں۔ تاکہ اسلام میں کے ساتھ انصاف کرے اور ظلم سے باز آجائے (کہا اہل حق الہام) لیکن مملکت کو جائز قرار دینے والی کوئی مقررہ جو ظاہر نہ کر سکیں اور لانے کے لئے جیسے بندہ جو کچھ کر نام کے لئے ان کوئی کر نامہ ان سے لڑا جائز ہے۔ (ملاحظہ کی جاوے)

امام شافعی کہتے ہیں کہ جب تک وہ خود جنگ شروع نہ کریں۔ ان کو قتل

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ☆

مہلت مل جائے۔ یعنی آپ بھی گرفتار ہو رہی کہ راستہ اختیار کر کے توبہ کیلئے
مکمل ہو جائیں اور توبہ کیلئے کسی عمل کے ثواب میں کمی نہ ہو۔ (عبدالرحمن)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

وَعَلَىٰ رُءُوسِهِمْ يَدُهُمْ وَإِلَىٰ يَدَيْهِمْ أَصَابِعُهَا لِيَسْأَلَهُمْ فِي يَوْمٍ ذَٰلِكَ

وَأَسْأَلَهُمْ فِي يَوْمٍ ذَٰلِكَ وَتَوَلَّىٰ وَوَجَّهُ ضُلَّةً ۚ

اور اُس کے رسول پر ہر طرف سے ہاتھ لگائے اور لڑے

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ ۚ

اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے

اللَّهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ ۚ

وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں سچے

سچے مومن کی نشان دہی ہے۔ مومن کی نشان دہی ہے کہ اللہ

رسول پر پختہ اعتقاد رکھتا ہو اور ان کی راہ میں ہر طرح سے قربانی دے

حاضر رہے۔ (عبدالرحمن)

مومن کی تین قسمیں ہیں۔ مسلمان مومن ہے۔ یہی علی بن ابی طالبؑ کے زمانے میں

دعوت میں مومن کی تین قسمیں تھیں۔ (۱) وہ جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لیا

شک و شبہ نہ کیا۔ (۲) وہ جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں قربانی دے

سے انکار نہ کرے۔ (۳) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں کسی کی جان میں (۳) اور جو

کی طرف سے ہر طرح سے قربانی دے۔ (۴) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۵) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۶) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۷) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۸) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۹) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۱۰) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۱۱) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۱۲) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

مومن کے لئے ہے۔

مجاہد کی شان: جو شخص اسلام کے لئے اور چاہے وہ ہادی کو اور

کرنے کے لئے اور اللہ کا مال دے کر دے اور اپنے کو بچانے کے لئے اور

جن مال کی قربانی دے دے وہ جو اول اپنے لئے قربانی کرے گا اور

تمام احکام شریعت کا پابند ہوگا۔ (عبدالرحمن)

قُلْ اتَّبِعُونِ اللَّهَ يَدِينَكُمْ وَاللَّهُ

يَعْلَمُ بِأَفْعَالِكُمْ ۚ

کو تو خبر ہے جو تم کو ہے آسمانوں میں اور زمین میں

وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ

اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے

اللہ کو دیکھو کہ کس نے دیا جاسکتا

نہی کرنا ہی چاہتا ہے اور ہر مومن کو اس سے توبہ کے لئے کیا دیکھیں

سے۔ (عبدالرحمن)

میر کی کہ وہ اللہ سے نصرت ہے۔ اللہ کی راہ میں

اور اللہ نے ہر چیز میں سید کی نصرت ہے۔ (عبدالرحمن)

ایمانی حاکم نے مومن کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ جو کچھ وہ یوں نے

خود سے کر دیا ہے مومن کو اس کی راہ میں کسی کی جان میں (۳) اور جو

(۴) اور جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں کسی کی جان میں (۳) اور جو

دعوت میں مومن کی تین قسمیں تھیں۔ (۱) وہ جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لیا

شک و شبہ نہ کیا۔ (۲) وہ جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں قربانی دے

سے انکار نہ کرے۔ (۳) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں کسی کی جان میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۴) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۵) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۶) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۷) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۸) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۹) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۱۰) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۱۱) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

بھی اللہ کی راہ میں قربانی دے۔ (۱۲) وہ جو کسی کافر یا کافر کی راہ میں

يُؤْمِنُونَ عَلَيْكَ إِنَّ أَسْلَمُوا

تو تم پر ایمان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوئے ہیں

بعض نادانوں کی نافرمانی

میں تم کو آ کر کہتے تھے کہ تم کو تو ان لوگوں سے اسلم ہو

کئے کہ وہ ایمان رکھتے تھے اسکا جواب دیتے ہیں۔ (عبدالرحمن)

اسلام اور ایمان ایک ہیں یا کچھ فرق ہے؟

ایمان اصطلاح شرع میں محمدؐ کی دعوت کا ہے یعنی اسے ماننا ہے کہ وہ

اللہ سے الگ ہے۔ (عبدالرحمن)

گنہ گار۔ دنیا کا انجام یہ کہ بنی کذب و تہمت پر جس انجام سے دنیا
میں تھوڑی سی بات سے آ کر ملے۔ (خبر دہی)

أَفَعَبْنَا بِأَخْلَقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ

اب کہا ہم تم کو پہلے بارے کر تھیں

فِي لَبْسٍ مِّنْ خُلُقٍ جَدِيدٍ

ان کو دھوکا ہے ایک نئے بنائے میں

خلق انسان کا وہ حسن و برے سے پیدا کرنے میں انہیں خاص صلاحیت
میں ہے جس سے انہیں پورا کیا اور یہی وجہ ہے کہ انہیں مشکل ہے کہ کیا یہ
کون کرتے ہو؟ (معاذ اللہ) اور پہلی ولادت کو تاکہ تک کہا ہوا کہ اس
کار مطلقاً کسی نسبت سے توہم و ظلم کا کاربخت جہت و راستہ ہی ہے۔ (تشریح)
ترکیب نئی: **أَفَعَبْنَا**۔ کیا دھوکا دیا ہے اور یہ اور یہ غلط فہمی ہے
آیت **أَفَعَبْنَا بِأَخْلَقِ الْأَوَّلِ** پر اس کا معلق ہے اور کذب قلمیہ سے
آفرین حضرت نے فرمایا۔

خلاصہ آیت: ہم نے ان کو پہلی کسی تکلیف اور فتنے سے پہلے انہیں کو
پہلے یا پھر ان کو دھوکا دیا۔ اس سے یہ پالی راہ پالی سے کہیں کو دھوکا دیا
تجربہ اور دھوکا اور اعتراف ہے کہ ہم بھی مرتد ان میں ہیں اور دھوکا کرنے
سے عاجز نہیں۔ یہ خود ادا و کلیت سے کہ طرما عاجز ہو گئے ہیں۔ کلیت
اولیٰ تحقیق و نام سے آسان نہیں جسی مگر کیا ہو کہ تحقیق اول کا اعتراف کرنے
والے تحقیق غائی کے منکر ہیں۔

یہ تحقیق و تمسک کا حق ہے غلط ہو جانا اختیار ہو جانا اس قدر مراد ہے
تلف۔ پس کاغذی ترجمہ سے چھپاؤ خشک کی حالت میں بھی باطل حق کے
ساتھ غلط ہو جانا سے غلطی کو چھپا لیتا ہے۔

امین آدم کی تالیف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نرا
پدر ہے۔ اس کے بیٹے میری عذبت کی۔ اور یہ عذبت اب ان کو نہ ہوا نہ تھی۔
اس نے مجھے کافی دی اور یہ اس کے جائز نہیں تھا کہ عذبت تو یہ کہ اس
نے کہ خدا نے انہیں مرتد ہو گئے پھر آدمی آپ دوبارہ مجھے پھر انہیں کرنے
کا۔ عار کی تفسیر دلی پر ہے کہ تحقیق حالی سے آسان نہیں جسی اور مجھے کافی
اس سے اس طرح کی (کہ اس نے میرے لئے کلام تبارک و تعالیٰ) اور اس نے
کہا کہ خدا نے اپنے لئے صاحب داروں کا اختیار کیا۔ اور انہیں میں آیا
ہوں یہ لازم ہوا کہ کسی کا والد نہیں تو مولود نہ کوئی میرا جیسے ہے۔ اور
انہی میں الیٰ علیٰ علیہ السلام میں۔ (تفسیر علی)

کہ خلاف پہلے یا بعد ہی پہلے کسی قدر جس نے کہہ کر خلاف پیش کیا۔ شیب
میں جو برادرانوں کی قربانی کی صورت میں انہیں کہا اور سرسبز و
مبارک دنیا میں کیا۔ اب یہ کہ جس کے قریب ہو گیا اور وہ ان میں داخل ہوا چاہا
نہ قبول حیرت والوں نے کہیں بھی واقعہ سے روکا اور کہا کہ تم نے ہمارا مذہب
پھرتا دیا۔ اس نے اس کے اندر ادا نہیں ہو سکتے اس لئے میرے برادرانوں کو
مذہب بدعت کی دعوت دی اور کہ یہ بدعتی تھا۔ وہ اس سے بڑھ کر ہے۔ میر
والوں نے کہا چہرہ آگ کے پاس یہ خود رکھو آگ سے لیند کرنا۔

میں نے اندر ایک پرز کے شیب میں ایک آگ جس کی لوگ نرائی
مطالعات اس کے پاس لے جاتے تھے۔ آگ (خدا کے عبادت) اگل کر
نار کو کھانا بنی تھی اور مغفرت کو کچھ بھی نہیں پہنچتی تھی۔ حق نے کہی کہ تم نے
یہ بات فصاحت کی تھی۔ چنانچہ میرے لئے اپنے خاں کو دوران کے کون پر جو
بہشت کی چیزیں ہوتی تھیں ان سے لے کر کھانا اور دواں میری عالمی
دنیا تھیں گے میں ال کہ آگ۔ یہ میرے لئے اس کا جو کر چھ
گئے جو میرے لئے تھی جسی کچھ میرے بعد آگ لگی اور سب دواں تک گیا۔
توں کو نور۔ جنت کے سامان کو کھانا اور میری عالمی تیں کر رہوں میں
دنیا میں آج اس لئے میرے برادرانوں کو کہتے رہے۔ وہی سے پہلے تو پہلے
اور کوئی نہیں پہنچا کہ جنت سے ملے تھے وہیں دواں بھی لگی اس کے بعد
میرے برادران نے بھی۔ (تاکثر و عمل) میں میری تہمت اور تہمت۔

وہ عالم نے عالمی کا قول نہیں کیا ہے کہ ابو مرثد صلی اللہ علیہ وسلم
سے تھا۔ وہ اصل علیہ وسلم کی ہمت سے مات سوہن پیٹھو آپ پر
وہاں لے آیا تھا۔

ہم سے کہا گیا کہ یہ کہ عذبت نے حق کی قوم کی خدمت کی
حق کی خدمت نہیں کی۔

عذبت کا خیال دینی نہیں تھا کہ خدمت کیہ اور وہ اس نے آ کر
حضرت ابو بکر و امی کہ کہ عذبت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے نہیں
معلوم تھا کہ یہی ہے۔

عذبت۔ یعنی یہ کہ عذبت نے یا زراعت نے یہ سب نے عذبت و عذبت کی
عذبت کی کہ عذبت و عذبت کی عذبت ہے اس نے **عَذْبَةُ** (عذبت و عذبت)
لے آیا۔ یہ کہ عذبت نے اس سے کوئی بھی عذبت کی توجہ برائے انہیں دیکھا
تھا۔ سب سے عذبت کی عذبت تھے اس نے عذبت و عذبت کے آئے کے عذبت
جذب الیٰ تھے۔ (تفسیر خیر)

كُلُّ كِتَابٍ أُرْسِلَ بِحَقِّهِ وَعَيْدٌ

ان سب نے عذبت و عذبت کو پر لیک چلا میرا زمانہ

غلاب کے تحت اپنی امتوں میں کوہِ کونے کئے تھے۔ کس پڑے مگر کوئی
نہا نہ پایا۔ وهذا هو العاقل من الرحمة والاول ما اعتادہ
جمہور البصیر۔ (ابن جریر قرطبی)

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرًا لِّمَنْ

میں میں سچے کی سچ ہے ان کے

كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ

میں کے اندر آیا ہے یا دیکھے کان

وَهُوَ شَهِيدٌ

اور وہ گواہ

نصیحت پانے والے یا دیکھنے والے پر جو کہ اوقات میں غور کر کے
وہی ایک عینیت حاصل کر سکتے ہیں جس کے پیشتر کبھی اللہ تعالیٰ نہ کیا تھا
ایک بات کو دیکھیں یا نہ دیکھیں کچھ کہنے والے کے لئے یہ حال کو کاغذ پر کے
کان امری کیلئے یہاں تک کہ وہ سچے کہہ دے کہ وہی خود سچے کہہ دے اور اس کے
مشہر کرنے پر ہتھیار چڑھنے۔ جو شخص خود بخود دیکھے کہ جس کے کہنے پر قہر کے
ہاں نہ لگے اس کا درجہ انتہائی عظیم ہے۔ (ابن کثیر)

یہاں کون سا اول مراد ہے۔ یعنی اس شخص کے لئے جس کا دل نرم
نہاں ہے۔ تاکہ صاف و آشکارا حقیقت کو دیکھ کر اس کی عبادت ہو سکے۔
اللہ تعالیٰ نے خود دیکھنا اور خود دیکھنے کی طرف توجہ دے کر اس شخص کو گناہ کیا ہے
مذہب تقدی سے جو ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے) نہ صرف دیکھنا بلکہ اس کی سچائی سے پورا
آسمان دیکھے۔ آسمان پہلی سوکھ نہ دے کہ اس کے خود میری سنی ہو گئی ہے۔
سوفی اسرار میں یہاں اللہ کا یہ دعویٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو فرمایا قلب سے مراد عقل ہے۔ عقل اس علم
کے نزدیک اور کچھ (حیرت) پر اس مراد سے جو حقائق پر خود کو دیکھے
(عقلی نظر پر دیکھنا)

شہید کا معنی: یعنی یہ سچہ اس شخص کے لئے حیرت و موافقت ہے جس
کے قلب پر علم ہو یا قرآن کو بخوبی سمجھنے سے خواہ مختصر قلب ہادی ہو (یعنی
مصور و مشرق قلب اسے اپنی ذہنی دیکھنے سے)

یہ شہید نہیں ہے بلکہ ان کا نور سے نورانی اس کی آواز سے نہایت
کر۔ (ابن کثیر قرآن سے نصیحت اندہ ہوا نصیحت سے فرق ہے۔) عبادت پر نور

قاضی شامی اللہ تعالیٰ فی کاوشاں: اور (مجموعہ) اللہ تعالیٰ کی
اور دوسرا (کارن) کو سمجھنا (مجموعہ) مرادوں کو دیکھنا ہے۔ اس شخص کو دیکھنا
اور یہی حدیث کا معنی ہے۔ (مفسر علی بن عبد اللہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا عبادت کی تو یہ
ہے کہ تم اپنے رب کی اس طرف عبادت کرو جو بلا عبادت کے وقت ہاتھوں
دیکھ رہے ہو اور تم اس کو دیکھ رہے ہو (اللہ تعالیٰ کی طرف) کہ تم کو دیکھ رہا
ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے کو سمجھنا۔ (ابن کثیر قرطبی)

جس شخص نے فرمایا کہ یہاں قلب سے مراد عبادت ہے تو اس کی لئے
کہ عبادت کو دیکھنا ہے۔ یعنی آیت کے یہ دیکھنے کی جس سے قرآن میں ہو
کو دیکھنا یہ کیا ہے۔ یہ شخصیت و حیرت کا ہے۔ ای شخص کو دیکھنا ہے جس
میں عقل و عبادت کو دیکھنا ہے۔ (ابن کثیر قرطبی) (ابن کثیر قرطبی)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

اور ہم نے آسمان اور زمین

وَابَيْنَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

اور نہ گنجانے کے چھ دن میں

وَمَا يَتَذَكَّرُ أَكْثَرُ

اور اکثر نہیں یاد کرتا

وَمَا يَتَذَكَّرُ أَكْثَرُ

اور اکثر نہیں یاد کرتا

دو بارہ پندرہ آیتوں میں ایک مرتبہ جانے سے نہ تھکتا۔ (ابن کثیر قرطبی)
تھک کر اور بچوں کا کوئی قصہ نہ سنے کسی آواز سے۔ (ابن کثیر قرطبی)

سبب نزول: حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ ان
سبب کہ جب کہ یہ یہودیوں نے خدمت گرائی میں حاضر ہو کر تمہارے دین کی
تخلیق کے متعلق سوال کیا۔ حضرت علیؓ نے اس پر فرمایا اللہ نے آسمان اور زمین
کے ان جو ستر دنوں کو سمجھ کر اس پر بار بار دعا کی کہ اللہ تعالیٰ
میں جن میں یہ سب کو تخلیق کرے۔ ان اور انہوں کو اور پانی اور شہر اور
آبادیوں اور انہوں کو دیکھ کر ان کو آسمان کو حضرت کے دین اور دینوں کا
اور چار سو بار دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ کر اس کو دیکھ کر اس کو دیکھ کر
میں نہ تھکتا۔ (ابن کثیر قرطبی) (ابن کثیر قرطبی) (ابن کثیر قرطبی)
میں نے دیکھا ہے کہ یہ یہودیوں نے خدمت گرائی میں حاضر ہو کر تمہارے دین کی
تخلیق کے متعلق سوال کیا۔ حضرت علیؓ نے اس پر فرمایا اللہ نے آسمان اور زمین
کے ان جو ستر دنوں کو سمجھ کر اس پر بار بار دعا کی کہ اللہ تعالیٰ
میں جن میں یہ سب کو تخلیق کرے۔ ان اور انہوں کو اور پانی اور شہر اور
آبادیوں اور انہوں کو دیکھ کر ان کو آسمان کو حضرت کے دین اور دینوں کا
اور چار سو بار دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ کر اس کو دیکھ کر اس کو دیکھ کر
میں نہ تھکتا۔ (ابن کثیر قرطبی) (ابن کثیر قرطبی) (ابن کثیر قرطبی)

جو شخص اس خواب میں پڑھے خواہ کتنا ہی کمزور ہو ہے اس کا پانچ دنوں میں تمام گناہات مٹ جائیں گے جس قدر کہ چاہے حاصل کرے گا اور ہر شے کی طرف دل کو کرے گا۔ (امام ابن عربی)

مٹا ہے اور اس کی آنکھیں بھی مٹا دی گئیں ہیں۔ اور کہتا ہے: **وَلَمْ يَكُنْ لَهُ**
 اس سبب پر پہنچ کر عارف کہتا ہے کہ ہر ایک کے لئے ہم کو اس کی راہ
 بتائی کہ اللہ ہماری رہنمائی نہ کرنا تو ہم جاہلیتِ بابِ نہایت ہے۔ اور اسے وہ
 کے سوال میں نے کرتے تھے۔ (تفسیر طبری)

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ

اور آسمان میں ہے روزی تمہاری اور جو تم سے وعدہ کیا گیا

ورق اور جنت آسمان میں اور یعنی مائوں اور مائوں پر ورق
 کرنے سے اس نے نہیں ڈرا کہ پائے کے فرق کر کے ہم نہیں سے کہا نہیں
 کے اور یہ فرق کر کے اس مائوں پر احسان جلتا۔ لے کیونکہ تمہاری سب کی
 روزی اور اور وہاں کے جو وعدے کئے گئے ہیں آسمان والے کے ہاتھ
 میں ہیں ہر ایک کی روزی پہنچ کر ہے گی کسی کے لئے سے کہیں رک مٹتی۔
 اور فرق کر کے ان کو آداب بھی ملے گا کہ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں
 کہ آسمان والی جو بات ہے اس کا حکم آسمان ہی سے نجات ہے۔ (تفسیر طبری)
 آیت کا دوسرا معنی: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ عارف کا کسی
 کی قول ہے کہ روزی سے مراد ہے ورق کے پھیلانے کا سبب بھی بارش۔
 اس تفسیر کی بناء اس مسئلہ پر ہے جو (ظاہر) شریعت میں آئے ہے کہ بارش
 آسمان سے نازل ہوتی ہے۔

تیسرا معنی: روزی کا کریم معنی کیا جائے تو آیت آئی ہے: **وَلَمْ يَكُنْ لَهُ**
 اللہ کی قدرت کی آفاقی اور نفسی مائوں پر اس کی جیسے چاند ہوتا ہے ستارے
 اور ان کی برائی و صواب اور خوب اور برکت سے پیدا ہونے والے منہ و مہر و خار
 اور موصوفوں کے انتظامات و خیرات اور ان کی واپاری آیت میں غور کرنا اور ان
 سے اللہ کی قدرت پر استدلال کرنا اور حقیقت کی نگاہ اولیٰ مائوں کی کا حصہ ہے۔
 ہر اس استدلال اور فہم و دماغی پر جس وقت اور بڑے کا اللہ کی طرف سے
 فیضان ہوگا ہے اور اہل عرفان پر جو فیضان کی بارش ہوتی ہے وہ بھی انہیں
 مستحسن و مقبول کا نصیب ہے اور جس کے دلوں پر اور گوش ہوش پر اللہ نے ہر کر
 دی ہے اور جس کی آنکھوں پر غفلت و بہانہ کے پردے پر ہے اور وہ ہے
 نصیب ہیں اور فیضان و عرفان سے محروم ہیں۔ عارف دینی نے کہا ہے۔

مگر خود ہے بین جان تو نیست

نی رسوا درلم روزنی کیست

تقاضی شاہ اللہ صاحب پانی پتی کا ارشاد

ان علماء کے یہ قول احوال میں امر پتی ہیں کہ خطاب کا رخ سونوں

اور ان کی مختلف کیفیات عبادت اور مشاہدات خاصیات کہے اور کون ہیں مشے
 بہت کر نہیں ہیں کہ وہ کسی طرح اور کسی حکمت کے ذریعہ پہنچتے ہیں۔
 زمین کے اندر بھی جو میری کا کس کیسے ہی جاتی ہیں۔ زمین کے اوپر جو محدود
 ان گنت عبادت اور مشاہدات کا پھیلاؤ رکھتا: قابلِ فہم ہے۔ سب الراض
 وہ جس کی کیفیات خاصیات اور افعال اور ان کا قصہ و داستان کہہ رہا ہے کہ ان کا
 کوئی جانے والا وہ جب اور جو خواہش کی جس طرح علم و قدرت کا کمال کا مالک ہے۔
 اس نے اپنی رحمت اور حکمت سے ان چیزوں کو بنایا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ
 زمین پر روز زمین کی سوجناوت پر اللہ کی رحمت کی کئی بارش ہوتی ہے۔ وہ جو
 ہر جانے۔ جو ان کی طرف سے کسی قدر برکتیں نازل ہو رہی ہیں اور
 سوجناوت ان کی ہی ہے۔ چنانچہ اس کی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے اللہ کی
 رحمت کے ہاتھ سے سال بھر بارش ہے۔ کل علوم مخلوقی شہید۔

آیات انشائی: انسان عالمِ غیر (موجودی) ہے اللہ کی قدرت و حکمت
 صفت اور ہیئت کی جو نشانیاں عالمِ غیر میں ہیں ابتداء و تہمت سے لے کر
 آخری انبساط تک وہ ساری آیات انسان کے اللہ ہیں۔ آواز میں عقلی
 انسانی بصورت خلقت کی۔ ہر نفع و ہر ضرورت پر ہر ایک کوشت کا ٹکڑا ہوا۔
 ہر جانور ہر پتہ کی۔ ہر جانور کے کھانے کو گوشت کا لباس پیدا کیا۔
 ہر اس میں روحِ انسانی کی ہر سہولت ہر آواز کے کلمات ہر ایک۔ ہر آواز
 کے بعد فراموشی کا انتظام کیا گیا۔ پشیمان اور سے اور وہ چاہے کھانا اور
 رفتہ رفتہ دور کی غذا کی طرف آئے اور کھانے کی ہر مصلحت کی کئی بارش
 وہ ان کے دماغ سے لپٹے کو اس کے مانتوں سے ہر ایک کیا گیا۔

یہ تمام تدبیریں بڑے جہد و جہد سے لے کر کی گئیں۔ اس سے آگے بڑھ کر
 بھی ضرورت کی تو قوت کو قوت دیا گیا اور ایک جہد سے لے کر انتظام
 سائنس کی طرف تیسرے انسان کو دیا اور پیدا کیا گیا۔ ہر چیز اس کو کھانے اور
 آسمان سے لکھا گیا اور ہر مصلحت کی طرف جانے کا سبب راستہ دکھایا گیا۔

انسانوں کی زبانوں یا صورتوں کا دھنوں کا مانتوں اور حواس کا عقل و
 دماغی کائنات کی کئی مائیں اور ان کی طرف سے لپٹے کی استعداد کا ہر مصلحت
 قرب اور مصلحت پر مصلحت پر ہر نفع ہونے کا حکم انسان کی قدرت اور قدرت و مانتوں
 کی ہر مصلحت اور دماغی قوت میں جو عقل و بصیرت اور مصلحت کو کھانے اور
 کرتے اور ہے مانتوں کا راستہ ہیں ہر ایک اللہ حسن و قبح میں۔

آیات میں غور کرنے کا نتیجہ: ہر اہل عرفان کے سامنے سے
 تعلیمات و احادیث و مانتوں اور ان کے عقائد کے چرچوں سے امر دے ہر
 جانتے ہیں۔ اس کی تفسیر حدیث مذہبی میں اس طرح فرمائی ہے۔ ہر مانتوں کے
 اور سے ہر مانتوں کا اصل کرتا ہے آخر میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں
 چاہے میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان میں جانوں میں سے ۱۰

سَمِيعِينَ ۖ فَقَزَبَ عَلَيْهِمْ قَالِ الْاَکَا

گئی میں ملا ہوا پھر آگے سامنے دکھا تھا کہیں

تَاکُلُوْنَ ۖ

ختم کھاتے نہیں ۖ

وہ یعنی نہایت احترام سے مہمانی شروع کر دی اور نہایت منہب و مثاکرت
ہوا یہ میں کہا کہ کیوں حضرات اتم کھانا نہیں کھاتے اور فرماتے تھے کھاتے
کس طرح آخر ان کا بیان علیہ السلام کیجئے کہ یہ آدلی نہیں ہیں۔ (عجمہ جلد ۱)

آداب مہمانی: ان کی کثیر نے فرمایا کہ اس آیت میں مہمان کے لئے
چند آداب عذر دانی کی تعلیم ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ پہلے مہمانوں سے پوچھا
نہیں کہ میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں بلکہ چپکے چپکے سے کھانے لگے اور
ان کی مہمانی کے لئے اپنے پاؤں دوسب سے اونچی جگہ کھانے کی جگہ یعنی عجز
اور عذر دانی میں کو بیٹھا ہونے اور دوسرے سے کہہ دینے کہ بعد مہمانوں کو
اس کی تعریف نہیں دی کہ ان کو کھانے کی طرف بلاستے بلکہ جہاں وہ بیٹھے تھے
وہیں تاکر ان کے سامنے پیش کر دیا جھڑکا جھڑکا دیکھو دیکھو یہ کہ مہمانی پیش
کرنے کے وقت دعا اور تحفوں میں کھانے پر اصرار نہ تھا بلکہ فرمایا: تَاکُلُوْنَ
(کیا آپ کھائیں گے نہیں) اشارہ اس طرف ہوا کہ اگرچہ آپ کو عادت
کھانے کی نہ ہو مگر عذر دانی خاطر سے کھو کھاتے۔ (صورت علیہ السلام)

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا

پھر حق میں ڈر گیا ان کے اور سے ہلے

لَا تَخْشَوْا وَبَشِّرُوهُ بِغُلَامٍ عَظِيمٍ ۖ

تو مت ڈرو اور خوشخبری دی اس کو ایک بڑے بڑے بچہ کی

کہ یہ قصہ سورہ "احقاف" میں گزر چکا ہے وہاں تفصیل دیکھ کر لی
جاسکے۔ (عجمہ جلد ۱)

حضرت ابراہیمؑ کا اندیشہ

جب حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ مہمان کھانے کی طرف مائل نہیں ہیں
اور اعراض کر رہے ہیں تو دل میں اندیشہ پیدا ہوا (کہ شاید یہ لوگ دشمن ہیں)
حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ
یہ لوگ ہیں ان کو عذاب کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (صورت علیہ السلام)

حضرت ابن عباسؓ کا یہ اندیشہ فرمایا میں فرماتے تھے کہ یہ لوگ اہل اسلام
نہیں بلکہ یہ لوگ ہیں ان کے ہاتھ میں اہل ان کے ہاتھ میں ہے (کل آخرا)
تھا کہ لوہے کے قائل ہیں مگر اسے کھانا دے کر دیکھو کہ وہ کھانا کھائے
یا نہ کھائے اور ان کی عقل میں ان کے پاس سے چلیے (نورانی) ہے۔
مہمان کا اکرام:

یعنی پہلے سے پہلے حضرت ابراہیمؑ نے ان کی عزت کی جتنی حضرت نے
نورانی نہیں کیا وہ آپ کی نبی کی شان کی خدمت کی حق اور عظام مہمانی پیش کیا
نورانیوں کا طریقہ یہی ہے اور عادت یہ کہ لوگوں کا یہی معمول ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور روز آخرت پر
ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مسافروں سے اچھا سلوک کرے۔
اور نبی و اہل بیت میں آپ سے کہہ دینے سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہوں اس کو اپنے مہمان کی خاطر کرنی چاہئے اور جو شخص
اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہوں اس کو چاہئے کہ مہمان کی بات کرے یا نہ کرے
یہ ہے۔ (صورت علیہ السلام) "معاذ اللہ" ان میں بھی یہی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے صحیحین میں حدیث ہے کہ اس طرح
آئی ہے جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہوں اس کو چاہئے کہ اپنے
مہمان کی خاطر جو شمع کرے۔ (ایک روایت میں یہی ہے کہ اس اور (ابن عباسؓ)
مہمانی میں روز تک ہے۔ ان کے بعد خبر ہے کہ اور ایمان کے لئے چاہئے
نہیں کہ یہ ان کے پاس آتا ہے کہ وہ نکال دیا کرے۔ (صورت علیہ السلام)

اِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا

جب اللہ پہنچے اُس کے پاس تو بولے سلام

قَالَ سَلَامٌ قَوْمُ مُتَذَكِّرُونَ ۖ

اور بولے سلام ہے یہ لوگ ہیں اوپر سے دیکھو

یہاں یعنی سلام کا جواب سلام سے دیا اور دل میں دیکھیں میں کہا کہ یہ
لوگ جو کچھ آپ سے معلوم ہوتے ہیں۔ (عجمہ جلد ۱)
ابوہریرہؓ نے کہا اس قسم میں سلام کا دستور تھا اس لئے حضرت ابن عباسؓ
نے سلام میں خبرت میں سن لی۔ سلام تو اسلام کی علامت ہے۔ (صورت علیہ السلام)

فَرَأَىٰ إِلَىٰ اهْلِيهِ فِجَاءً يَعْجَلُ

پھر دیکھا اپنے گھر کو تو لے آیا عجلہ جھڑکا

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ

ہاں پھر کیا مطلب ہے تمہارا اسے جیسے ہوا ☆

حضرت ابراہیم کا سوال ابراہیم بنی اور انہوں نے فرشتوں سے جو پوچھا کہ تم کس قوم کے لیے آئے ہو۔ انہوں نے کہے ہو کہ تم کو آگے کہ ضرور کسی اور قوم کا ہے۔
کے لیے ان کا زوال ہوا ہے۔ (تخیر جلد ۱)

قَالُوا إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَى قَوْمِ ثَمُودَ نَذِيرِينَ

ہو ہلے ہم کو بھیجا ہے ایک گنہگار قوم پر

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ جَارَةً مِّنْ طِينٍ

کہ چھوڑیں ہم ان پر پتھر مٹی کے ☆

فرشتوں کا مقصد یہ یعنی قوم کو ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہیں۔
تا کہ اگر وہ پتھر سے سالکان کو ہلاک کریں۔ "میں طینی مٹی کی تھیلے سے معلوم ہو گیا کہ یہ آدمی کی ہادشہ کی جتنی میں کہ تو سمجھا پتھر کیجہ یا چاہا ہے۔ (تخیر جلد ۱)
قوم کو طوطا۔ یہ لوگ ہلاکت کے ہائی تھے۔ بڑن تھے طیر سے تھے اور عام
جسوں میں سب کے سامنے بے حیائی کے کام کرتے تھے۔ اللہ نے ان کی
ہدایت کے لئے ان کی جگہ کے ایک اور زمین حضرت نوح کو بھیجا لیکن قوم نے
نوح کی نبوت ماننے سے انکار کر دیا اور ہلے اور تو چاہے تو ہم پر اللہ کا
عذاب لے آ۔ انہوں نے دعا کی اسے میرے سب مجھے ان کا نام قوم سے محفوظ
رکھو اور ان مسندوں کے مقابلہ میں میری مدد کرو اور اگر وہ مٹی سے بنا ہے تو اللہ نے
دعا قبول فرمائی اور ان کا ناکوان ہلاک کران کی حالت کے لئے بھیج دی۔

عذاب توں چلے۔ مٹی گھر۔ مٹی ہو گھر اور پتھر بن جاتی ہے۔
(تخیر جلد ۱)

مُسْوَمَةٌ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ

ان کا پاس ہے جسے سب کے یہاں سے حد سے اٹھ چلے والوں
کے لئے ☆

عذاب وہ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان جہروں پر نکان کر دیے گئے
ہیں۔ یہ عذاب کے پتھر نامیں ہی انگلیں کے جو عقل دین اور فطرت کی حد
کے اٹھ چکے ہیں۔ (تخیر جلد ۱)

فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي صَرَةٍ فَفَصَّكَتْ

پھر سامنے سے آئی اگلی عورت بٹنی ہوئی پھر چلی

وَحَمَّهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ

اچھا ہاتھ اور گھٹنے لگی کہیں بڑھیا یا بچہ ☆

حضرت سارہ کو تعجب ہوا حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
بہوی ایک طرف گوشہ میں کھڑی سن رہی تھیں بڑھکے کی بشارت سن کر چلائی
ہوئی دوسری طرف متوجہ ہوئیں اور توب سے وضائی پر ہاتھ مار کر کہنے لگیں کہ
(کیا توب) ایک بڑھیا یا بچہ جس کے جوانی میں اور انہوں نے اب بڑھاپے
میں بچے کی کیا خبر ہو گی)

فَصَّكَتْ۔ حضرت ان ہاتھوں نے تیرا کیا اس سے اپنے ہاتھ سے اہل اندر
پہنچ لیا۔ عورتوں کی حالت ہوئی ہے کہ کوئی غیر معمولی عیب یا بات سن کر یا
دیکھ کر مت پریشان ہوتی ہیں۔ بعض اہل روایت نے لکھا ہے ان نے بغض کے
خون کی جراثیم عورتوں کی اور شرم سے منہ پھینک لیا۔

عَجُوزٌ عَقِيمٌ۔ کہ اول تم میں بڑھیا یا بچہ یعنی جوانی میں بھی اولاد کے
قائل نہیں تھی اب بڑھاپے میں یہ کیسے ہو گا۔ جس کے جواب میں فرشتوں
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب قدرت ہے یہ کام یونہی ہو گا۔
چنانچہ جس وقت اس بشارت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تو
حضرت سارہ کی عمر تین سو سال اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر سو سال
کی تھی۔ (قرطبی) (مطالعہ حق علیہ السلام)

قَالُوا كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ

ہو ہلے یوں ہی کہا تیرے رب نے

هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ

ہو جو ہے وہی ہے حکمت والا خبردار ہوگا

فرشتوں کا جواب ہوا جہنم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ تیرے
رب نے ایسا ہی فرمایا ہے وہی جاتا ہے کہ کس کو کس وقت کیا چیز دینا چاہیے
(پھر تم پر نبوت سے اور اس بشارت پر تعجب کیا کرتی ہو) (سمیع) مجموعہ
آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جن کی
بشارت مانا اور پاپ دلوں کو ہدی کی۔ (تخیر جلد ۱)

وَفِي مُوسَى إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ قُرْعُونَ

اور نکالی تھے موسیٰ کے حال میں جب بھیجا ہم نے اسکو فرعون کے

بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿۱۰﴾

پس اسے کہنگلی منہ سے

﴿۱۰﴾ یعنی نفرت و براہین سے (تشریح خلی)

فَتَوَلَّىٰ بَرَكِيهٖ وَقَالَ سِعْرًا وَمَعْنٰوٍ ﴿۱۱﴾

پھر اس نے من موڑ لیا اپنے زور پر اور بلا یہ جاؤ گے یا تو جانتے ہو

فرعون کا پاگل چن چکا یعنی اور قوت سے مفرور ہو کر حق کی طرف سے
منہ پھیر لیا اور اپنی قوم اور ارکان سلطنت کو بھی ساتھ لے لے دیا۔ کہنے لگا کہ موسیٰ
یا تو چنانک جاؤ کہ سب اور یا تو جانتے ہو اور اس سے خالی نہیں۔ (تشریح خلی)

ظاہر یہ ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے نفرت صادر
ہوئے ہوئے کو آج آپ کو جاؤ اگر کہا اور چونکہ اس کی نگاہ اور سمیت ذاتی عقل
میں موسیٰ کی دعوت تو حید نہیں آتی تھی۔ اس لئے آپ کو پاگل کہنے لگا۔

یہ خداوندی ہے لہذا ہے کہ حضرت موسیٰ کے قیادت کو کچھ کر فرعون نے آپ
کو آجیب دیا اور سمجھا پھر ہونے لگا کہ ان افعال کے اکہار میں موسیٰ کے اپنے
اعتقاد اور کوشش کو عقل سے پا نہیں آگے تو یہ جاؤ گے اور اپنے اعتقاد سے تو
باہل ہے وہ فیصلہ نہ کر سکا کہ اکہار نفرت میں موسیٰ کے ارادے اور اعتقاد کو
عقل سے پا نہیں۔ (تشریح خلی)

فَاَخَذْنَاهُ وَجُنُوْدُهٗ فَنَبَذْنَاهُمْ

پھر پکڑا ہم نے اس کو اور اسے نظروں کو پھر پھینک دیا انکو

فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلَيَّمٌ ﴿۱۲﴾

دریا میں اور اس پاگل کو اپنی اہم سے

فرعون کو کہنے کی سزا ملی

یعنی ہم نے زیادتی نہیں کی۔ (الامام ہی) ہے کہ اس نے فکر اور سرگئی
اعتقادی سمجھانے پر بھی باز نہ آیا آخر جو یہ اقتدار وہی کا تھا۔ (تشریح خلی)

وَفِي عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الزَّمَجَ

اور نکالی تھے عادمیں جب بھیجی ہم نے ان پر ہوا

سُلْطٰنًا۔ لیکن ان میں پھرتے تھے جن کو ہلاک کرنے کا حکم تھا
اس شخص کا نام اس پھر پر مقرر تھا۔

بَلٰسَۃٍۭ فٰتِنَۃٍ۔ بدکاری میں مدد سے ہوتے ہوئے لوگوں کے لئے حضرت
ان عیال نے فرمایا جتنی شرموں کے لئے کیوں کہ شرک سب سے بڑا اور مد
سے زیادہ گناہ ہے۔ (تشریح خلی)

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنْ

پھر بچا ﴿۱۳﴾ ہم نے جو تھا وہاں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا

ایمان ﴿۱۴﴾ پھر نہ پایا ہم نے اس جگہ

غَيْرَ بَيِّنَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾

سوائے ایک گھر کے مسلمانوں سے ﴿۱۵﴾

نجات والا گھر انا اور یعنی اس جہی میں صرف ایک حضرت لوطؑ کا
گھر ان مسلمان کا گھر انا تھا۔ اس کو ہم نے عذاب سے محفوظ رکھا اور ساف بچا
﴿۱۴﴾ باقی سب آدمی کو یہ کہنے لگے۔ (تشریح خلی)

الْمُؤْمِنِيْنَ۔ یعنی لوطؑ پر ایمان لانے والوں میں سے۔ یعنی حالانکہ نے
کہا لوطؑ ہم تمہارے آپ کے پیچھے ہوئے ہیں ان کی دست دلی تم تک نہ ہو
سنے کی تم کچھ راست رہے آپ کے گھر والوں کو سنے کر جتنی سے عقل چلا تم میں
سے کوئی نہ سمجھ کر نہ دیکھے ہاں تمہاری بیوی منہ پھیر کر دیکھے گی اس لئے جو
پھر آدمیوں پر گریں گے اس پر بھی ایسا ہی پھر آج پاس لگا۔

غَيْرَ بَيِّنَةٍ۔ یعنی ایک گھر والوں کے سوا۔ اس سے مراد ہیں حضرت لوطؑ
اور آپ کی بیویاں اللہ نے پہلے ان کو مومن فرمایا پھر مسلم کیوں کہ مومن مسلم
ہے۔ (تشریح خلی)

وَوَرَكْنَا فِيْهَا اِيَّاهُ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ

اور باقی رکھا ہم نے ان میں لیکن ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں

الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۱۶﴾

عذاب دردناک سے ﴿۱۶﴾

سلمان عبرت لے لیں۔ لیکن وہاں جتنی کے لیکن مومن ہیں اور ان کی غیر معمولی
جداکت کے قدر میں ڈرنے والوں کے لئے عبرت کا سامان ہے۔ (تشریح خلی)

الْعَقِیْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ

خیر سے خالی نہیں چھوڑتی کسی چیز کو جس نے

عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ کَالزَّمِیْمِ

گندے کے نہ کر ڈالے اُس کو جیسے چورا ہوتا

اَسْتَطَاعُوا مِنْ قِیَامٍ مَا کَانُوا

تو سکا اُن سے کہ انہیں اور نہ ہونے کے

مُنْتَصِرِیْنَ

بدلتے ہیں

قوم شکوہ کی تباہی بنا یعنی ان کی شرارت روز بروز بدلتی گئی آخر عذاب آگئی نے آیا ایک کڑک ہوئی اور کھینچے ہی دیکھتے سب ٹھنڈے ہو گئے۔ وہ سب زور طاقت اور حکمرانوں کے اور بٹھنے ناک میں مل گئے۔ کسی ایک سے اتنا بھی نہ ہوا کہ بچھاؤ کھانے کے بعد دارا فخر کھڑا ہوتا۔ کھلا بدلہ تو کیا لے سکتے تھے۔ اور اپنی مدد پر لگاتے۔ (تعبیر حلی)

فَالْعَدُوُّ لَطِیْفٌ۔ یعنی تین دن گزرنے کے بعد صاف نے انکو آ کر زور صاحب قاصدوں نے کھانا سے صاف موت پر مہلت عذاب اور عذاب کی جگہ اور صبح کو کھینچے تھے۔ وارڈ کی کڑک۔ (تعبیر حلی)

وَلَطِیْفٌ یُّخَلِّیْهِ۔ یعنی اپنی آنکھوں سے انکو دے تھے۔ اپنے گھر والوں کے اندر زمین سے چٹ کر بیٹھ گئے۔ (تعبیر حلی)

وَقَوْمٌ نُّورٌ مِّنْ قَبْلِ اِنَّهُمْ

اور جلاک کیا نور کی قوم کو اس سے پہلے تھیں

کَانُوا قَوْمًا فَسِیْقِیْنَ

وہ تھے لوگ با فرمان ہوا

قوم نور ہا یعنی ان قوم سے پہلے نور کی قوم اپنی ایمان اور سرکشی کی بدولت تباہ کی جا چکی ہے۔ وہ لوگ بھی با فرمان ہیں حد سے نکل گئے تھے۔ (تعبیر حلی)

وَالسَّمَاءَ بَیْنَهُمَا یَاسِدٌ وَّ اِنَّا

اور بتایا ہم نے آسمان ہاتھ کے بل سے اور ہم کو

لَمَوْسِعُونَ

سب مقدور ہے ہوا

وکیل قدرت ہوا۔ یعنی آسمان بھی وسیع اپنی قدرت سے بڑا کی اور اس سے بھی بڑی چیزیں پیدا کرے تو کیا مشکل ہے۔ (تعبیر حلی)

عذاب کی آندھی

ہا یعنی عذاب کی آندھی آئی جو خیر و برکت سے بھر خالی تھی اس نے ہر صوفی کی برکات خالی اور جس چیز پر گزری اس کا چھرا کر کے کھالیا۔ (تعبیر حلی) لَیْسَ لَہُمْ الْعَاقِبَةُ۔ یہ ہوا چھوٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوا کھینچ کر میری مدد کی گئی اور چھوٹا ہوا سے قوم عاقلوں کو جلاک کیا گیا۔ کَانَ یُخَلِّیْہُمْ۔ زلم کے معنی ہا۔ فرما اور روز بروز ہوا چلا۔ یعنی کھینچا ہوا جس چیز پر گئی اس کو ادا کھینچا۔ (سب کو جلاک کر دیا اور کھینچا۔) (تعبیر حلی)

وَفِی ثَمُودَ اِذْ قِیلَ لَہُمْ تَمَتَّعُوا

اور ثمود میں جب کہا اُن کو یہ تلو

حَتّٰی حِیْنٌ

ایک وقت تک ہوا

حضرت صالح کی تنبیہ

یعنی حضرت صالح نے فرمایا کیا تمہارا کھانا اور دینا کے مزے اڑاؤ اور یہاں کا سامان بربت ہوا آخر عذاب آگئی میں بچاؤ سے بچاؤ گئے۔ (تعبیر حلی) وَفِی ثَمُودَ۔ یعنی قوم ثمود کو جلاک کرنے میں بھی ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں چھوڑی۔ (اِذْ قِیلَ لَہُمْ۔ یعنی جب انہوں نے اپنی کوتاہی کو دیا تو حضرت صالح نے ان سے کہا۔ فَتَمَتَّعُوا حَتّٰی حِیْنٌ۔ یعنی اپنے گھروں میں صرف تین روز تک مزے اڑاتے رہو۔) (تعبیر حلی)

فَعْتُوا عَنِ اَمْرِ رَبِّہُمْ فَاَخَذَتْہُمْ

پھر شرارت کرنے لگا اپنے رب کے حکم سے پھر پکڑا ان کو

الضَّیْقَةُ وَہُمْ یَنْظُرُوْنَ

کڑک نے اور وہ دیکھتے تھے۔ پھر نہ

ہے۔ بعد ازاں کہے کہ: سرخ ہوئی تو کہہ ہے۔ اور پھر کہ: یہ توبہ بھی نہیں۔ پھر اٹھ کر
توبہ کی بات پھر دہرائی۔ (مسند احمد، ۱۰/۱۰۱)

قَاتِلِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ذُنُوبًا قَبْلَ

ہے۔ ان ظالموں کا بھی انہوں نے گناہ کیے تھے

ذُنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونَ

اولیٰ مراد ان کے ساتھیوں کا ہے۔ نہ جلدی نہ کریں۔

اب دیکھی سزا سنائی

جی تو یہ ظالموں کی سزا ہے۔ لیکن ان کے ساتھ ان کے گناہوں کے ساتھ سزا دی جائے گی۔
عربوں کا حال بھی یہ ہے کہ ان کے ساتھ ان کے گناہوں کے ساتھ سزا دی جائے گی۔
پھر یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ ان کے گناہوں کے ساتھ سزا دی جائے گی۔

پھر یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ ان کے گناہوں کے ساتھ سزا دی جائے گی۔
پھر یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ ان کے گناہوں کے ساتھ سزا دی جائے گی۔
پھر یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ ان کے گناہوں کے ساتھ سزا دی جائے گی۔

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمْ

وہ غمناک ہیں جو کفر کے دنوں کے دنوں سے

الَّذِي يُوعَدُونَ

جس کا وعدہ ہے۔

سزا کا دن

جی تو یہ سزا کا دن ہے۔ لیکن ان کے ساتھ ان کے گناہوں کے ساتھ سزا دی جائے گی۔
پھر یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ ان کے گناہوں کے ساتھ سزا دی جائے گی۔
پھر یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ ان کے گناہوں کے ساتھ سزا دی جائے گی۔

تفسیر سورہ توبہ

سورہ توبہ کی فضیلت: حضرت جبریل علیہ السلام نے جبریل سے کہا کہ میں نے یہ
سورہ توبہ کی فضیلت: حضرت جبریل علیہ السلام نے جبریل سے کہا کہ میں نے یہ
سورہ توبہ کی فضیلت: حضرت جبریل علیہ السلام نے جبریل سے کہا کہ میں نے یہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْمِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى اللَّهِ

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں گواہی دیتے ہیں

وَالطَّوْرِ

اور طور

یہ سورہ توبہ کی فضیلت: حضرت جبریل علیہ السلام نے جبریل سے کہا کہ میں نے یہ
یہ سورہ توبہ کی فضیلت: حضرت جبریل علیہ السلام نے جبریل سے کہا کہ میں نے یہ
یہ سورہ توبہ کی فضیلت: حضرت جبریل علیہ السلام نے جبریل سے کہا کہ میں نے یہ

وَكَيْتَبٍ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَشْهُورٍ

اور ایک کتاب جس میں لکھا ہے

یہ سورہ توبہ کی فضیلت: حضرت جبریل علیہ السلام نے جبریل سے کہا کہ میں نے یہ
یہ سورہ توبہ کی فضیلت: حضرت جبریل علیہ السلام نے جبریل سے کہا کہ میں نے یہ
یہ سورہ توبہ کی فضیلت: حضرت جبریل علیہ السلام نے جبریل سے کہا کہ میں نے یہ

مؤمنین کا انعام الٰہی جو کیا جس اللہ سے ہوتا ہے۔ وہاں باطل و سون
ہو رہے نظر ہو گئے۔ جو جسم کے پیش از امام کے زمانہ ان کے لیے ماضی ہیں گے۔
اور یہی انعام کیا کہم ہے کہ وہ رخ کے طبابت سے اللہ تعالیٰ انھیں کھڑے کیا۔ اور غیر حلالی

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ

کھانا اور پیو پینا اور بولے اُن کاموں کا

تَعْمَلُونَ ۖ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ

جو تم کرتے تھے تمہارے لئے، وہ تمہارے لئے نہیں تھے۔

مَصْفُوفَةٍ

454.2

جنتیوں کی مجلس: یعنی جنتیوں کی مجلس اس طرح ہوگی کہ سب جنتی ہاشموں کی طرح اپنے اپنے تخت پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہونگے اور ان کی تہ تیہ نہایت قریب سے ہوگی۔ (عمر مہدی)

ہفت روزہ نیشنل کے ساتھ کیا ہو یا خوشامد کیا گیا کہ اور خوشامد
شروع ہو (شعبہ تعلیم)

وَزَوْجَتُهُمْ بِحُورٍ عِينٍ وَالَّذِينَ

اور یہاں میں اہم نے انکو دور میں بی بی آکھوں والہاں اور جولوگ

امْنُوا وَاتَّبِعُوهُمْ ذُرِّيَّةُكُمْ يَارِثَانِ

یقیناً اے مورخان کی براہِ رے طے آن کی اولاد ایمان سے

الْحَقْنَائِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا لَكُمْ

پہلے وہ ایم نے ان حکم ان کی

قِنْ عَمَلِكُمْ قِنْ شَيْءٍ

اُن سے اُن کا کیا لڑا بھی ۷۵

صالحین کی اصلاحِ اولاد و بہنہ یعنی بھائیوں کی اولاد اور مطلقین اگر ایمان نہ لائے تو تم ہوں گے اور ان میں کاٹوں کی رماؤں ملیں۔ جو خدا سے ان کے بازو گوں نے اپنا کام ہی جس میں یہ بھی ان کی تکمیل میں رہا ہے اور تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جنت میں رہا ہے ان کے ساتھ ملحق کر دیا۔ گواہ کے اعمال و اعمال ان کے اعمال

اب بتلاؤ! کیا جہنم میں دنیا میں انبیاء کو جادوگر اور ان کی وحی کو جادو کہا کرتے تھے۔ دراب! تلاؤ! کہ یہ دور باغ جس کی خبر انبیاء نے دی تھی کیا واقعی جادو یا جادوگر بنی ہے یا جیسے دنیا میں تم کو کچھ جوستان و قباب بھی نہیں جوستا۔ (شہر حلی ۱) لوگو! کشتہٴ کھجور یعنی۔ یعنی کیا تم کو یہ کہہ سکتی نہیں اوجی جس طرح تم کو دنیا میں ضرورت کا مٹی کا ٹبر ہے۔ تم کو یہ کہتے تھے ہمارے کھجور بنی کر دی گئی ہے۔

نوٹ :- مسودہ یعنی نام داخل ہے یعنی دونوں چیزیں منہا اسے نکلے دیں
چراغ قبہ راے اعمال کی سزا کو خروار ملی ہے یعنی سزا کی سزا کی وجہ اللہ کی طرف سے
تو کم ملتی تھی اور اگر کسی سزا بھی اللہ کی واجب کر دے (اس لئے) وہ بھی
خلاف ورزی ہو سکتی ہے نہ اللہ کی مقرر کر دے اور ملتی ہے کہ لا تعجز علیہ

اَصْلُوهَا فَاصْبِرُوا وَلَا تُصِبرُوا^{١١}

طے حاد امن کے اندر پھر تم میرا ہاتھ میرا

سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُعْزَوْنَ مَا

دی جہاں لہذا ہر

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

☆ 2.2

اب کسی صورت چھٹکارا نہیں ہے۔ یعنی روزنامہ میں چارکر اگر
 گھر (اور چلا کر) حسب کوئی فریاد کو کھینچے والا نہیں۔ اور بعض بحال گھر کے
 پچ بوربوتھ قمر کوئی رقم کمانے والا نہیں غرض دونوں حالتیں براہِ جہا۔
 ان تین خانہ سے لے کر تہہ ہمارے لیے کوئی تکیا نہیں جس کو کرت و قیاس کے
 تھکان کی مزاحمت میں جس (وام اور راجد) عذاب ہے۔ (تکبیر جلی)

إِنَّ الْبُتُقَيْنِ فِي حَدِّتِ وَنَعِيمِ

خود کرنے والے ہیں وہ جانوروں میں ہیں اور نعمت میں

فَالْهَذَا بِمَا أَتَيْتُمْ رَتُّهُ وَ

میں نے کہا کہ میں نے جانا ہے اور میری والدہ نے کہا

قَالُوا رَبُّهُمْ عَذَابٌ مُبِينٌ ٥٦

$\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & i \\ 0 & 1 \end{pmatrix}$

قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ مِّن

تو کہہ تم متحر رہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ

الْمُتَرَبِّصِينَ

متحر ہوں

ہاں یعنی اچھا تم میرا انتہام دیکھتے رہو۔ میں تمہارا دیکھتا ہوں۔ متحر یہ کہ
جاننا کہ کون کا صیاب ہے، کون کا نائب و عاشر۔ (تفسیر جلی)

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَخْلَاؤُهُمْ بِهَذَا أَمْ هُمْ

کیا ان کی عقلیں یہی سکھاتی ہیں ان کو یا یہ لوگ

قَوْمٌ طَائِفُونَ

شرارت پر ہیں

مشرکین کی بے عقلی جاہلی و ظہیم کو بخون کہہ کر گویا اپنے کو بڑا عقلمند
ثابت کرتے ہیں کیا انکی عقل و دانش نے یہی سکھایا ہے کہ ایک انتہائی
ساداتی امن مافوق فطرت اور اس کے پیغمبر کو شایع یا کائنات پر اور پھر ان کے
انکار کر دیا جائے۔ اگر شاعروں اور نقیصوں کے کام میں تیز بھی نہیں کر سکتے
تو کیسے عقلمند ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں تکھے سب دیکھ ہیں مگر محض شرارت
اور تیرہی سے انہیں ہاتھ ہیں۔ (تفسیر جلی)

کیا ان کی عقلیں ان تضاد اقوال کا حکم دے رہی ہیں۔ کائنات تو بڑا
زیرک اور دقیق منظر ہوتا ہے اور بخون ہے عقل خفا الخواس اور شاعروں ہوتا
ہے جس کا کام فیض موزوں اور تخیل کا عاقل ہوتا ہے اور بخون کے کام میں
نہ وزن ہوتا ہے نہ بافت نہ خیال کی پرواز۔ قریش کے بڑے لوگ بہت
دانش مند مانتے جاتے تھے اللہ نے فرمایا کہ تو زیرک دان اور باہل میں بھی
امتیاز نہیں ہے حق و باطل میں بھی تیز نہیں کر سکتے پھر کیسے عقلمند ہیں کیا اس
تضاد و ابائی کا حکم ان کی عقلیں دے رہی ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ (تفسیر جلی)

أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ

یا کہتے ہیں یہ قرآن خود بخدا الای کوئی نہیں ہے وہ یقین نہیں کرتے

فَلْيَأْتُوا أَحَدَ بَنِي إِسْمٰئِيلَ إِن كَانُوا

پھر آجائے کہ آئیں کوئی بات اسی طرح کی اگر وہ

فَذَكِّرْ فَإِنَّكَ أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٌ

ایہ تو کہتا ہے کہ تو اپنے آپ کے عقل سے نہ انہوں سے بڑھ کر جانتا ہے

وَلَا جُنُودٌ

اور نہ دوجاں والا

کا فروں کی بے وقوفی اور کلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اور ان
کہنے لگی کائنات میں ان اور شیطانوں سے کچھ جھوٹی کہی خبریں پھیل چکی کر
دیتے ہیں۔ انہیں سمجھتے تھے کہ آج تک کسی کا بن اور جوئے نے اسی عقل
اور انکی عقلیں اور سکھانے وصول اس طرح کے ساف شست اور شکر طرز میں
ایمان لگے ہیں۔ ایسے فرمایا کہ آپ ان کو بھلا برا سمجھاتے رہے اور عقلمندانہ
تصویریں کرتے رہتے ان کی کھاس سے بگھڑتوں وہاں وہاں اللہ کے فضل و رحمت
سے نہ آپ کا لہن ہیں نہ بخون بلکہ اس مقدس رسول ہیں تو نصیحت کر کے
کہتا آپ کو غرض نہیں ہے۔ (تفسیر جلی)

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ

کیا کہتے ہیں یہ شاعر ہے ہم متحر ہیں

بِهِ رَبِّ الْمُنُونِ

اس پر گردش زمانہ کے

ہاں یعنی ظہیم اور ان کی دانش سنا اور نصیحت کرتا ہے کیا یہ لوگ اس لیے
قول نہیں کرتے کہ آپ کو محض ایک شاعر کہتے ہیں اور اس بات کے متحر ہیں
کہ جس طرح قدیم زمانہ کے بہت سے شعراء گردش زمانہ سے جو بھی
مرم و آرزو ہو گئے۔ یہ بھی غلط ہے ہو جائیگے۔ کوئی کا صیاب مشعل ان کے
ہاتھ میں نہیں۔ محض چند روز کی قی و اواد اور سہاؤں۔ (تفسیر جلی)

سبب نزول: آیت کا نزول ان لوگوں کے حق میں ہوا جو کہ یہاں یوں
کی گمانوں میں لگے۔ لگے۔ ت گرجینہ گئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کائنات اور مآثر اور شاعر کہتے تھے۔ ان کے لیے نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں مشہور کرنے کے لئے
قریش و انصار و (چو پال) میں منع ہوئے بعض لوگوں نے کہا یہ بھی اور
باز کی طرح ایک شاعر ہے ان کو قید کر دیا یہاں تک کہ خود اپنے وقت پر مر جائے
جیسے دوسرے شاعر مر گئے اس پر آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر جلی)

کیا یہی منکر فرزانوں کے مالک ہیں

نظم کیا گیا۔ خیال ہے کہ زمیں و آسمان گونگا کہے، اے ہونے ہیں قمر اس
نے اپنے قمر غرض کا نامک ہے، کو جادو ہے، اے اس کے حکم اور خزانوں
جہاں ہوں سے زور سے تسلط اور قبضہ حاصل کر لیا ہے، ہر ایسے صاحب تعارف
و ادراک، جو کہ اس کے معنی و محتویاں بشیر - مذکور ہیں!

أَمْلَهُمْ سَلَامًا يَسْمَعُونَ فِيهِ

کیا ان کے پاس کوئی بیڑھی ہے جس پر من اتے ہیں

فَلْيَايِسْ الْمُسْلِمِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تو حاتم نے لے آئے، یہ مصلحہ حاتم میں ایک

١٥٠

منہ کا بھائی

کسا یہ منکر کوئی سند رکھتے ہیں

یعنی کیا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نہایت کمزور انسان پر چڑھ جائے اور اس سے ظالم اور ظالمانہ طریقے سے جبراً جبراً جس کی رہنمائی اور رہبریت ہم پر ہوگا۔ بلکہ ہو تو جس کا انتہا کرنے کی کیا ضرورت رہی۔ جس کا یہ دعویٰ ہو تو اللہ کی سند اور بہت بڑی بات ہے۔ (ضمیمہ چوتھا)

أَقْلَدَ الْحَيَاتِ وَالْحُمَمِ الدُّنُونِ

تھا ان کے یہاں وصال ہوا، تمہارے یہاں مجھے ملے۔

۱۵ مئی (۱۵ مئی ۱۹۵۵ء) کو اپنے سے گھٹیا سمجھتے ہیں جس لیے کہ جیسے اور
 انہوں نے اس تعلیم سے حیرت محسوس ہے اور اس لیے اس کے احکام و ہدایات
 کے سامنے تسلیم و رضا کی سر مثال سمجھتے ہیں۔ (۱۵ مئی ۱۹۵۵ء)

أَمَّا أَنْتُمْ أَجْرُ الْفُهُمِ مَنْ قَفَرُوا

لیا تو مالک سے اس سے کہہ دے کہ میں نے اس سے کیا ہے

مَنْ كَفَرَ

1822

کھا آ۔ ان سے کوئی معاوضہ مانگتے ہیں

ہر ایک کی مثال۔ لوگ آپ کی بات اس لیے سمجھا رہے تھے کہ خدا ان کو یہ بات دے

صُذِقِينَ

☆☆☆

سہ ماہی کے ہزار بہانے

مصر میں یہ پیشین گوئی کی گئی کہ جو کچھ شہزادہ احمد نے لکھ رکھا ہے، وہ سچا ہے۔
 اول سے مکر لیا، اور پھر موت خدا کی طرف منسوب کر دیا، اور سناٹے کے
 ذریعہ بچا ہے۔ پھر جس ایک بات پر یقین نہ تھا، وہاں اسے چاہیوں کر چاہے وہی
 قلعہ کے سپرد یا اس کا کمرہ لگا کر دے دیتا، وہی اس کا چاہے فرما دیتا ہے۔
 کے کالی ہے، یہ کہ وہ اس کی قمرچاقوں کو کھنڈ کر کے بھیجے اس قرآن کا کھلی بھیجے
 اس کے اور جیسے خدا کی ازمنہ بھیجے، زمانہ اس کے آج کل جیدہ ہے، ہونا نہ کہ
 جس کے کچھ نہیں رہا، اس کے قرون وسطا قرآن کا زمانہ بھی تھا، جس کا تیرہ لاکھ

أَوْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمْ

کے وہ جن مجھے ہیں آپ ہی آپ کے ہیں

الْخَالِقُونَ أَمْ خُلِقُوا النَّمُوتُ

وَقَدْ كُنَّا مِنْ أَفْوَاهٍ مُتَعِدِّينَ

وَالْأَكْفَرُ الْكُفْرُ

اور یہ ہیں جو کہ انہیں سزا دینے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔

و پیغمبر خدا کی بات کیوں نہیں مانتے

یعنی پھر خدا کی بات کو نہیں مانے، کیا ان کے دلوں میں خدا نہیں
 رہا؟ ان کے ذہان کے ذرا نام ہو یا اللہ کی پیدائش کو نہ اس کے خود بخود
 پیدا نہ کیے ہیں؟ خود اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہیں؟ یا یہ خیال ہے کہ انسان
 زمین ان کے ہوتے ہیں۔ پس ہر انسان کو خود بخود جو چاہیں کرتے پھر یہ
 کوئی ان کو روکے نہ سکے؟ اختیار کیسے رکھتا ہے؟ یہ سب خیالات باطل اور سبیل
 ہیں۔ وہ بھی دلوں میں جاتے ہیں کہ خود بخود وجود ہے۔ جسے ان کو اور
 قائم رہنے اور جان خودیست سے بہت کیا۔ مگر ان علم کے باوجود جو ایمان
 دینے پر غلط ہے۔ اس کے خلاف ہے۔ (تفسیر حق)

أَوْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَتِكَ أَفْرُغُهُمْ

اور ان کے ساتھ جو رفتاری طور پر کے ہوتے ہیں

الْبُصْرُ

۱۰	۱۱	۱۲
----	----	----

اور بات کہیں بھی خود ہی خالی رہا کی رویت کا مثال ہونا چاہیے۔

فَاسْتَوَىٰ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ

پھر سیدہ جاپڑا اور دو قہار ہو گئے کنارہ پر آسمان کے کنارے

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ "اے اکلدار! نے اقی شرق مردہ نیا ہے۔ جو ہر سے مع حدائق نمودار ہوتی ہے۔ لی کر کر صلی اللہ علیہ وسلم کو اقدارے موت میں ایک مرجع حضرت جبرئیل علیہ السلام صحت میں ایک کمری پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ اس وقت آسمان ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ان کے وجود سے غبار اور مہلوم دھوا تھا۔ یہ غیر معمولی غور سبب منظر سبکی مرتبہ آپ نے دیکھا دیکھ کر حیران آسمان سے "ہذا انزل من فیضہ" (خبر غلط)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے جبرئیل کو دیکھا

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے فرمایا۔ آپ نے کھانے اپنے اصل میں دیکھا دیکھا۔ حضرت جبرئیل نے آپ سے کہیں صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اصل شکل اور مرتبہ دکھائی۔ ایک بار زمین پر اور ایک بار آسمان پر۔ زمین پر تو شرقی کی طرف سے نمودار ہوئے۔ اس وقت حضور فراموش تھے۔ جس وقت جبرئیل شرقی اقی سے برآ ہوا تو شرقی سے مغرب تک پورے اقی پر چھا گئے۔ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ منظر دیکھتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جبرئیل نور آؤں کی شکل میں اتر کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین لیا اور چہرہ مبارک سے غبار صاف کرنے لگے۔ دوسری بار آسمان میں ہندوؤں کے آسمان کے ہی شب معراج میں آئے۔ جبرئیل کی اصل شکل دیکھی۔ سواروں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں نبی سے حضرت جبرئیل کو اس شکل میں دیکھا۔ (خبر غلط)

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ

پھر نزدیک ہوا اور تک آگیا پھر وہ کیا فرق

قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ

واکن کی ہر ہر پاس سے بھی نزدیک پھر حکم پہنچانے

عَبْدِهِ ۖ مَا أَوْحَىٰ

اپنے بندہ پر جو بھی ۲۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبرئیل سے قرب

جذباتی جبرئیل اپنے اصل مستقر سے نقل دیکھنے کے ہاتھ اپنے اڑے اور

ازل ہونے میں اس کا نامزد آکر ہے دوسری رو کہ صرف صلی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازل ہونے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معنی کو اپنے الفاظ میں ادا فرماتے ہیں اس کا ترجمہ دیکھتے اور سنتے ہیں پھر حدیث میں جو مضمون حق تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں وہ کسی حد تک مخالف اور واضح فیصلہ اور حکم ہوتے ہیں کبھی کوئی قہار کلیہ تسلیم کرتا ہے جس سے احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اجتہاد سے نکالتے اور بین کرتے ہیں اگر اجتہاد میں اس کا امتداد ہوتا ہے کہ کوئی غلطی ہو جائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کی یہ خصوصیت ہے کہ جو احکام کو اپنے اجتہاد سے بیان فرماتے ہیں ان میں اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی اس کی اصلاح کر دی جاتی ہے۔ وہ اپنے خلفاء و پیروں پر قائم نہیں رہ سکتے۔ اختلاف دوسرے علماء اجتہاد میں کہ ان سے اجتہاد میں خط ہو جائے تو وہ اس پر قائم رہ سکتے ہیں اور ان کی یہ غلطی بھی اللہ تعالیٰ صاف ہی نہیں بلکہ دینی کے مجھے میں جاتی ہوئی تو ان کی وہ فرج کرتے ہیں اس پر بھی ان کو ایک جواب ملتا ہے (کافی احادیث الصحیحۃ المعروفہ)

بعض اوقات وحی کی قہار دیکھ کر بھی اس آیت سے جس سے احکام کا استخراج کرنے میں تاخیر کی گئی تھی اسے اجتہاد کرتا ہے تاکہ یہ فرج ہو قہار دیکھا اللہ کی طرف سے آیا ہے اس لیے ان سب احکام کو بھی وحی میں اللہ جاکر ہے (خبر غلط) (دوسری نقل)

عَلَّمَ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ذُو مِرَّةٍ

اگر کوئی سکھایا ہے خود توڑی والے نے تڑو آؤں نے

وحی لانے والا قہر شدہ یعنی وحی پہنچنے والا تو اصل میں اللہ تعالیٰ ہے لیکن جس کے بارے میں وہ وحی آتی ہے وہ ایک شخص ہے اور جو یہ ہر آپ کو سکھاتا ہے وہ وہی خود قہار والا ہے اور وہ اس میں دور جہر فرمیتے ہیں جسے "جبرئیل" کہتے ہیں۔ چنانچہ "سورة القصص" میں جبرئیل کی نسبت فرمائی "إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ" یعنی "تو اللہ تعالیٰ" "سورة القصص" میں "وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ" فرمایا کہ "تو اللہ تعالیٰ اپنے عابد و ماسلوب کے مطابق سورہ تم کو ایسی باتیں کہیں جو وہ واقعات کا ذکر فرمایا ہے ایک واقعہ جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں اس وقت دیکھنے کا ہے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرات وحی کے زمانے میں کہہ رہے تھے کہ میں جبرجہاد ہے جسے اللہ پر اور اسرار معراج سے پہلے کا ہے۔

دوسرے واقعہ صبر کا ہے۔ جس میں جبرئیل علیہ السلام کی اصلی صورت میں اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے اور اس سے قہار اللہ تعالیٰ کی بات کہنی کا دیکھا کہ اسے

حاسب وہ نہ ہوا جو چھوٹے سحرچروں کو اڑا کر نئے جاتی اور برساتی ہے۔ صہاء چھوٹے سحرچروں کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا اسے (چھوٹے) چتر جو مٹی پر سے کم ہوں صہاء کہلاتے ہیں صاحب مٹی (چتر) پھینکنے والے کو کہتے ہیں اس صورت میں آیت کا مافی الہا کا چتر برساتے والا۔

متصفحہ رسالت کے آخری حصہ کو کہتے ہیں۔

تبعہ یعنی انعام دینے کے لئے۔

من شکر۔ جو اللہ کی نعمت کا شکر کرتا ہے یعنی اللہ کی قوم کا جائل اور اطاعت گزار ہے اس کو ہم ایسی بڑا دیتے ہیں جس کی لوط کے گھر والوں کو دی اور اس کا شکر ان کے ساتھ خطاب نہیں دیتے۔ کلاً جائل متعجل۔ (عبدالغفری)

وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَاطِلَتَانِ فَتَمَّا

اور وہ اڑا چکا تھا ان کو اناری کاڑ سے بھر گئے

رَوَّا بِالْأَنْذَرِ

گھرانے والے کو

بڑا یعنی اس کی باتوں میں وہاں جی شیعہ اور مجتہد سے کھڑے کر کے بھلائے گئے۔ (عبدالغفری)

وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَسَنَّا

اور اس سے پہلے گھاس کے مہمانوں کو پائیں ہم نے

أَعْيُنُهُمْ فِذْوَعَاذِي وَنَذَرِ

ان کی آنکھیں اب چشمہ صراط اب اور میرا ارا نا

بڑا یعنی لڑھکے جو سین لڑکوں کی عقل میں آئے تھے ان کو آدمی بھر کرانی لٹے جی چپ سے بھانپا تھا۔ ہم نے ان کا اندھا کر دیا اور ہارہ لٹے کھاتے بھرتے تھے۔ یہ لڑکے نہ تھے نہ لڑکے نہ لڑکے اس خطاب کا حذر و بھروسہ۔ (عبدالغفری)

حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان

قوم کی بدتمیزی اور خطاب الہی

قوم والوں نے ان مہمانوں سے جو واقع میں لڑھکے تھے اور جبرئیل بھی ان میں شامل تھے لیکن لڑکوں کی عقل میں ہو کر آئے تھے بدکاری کر کے کارا دہ کیا تو حضرت لوط علیہ السلام کے ہاتھ ان مہمانوں کے معاملہ میں کوئی تعرض نہ کروان کو ہمارے سپرد کر دو۔ اللہ نے ان لڑھکوں کو قوم لوط علیہ السلام پر نکلنے پر بھروسہ کے لئے بھیجا اور ہر چتر کو ایک کا لڑکے لئے نہ ضرور کر دیا۔ اب قوم

صَبَحَةً وَاحِدَةً ایک چتر جو حضرت جبرئیل نے لایا تھی۔

فَكَانُوا يَسْتَوُونَ۔

مکہم شیم المتعظم۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا نظر اس شخص کو کہتے ہیں ہاں مٹی پر سے کم ہوں صہاء کہلاتے ہیں اس کا چتر ہوتا ہے نہ کہ مردوں سے کہ یوں کی حفاظت ہو جائے اگر کوئی حصہ اس کا گرہا ہے اور بکر یاں اس کو ہال کر دیتا اور روئے افقی ہیں (اور اس کا چتر ہوتا ہے) تو اس کو مسلم کہتے ہیں۔ (عبدالغفری)

وَلَقَدْ يَتْرَأُ الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

اور ہم نے آسان کر دیا قرآن رکھنے کو بھر ہے

مِنْ مُذْكَرٍ كَذَبَتْ قَوْمُ لُوطٍ

کوئی سوچنے والا بھلائی لوط کی قوم نے

بِالْأَنْذَرِ

ارسلہ انوں کو

بڑا یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو بھلائی اور ایک مٹی کی کھل بہ سب انہما کی کھل بہ ہے۔ (عبدالغفری)

رَأَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا

ہم نے بھیجی ان پر آسمانی چتر برساتے والی

أَلْ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِعَصَايَا نَجَاتٍ

سوائے لوط کے کہ ہم نے اپنی چٹیل راہ سے نکلنے سے

مِنْ عَذَابِنَا كَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ

اپنی طرف کے ہم یوں بدلہ دیتے ہیں اس کو

شَكَرَ

جو حق دے

بڑا یعنی وہ چٹیل راہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر صاف لٹے گئے ان کو ہم نے خطاب کی اور ابھی آگئی تھیں وہی اور یہاں اناری حفاظت ہے۔ حق ٹھاس اور بھلائی انہما کو ہم اپنی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ (عبدالغفری)

نہ کا شریف نہ قرار دور۔ چوڑی نہ کرو۔ زندہ کرو۔ جس کو کئی کرنا نہ تھے
میرا رہا ہے اس کو نہ جی تو نہ نہ کرو۔ کسی سے قصور و عاصی کے پاس جس
کرنے کے لئے نہ جاؤ۔ چارہ نہ کرو۔ سزا نہ دو۔ کسی پر نہ کرنا
حسرت نہ پڑا۔ کی جہت نہ لگاؤ۔ جہد کے محرک سے ہو گئے کے لئے پشت
نہ چھوڑو۔ ہر اسے بیہودہ (ایک قسم) تھوڑے کے غاص غور پر یہ تھا کہ
بغض کے ان (کی حسرت) میں مد سے چھوڑ نہ کرو (یعنی بغض کے ان کی
حسرت نہ کرنا)۔ اس بار نہ دیکھو کہ وہ نہ کروا پختہ ہی وہاں سے
دولت و غلبہ کی خاطر اس کے ہاتھ پاؤں ہم لئے ہوئے وہ غلبہ و
دینے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے تھے (جہاں میں حضور نے فرمایا
میرا احباب کرنے سے تمہارے لئے کیا مانع ہے کہ تمہارے لئے غلبہ و دولت
پانے وہ بہت دے دے۔) (ایک قسم) کہ وہ (میرا) ہی نہیں بلکہ میرے
میرا ہی نہ ہو میرے (اور حضرت رسول کی) وہ کہ قبول ہوا چلتی ہے اور نہ ہو
یہاں رہے کہ اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا احباب کریں گے تو بیہودہ ہم کو
نہاں کے۔ اور وہاں ہوا و حرکت نہ دے۔) (تفسیر علی)

بہدوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک بار (کی
ذاتی) کہنے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے (دعا کی) اور کہا ہے اللہ جسے حق سے علیہ درود سے کہ اللہ اور
ہوں اگر جہت و جہت میں ہی (کہ تیری ہوا نہ دے) (آئی کے لئے
تیری ہوا نہ دے) (یعنی مسلمانوں کو گستاخ ہو گئی تو تیری ہوا نہ
کرنے والا ہی نہیں ہے) (کہ حضرت ابو بکر نے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب
(تو آئیے) ہم بہت اسرار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیجئے (تو آئیے) (آئی کے
ہو حضور زور دینے پہلے) ہے **سَلَامُكَ الْوَلَعُفُفُ وَالْكَوَلُونَ الْكَفُفُ**
ہوئے (خیر سے) (کہ اللہ ہوئے)۔ لیکن اس وقت معلوم نہ ہوا کہ ان سے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سزا کون کی بہت تھی (مسلمان کی باخبروں
نے) (تفسیر علی)

سَيَهْرُ مَجْمَعُ وَيُولُونَ لَدُنَّ

اب گشت کہ کیا یہ گشت اور میں اپنے گشت کرتا

یہ گشت کہ کیا یہ گشت اور میں اپنے گشت کرتا
ما سے یہ گشت کہ کر اور مجھے میرا کہیں گے۔ چنانچہ "ہذا" "ہذا" "ہذا"
میں یہ پیشین گوئی چنی اور اس وقت کی کہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ہو
آجہ ہذا کی "مَجْمَعُ مَجْمَعُ وَيُولُونَ لَدُنَّ" (تفسیر علی)
پار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہو

گشت بخاری طرفہ میں ہے کہ خدا کے دن اپنے آپ سے میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہو کہ خدا کے دن اپنے آپ سے میں رسول
یوں یاد رہا ہو اس لئے کہ اگر تیری حاجت میں ہے کہ آج کے دن کے
بہت سے تیری حاجت و حاجت کے کہ تیرا گشت میں ہی نہ دے۔ جس کا
ہی کہ تھا کہ حضرت ابو بکر نے آپ کو پکڑ لیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ نے بہت غبار کرنا۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جہد سے اور
آج اور ان پر یہ دونوں آئیں منہ پر ان دونوں پر دیکھیں۔

کون کی جماعت مروا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میں اس آیت کے
تو نے کے وقت میں مروا ہے (تفسیر علی) سے مروا کون کی جماعت ہوئی؟
جب بدو لے لیں میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نہ وہ پہلے ہوئے
اپنے کپ سے باہر غریب لائے اور یہ "تو پانچ دے" کے اس میں میری
کھ میں نہ کی تفسیر کی۔ (تفسیر علی)

<p>بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ الْفَرِيقُونَ</p>
<p>بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ الْفَرِيقُونَ</p>
<p>بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ الْفَرِيقُونَ</p>
<p>بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ الْفَرِيقُونَ</p>
<p>بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ الْفَرِيقُونَ</p>
<p>بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ الْفَرِيقُونَ</p>

یہ گشت اور کے واقعات تاکہ مرچورہ و کون و غلبہ ہے مٹی میں
کے کافر میں پہلے کافر سے کہہ دے ہیں جو کفر و ایمان کی سزا میں جاو
نہیں کے کہ یہ گشت کے ہاں سے وہ نہ دے کہ ان گشت کے گشت کے
چاہئے۔ کہتے ہوئے نہ جانی گشت؟ کہ گشت میں کہہ رہے ہو۔
نہ جہد نہ دے اور سب کی سب ایک اور سے کہ وہ نہ دے کہ گشت کے
سب سے ہر سے کہ گشت میں گشت کے گشت کے گشت کے گشت کے گشت کے
دیں گے۔ (تفسیر علی)

بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ الْفَرِيقُونَ
تفسیر علی کے گشت میں گشت کے گشت کے گشت کے گشت کے گشت کے
تفسیر علی کے گشت میں گشت کے گشت کے گشت کے گشت کے گشت کے

ہو یعنی ہر جہ جوحش آئے وہی ہے اللہ کے علم میں پہلے سے خبر رکھتی ہے وہا کی مراد کیا مسرت کا وقت بھی اس کے علم میں ظہور ہوا ہے اس سے آگے پہنچے نہیں ہو سکتا۔ (تفسیر جلی)

سبب نزول: ”اسلم اور تہذیب نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ کچھ قریشی مشرک کلمہ کے مسئلہ میں جھگڑا کرنے کے لئے رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے تھے اس وقت آیت ان الشجر من فی حطب و شجر۔ انا کل شئ و حلفہ بلقلم تک نازل ہوئی۔

تقدیر کا ناشناختہ ضروری ہے: ”حضرت مہد اللہ بن مروان ماضی کا بیان ہے کہ میں نے خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہا رہے تھے کہ آسمان و زمین کی تخلیق سے پہلے جہاں ہزار برس پہلے اللہ نے تمام مخلوق کے انداز سے کلمہ اپنے جہاں اس وقت اس کا عرض ہوئی پر تھا۔ رواہ مسلم۔

ہادی نے اپنی سند سے طلاس ابن مسلم کا بیان نقل کیا ہے۔ طلاس ابن مسلم کہتی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابی اپنے اپنے ہاتھ لکھتے تھے کہ ہر جہ ان کے مطابق ہے یہاں تک کہ وہ ان کی اور ان کی بھی۔ حسب تقدیر خداوندی ہے۔

مفکرین تقدیر: حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے میں نے خود خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہا رہے تھے میری امت کے ہر لوگ کلمہ کے مفکرین کے ان پر کلمہ (زمین میں وضو دینے) اور مسیح (صورتیں اور نقوش بنانا) دینے کا طرہ (طراب) اور کارواں والا دوروی اترتا ہی تھا۔

حضرت ابن عمرؓ سے پہلے عربی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لہا (الرفق) کلمہ یہ (جو تقدیر خداوندی کا مقرر ہے اور انسان کے اظہار سے احوال کا خالق انسان ہی کو ہوتا ہے) اس امت کے لہا ہی ہیں (لہا وہ خالق بننے ہیں ایک شرک خالق جس کو اب برکت ہے) دوسرا لہا کا خالق جس کو برکت ہے جس کا کردار وہاں تو ان کی امت مسرت کر اور مہر ہائیں تو ان کے دناؤں میں شرکت مسرت کر۔ رواہ احمد و ابوداؤد۔

حضرت ابوہریرہؓ کے باپ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ (ہم چاہی دلیہ و کے لئے) کچھ لہاں پڑھتے ہیں وہا کے (وہی سے طلاس) بھی کرتے ہیں اور اچھا لہا (تو یہ (کئی پر ہیز) بھی کرتے ہیں کیا یہ چیزیں تقدیر خداوندی کو چھٹ مکتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی تقدیر (کا کردار) ہیں اور اچھا اور تہذیبی وادی ہیں۔

اس موضوع کی امداد بکثرت آئی ہے جس پر کراہت اور ان کے بعد آئے واسطے خدا والی صحت کا اس پر انکشاف بھی ہے۔ (تفسیر طبری)

بِالسَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ

بلکہ قیامت ہے آگے اور کا وقت اور وہ گھڑی بڑی

آذنی وَاَمْرٌ

آیت ہے اور بہت گڑبڑی ہے

ہو یعنی یہاں کیا گفت گما میں سے ان کی گفت کا اصلی وقت تو وہ ہوگا جب قیامت سر پر آگڑی ہوگی وہ بہت سخت مصیبت کا وقت ہوگا۔

(تفسیر جلی)
ہادی میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میری بھوئی کی مرضی اپنی اہلیوں میں کھائی گھڑی جس اس وقت ہو آیت قل السَّاعَةُ اَنْ اُزَلَّی ہے۔ یہ روایت ہادی میں لسان القرآن کے موقع پر مطلق مروی ہے۔ مسلم میں یہ حدیث نہیں ہے۔ (تفسیر الطبرانی)
الطبری: بہت سخت مصیبت جس کو کسی طرح دفع کرنا ممکن نہ ہو۔
امر: یعنی طرہ (طراب) ہے اور وہ دھڑا اور مس۔ (تفسیر طبری)

لَنْ يَجْزِيَنَّهُمْ فِي ضَلٰلٍ وَسُعْرِ

ہر لوگ کلمہ جس لٹنی میں نہ ہے جس اور سورا میں

يَوْمَ يُنْصَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى

جس دن سمجھتے ہائیں کے آگ میں

وَجُوهُهُمْ دُوقُوا مَسَّ سَقَرَ

انہ سے منہ پھوڑا آگ کا جڑ

ہو یعنی اس وقت ظلمت کے اند میں ڈنگ بن رہے ہیں۔ یہ وہا مارا میں سے اس وقت لٹکا جب اللہ سے دھن دارا کی آگ میں سمجھتے ہائیں گے اور کہا جائے گا کہ لو اب اراں کا کردار پھو۔ (تفسیر جلی)
فی حطب: یعنی آگ میں (بلائی) آگ کے اند بعض اہل گمراہ میں فی

ضلال کی گمراہ میں کہا آگ میں جلتے کے راست سے گئے ہوئے۔ (تفسیر طبری)

اِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ

ہم نے ہر چیز جالی پہلے علم کر

لفظِ ثَمَن (ہوا) اور معدوم کر کے لئے ایک نعتِ آزاد۔

تَمْلِیح بِالْبَصْرِ۔ یعنی تیری اور جلدی کے اعتبار سے اس پلک بھیکنے کی طرح ہے۔ حضرت ابن عباس نے آیت کی تفسیر اس طرح کی قیامت آجائے گا اور انھم صرحت میں ایسا ہوگا جیسے پلک جھپکنا (رواد انھیں) اس معنوں کو دوسری آیت میں اس طرح بیان کیا ہے 'وَمَا أَمْرُ النَّاسِ إِلَّا بِأَمْرِ بَصِيرَةٍ' (تو قیامت اتنا تیز ہوگا جیسے پلک جھپکنا اس سے بھی تیز) (تفسیر مرقی)

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَكُمْ فَهَلْ

اور ہم بہاؤ کر کے ہیں تمہارے ساتھ والوں کو بھر ہے

مِنْ مُذْكَرٍ

کوئی سوچنے والا ہے

یہ یعنی تمہاری قیامت کے بہت سے کاموں کو پہلے جا کر پتے ہیں پھر تم میں کوئی اتنا سوچنے والا نہیں کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کر سکے۔ (تفسیر جلی)

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ

اور جو چیز انہوں نے کی ہے ہمیں گئی رتوں میں ہے

یہ یعنی ہر ایک نیک یا بدی عمل کے بعد ان کے اعمال ہاموں میں بھی گئی ہے۔ وقت پر ساری کس سانسے گدی جا چکی۔ (تفسیر جلی)

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌّ

اور ہر چھوٹا اور بڑا نکلا جا چکا ہے

یہ یعنی اس سے لے کر ہر چھوٹی بڑی چیز کی تسخیر "لَوْ بِقَوْلِ قَلْبِطٍ" میں نکلی جا چکی۔ تمام وقار و بقا و عروج ہیں کوئی چھوٹی موٹی چیز بھی ادھر ادھر نہیں ہو سکتی۔ (تفسیر جلی)

چھوٹے گناہ کو بھی حقیر نہ سمجھو:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں صغیر و کبیر گناہ کو بھی بلا نہ سمجھو خدا کی طرف سے اس کا بھی مطالبہ ہونے والا ہے (سنائی اور ابن ابی جہر و غیر وہ) حضرت سلیمان بن مغیرہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ مجھ سے ایک گناہ مرزوا ہو گیا جسے میں نے حقیر سمجھا مارت کو خواب میں دیکھا ہوں کہ ایک آنے والا ہے اور مجھ سے کہہ رہا ہے سلیمان!

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے سامنے ذکر آیا کہ آج ایک غلطی آگیا ہے جو منکر تقدیر ہے۔ فرمایا اچھا مجھے اس کے پاس لے جاؤ۔ لوگوں نے کہا آپ نہ جانا ہیں آپ اس کے پاس چل کر کیا کریں گے۔ فرمایا اللہ کی قسم جس کے جسد میں میری جان ہے اگر میرا اس جلاوت میں اس کی ناک توڑ دوں گا اور اگر اس کی گردن میرے ہاتھ میں آگئی تو میں مرزواؤں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ بطوریکہ عورتیں خزانچے کے ارد گرد طواف کرتی پھرتی ہیں ان کے جسم حرکت کرتے ہیں اور شرک و عروج ہیں۔ اس امت کا پہلا شرک یہی ہے۔ اس رب کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان کی ہے کبھی یہاں تک نہ بڑھے گی کہ اللہ تعالیٰ کو بھلائی کا مقدمہ کرنے والا بھی نہ مانیں جس میں طرح برائی کا مقدمہ کرنے والا نہ مانا (مسند احمد) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ایک دوست شامی تھا جس سے آپ کی خط و کتابت تھی حضرت عبداللہ نے نکلیں کہ آپ کا مقدمہ میرے ہاتھ میں کچھ موقوف کیا کرتا ہے۔ آپ نے جھٹ سے اسے خط لکھا کہ میں نے سنا ہے تو تقدیر کے مسئلہ میں کچھ کلام کرتا ہے اگر یہ سچ ہے تو میں مجھ سے خط و کتابت کی امید نہ رکھتا۔ آج سے بدلہ لکھتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میری امت میں تقدیر کو بھلائے والے لوگ ہوں گے (ابوداؤد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر امت میں گمراہ ہوتے ہیں میری امت کے گمراہ وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر ہوں۔ اگر وہ بچار ہیں تو تم ان کی قیامت نہ کرو اور اگر وہ سچائیں تو تم ان کے چار نہ نہ نہ نہ نہ (تفسیر ان تفسیر)

وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ

اور ہمارا کام تو یہی ایک دم کی بات ہے جیسے پلک

بِالْبَصَرِ

لگاؤ کی ہے

یہ یعنی ہم تمام زمان میں جو چاہیں کر رہیں کسی چیز کے سامنے یا پکارنے میں ہم کو یہ نہیں لگتی۔ یہ کچھ شفقت ہوتی ہے۔ (تفسیر جلی)

وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ۔ یعنی بغیر دشواری کے یکدم ایک غلطی سے خود ہر دو گنا ہو جائے گا اور معدوم کرنے اور معدوم کرنے اور دوبارہ مروج کر کے کھم۔

